دیوبندیوں کی آپسی کفر سازیاں

مؤلف

حضرت قاری ابوعذرا محمد نعیم الدین رفعت صاحب قبلہ مدظلہ العالی

ماتریدی ریسرچ سینٹر

سعید الٰہیہ مسجد، نیا اسلام پورہ، مالیگاؤں

رابطہ: 8788386062 / 8482952578

۞......نام کتاب: دیوبندیوں کی آپسی کفر سازیاں
۞......مؤلف: ابوعذرا محمد نعیم الدین رفعتؔ
۞......نظر ثانی: اعجاز الشعراء حضرت علامہ قاری اعجاز احمد رضوی مدھوبنی
۞......معاون: حضرت مولانا قاری شمشاد احمد کمالی امجدی
محترم محمد رمضان رضا ماتریدی (مالیگاؤں)
۞......صفحات: ۹۶
۞......اشاعت اوّل: بموقع عرسِ رضوی ۱۴۴۲ھ/۲۰۲۱ء
۞......ناشر: ماتریدی ریسرچ سینٹر، مالیگاؤں انڈیا

★★......ملنے کے پتے...★★

- ......سُنّی پبلی کیشنز، دہلی 9867934085
- ......مدینہ کتاب گھر، مالیگاؤں 9325028586
- ......تاج الشریعہ کتاب گھر، چمپا چوک، اورنگ آباد 9696786925
- ......فیضی کتاب گھر، مہسول چوک، سیتامڑھی، بہار 9199704786
- ......قاصد کتاب گھر، بیجاپور 8331586707
- ......قادری مشن، بہرائچ شریف، یوپی 9170813892
- ......امام اعظم لائبریری، مٹیا بروج گارڈین ریچ، کولکاتا، ویسٹ بنگال 8585896036
- ......حسن نوری گونڈوی، نورانی مسجد، بیگم باغ کالونی، اُجین 8485880123
- ......شبیر احمد راج محلی، صاحب گنج، جھارکھنڈ 7766993992
- ......اعلیٰ حضرت بک ڈپو، نزد مسجد اعلیٰ حضرت، چکٹولی، سیوان بہار 9708235449

اور دیگر مکاتیب اہلسنّت

نوٹ! تصحیح کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے، تاہم غلطی کا امکان ہے، غلطی نظر آئے تو اطلاع فرمائیں، تاکہ اگلے ایڈیشن میں اصلاح کی جاسکے۔ (ادارہ)

فہرست

پیش لفظ

سوشل میڈیا پر فتنہ پرور دیوبندیوں نے اپنے اکابرین کی روش پر چلتے ہوئے جو فتنہ وفساد پھیلا رکھے ہیں ان سے اہلِ علم ناواقف نہیں۔ فیس بک، وہاٹس ایپ اور ٹیلی گرام ہو یا دیگر پلیٹ فارم ان پر دیوبندیوں نے اپنے تربیت یافتہ کارندے چھوڑ رکھے ہیں، جو برساتی مینڈکوں کی طرح ہر طرف علمائے حق علمائے اہلسنت وجماعت (بریلوی) کو ہدفِ تنقید بنا کر فتنوں کے بازار گرم کیے ہوئے ہیں۔ یہ فتنہ پرست دیوبندی پلان شدہ سازش کے مطابق علمائے اہلسنت بالخصوص امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کی کتب کی عبارات کو توڑ مروڑ کر اس سے عجیب عجیب خود ساختہ معنی ومفہوم اخذ کر کے پوسٹ بازی اور کفر سازی میں مشغول ہیں۔

مگر اللہ جل مجدہٗ سلامت رکھے مجاہدینِ اہلسنت وجماعت کو کہ فتنہ پرور دیوبندیوں نے جہاں، جس مقام پر بھی شر انگیزی کی حماقت کی ان مجاہدینِ اہلسنت وجماعت نے ہر اس مقام پر ان کا تعاقب کیا اور زبردست طریقے سے ان کی سرکوبی کی اور ان کے مکر وفریب کے تمام تر پردوں کو اپنے علم وہنر اور دیوبندیوں کے گھر کی شہادتوں اور اُصولوں سے چاک بلکہ تار تار کر کے رکھ دیا، اور فتنہ پرستوں کو ان کی اوقات کا اندازہ کرا دیا۔ مگر دیوبندی کارندے جگہ جگہ ذلیل وخوار ہونے کے بعد بھی بجائے پشیماں ہونے اور عبرت لینے کے بے حیا باش وہرچہ خواہی کن کی عملی تصویر بن کر بار بار ذلت ورُسوائی کا طوق اپنے گلے میں ڈالنے چلے آتے ہیں۔ شاید ان ذلت پسند دیوبندی کارندوں کو ذلیل ہونے کے روپئے ملتے ہیں۔

قارئین کرام! کیا آپ جانتے ہیں کہ دیوبندیوں کا اپنے متعلق دعویٰ ہے:

''اللہ کا فضل ہے کہ ہمارے اندر شرک وبدعت کی بو بھی نہیں پائی جاتی۔''

(تبیان الحق، ص ۲۲)

اور ابوبکر غازی پوری دیوبندی لکھتا ہے:

''ہمارے اسلاف کے دین و مذہب میں شرک و بدعت کی قطعاً گنجائش نہیں۔''

(دوماہی زمزم غازی پور، شمارہ ۱، جلد ۴، ص ۲۵)

دیوبندیوں کی اس بدفہمی وخام خیالی کا خمار اتارکران کے اوران کے اسلاف کے مکروہ چہروں کو بے نقاب کرکے دکھانے کے لیے انہی کے گھر کی شہادت وحوالہ جات کی ترشی دینے کی غرض سے راقم نے پہلے ایک رسالہ بنام ''۲۴ نمبروں کی ۲۴ بدعات'' کو ترتیب دے کر دیوبندیوں کو ان کی بدعات سے روبرو کروایا اور اسی رسالہ میں راقم نے لکھا تھا کہ

''یاد رہے اس رسالہ میں دیوبندیوں کی صرف بدعات کو درج کیا گیا ہے۔ان شاء اللہ جل جلالہ دوسرے رسالہ بنام ''۲۴ نمبروں کی ۲۴ کفرو شرک'' میں ان کے کفروشرک والحاد کو بھی ہم پیش کریں گے۔''

(۲۴ نمبروں کی ۲۴ بدعات، ص ۱۲)

اس کتاب کا نام تو یہی رکھنا تھا مگراس درمیان ایک دیوبندی کذاب نور محمد مظاہری کی کتاب ''رضا خانیوں کی کفرسازیاں'' نظر سے گزری، جس میں وہی رونا رویا گیا ہے جو عموماً دیوبندی حسام الحرمین وتجانب اہلِ سنت پر روتے ہیں اور علمائے اہلسنت اور امام اہلسنت علیہ الرحمہ پر وہی الزام و بہتان، مکروفریب اور جھوٹ کو زینت کتاب بنایا گیا ہے، جو دیوبندیوں کی عام کتابوں میں موجود ہوتے ہیں۔اور جن کا جواب علمائے اہلسنت بار بار دیتے آئے ہیں۔

کذّاب نور محمد مظاہری دیوبندی کی اس کتاب کو دیکھنے کے بعد راقم نے اپنی اس کتاب کا نام ''دیوبندیوں کی آپسی کفرسازیاں'' تجویز کیا، جس میں آپ دیوبندیوں کی آپسی کفرسازیاں ملاحظہ کریں گے۔ یہ کتاب عام دیوبندیوں کے ساتھ ساتھ ابوایوب دیوبندی اینڈ کمپنی کے لیے بھی سامانِ عبرت ہے۔ اللہ رب العزت حق سمجھنے اور حق قبول کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

آمین یارب العالمین جل جلالہ بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تقریظ

برادرِگرامی، سرکوبِ دیوبندیت، جناب محترم محمد نعیم الدین رفعت برکاتی حَفِظَہُ اللہ کی کتاب ''دیوبندیوں کی آپسی کفرسازیاں'' کو چند مقامات سے دیکھنے کا موقع ملا۔ کتاب کیا ہے قصرِ دیوبندیت پر ایک بم ہے، جس نے ان کو تباہ و برباد کردیا ہے۔ جو دیوبندی کل تک ہم اہلِ سنت کو یہ طعنہ دیتے نہیں تھکتے تھے کہ اہلِ سنت بریلوی آپس میں ہی کفر کے فتوے لگاتے ہیں، آج وہی دیوبندی ایک مجرم کی حیثیت سے اہلِ انصاف کے سامنے ساکت و مبہوت کھڑے ہیں۔ محترم مؤلف نے دیوبندی لٹریچر سے ایسے حوالہ جات پیش کردیے ہیں کہ سارے کا سارا دیوبند کافرستان معلوم ہوتا ہے۔

راقم نے ان کی ایک کتاب پہلے بھی طائرانہ نظر سے دیکھی تھی۔ ماشاءاللہ قلم میں پختگی اور مطالعہ میں وسعت نظر آئی۔ اللہ پاک ان کو خدمتِ دین کی توفیق دیے رکھے اور اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

میثم عباس قادری رضوی

لاہور، پاکستان

21 ستمبر 2021

سوا ایک بجے شب

یہ بہت اچھا کیا

تم نے کر ڈالی پٹائی یہ بہت اچھا کیا
نجدیت نہ بھاگ پائی یہ بہت اچھا کیا

کفرسازی نجدیوں کی آپسی ،لکھ کر کتاب
اصلیت ان کی بتائی یہ بہت اچھا کیا

آ بگینے میں انہی کے نجدیوں کی شکلِ بد
آپ نے سب کو دکھائی یہ بہت اچھا کیا

اعلیٰ حضرت کے عصا سے نجد کے بطلان کی
خوب کی تم نے ٹھکائی یہ بہت اچھا کیا

لب کی خاموشی سے اب تک علم بھی خاموش تھا
آپ نے کی لب کشائی یہ بہت اچھا کیا

اعلیٰ حضرت کے مشن پر چل کے رفعتؔ آپ نے
دھول نجدی کو چٹائی یہ بہت اچھا کیا

آپ کو اعجازؔ کہتا ہے جزاک اللہ حضور!
خوب کی ہے حق نمائی یہ بہت اچھا کیا

رشحات قلم:
اعجاز الشعراء حضرت علامہ قاری اعجازؔ احمد رضوی صاحب قبلہ مدھوبنی، مقیم حال گوا

مقدمہ

قارئین! جس شخصیت کو اللہ رب العزت شہرت سے نوازتا ہے اور ایک دنیا اسے داد وتحسین دینے میں مشغول ہوتی ہے، وہاں جذبہ حسد کے شکار کچھ حضرات ہمہ وقت اس کے خلاف طعن وتشنیع پہ آمادہ ہو ہی جاتے ہیں۔ دور حاضر میں پروپیگنڈہ کے زور پہ حقائق کو مسخ کرنے کا سلسلہ چل پڑا ہے اور اسی کے زور پہ ہمارے معاندین یہ باور کرانے کے درپے ہیں کہ اہلسنت کا گروہ تکفیری ہے، چنانچہ ایک صاحب لکھتے ہیں:۔

''گویا بریلوی مسلک کی اپنی کوئی فکری اساس ہے تو وہ فقط تکفیر ہے۔''

(کرم الدین دبیر کا مسلک، ص ۴)

جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے، امام اہلسنت ہوں یا ان کے معتقدین، انہوں نے محض فتنوں کی بیخ کنی کی ہے جس پہ ہمارے معاندین سیخ پا ہیں اور اپنے گستاخانہ نظریات سے اعلان برأت کی بجائے امام اہلسنت علیہ الرحمہ اور ان کے حامی حضرات کی شخصیت کو مجروح کرنے میں مشغول ہیں اور انہیں تکفیری قرار دے رہے ہیں، جبکہ سچ یہ ہے کہ ہمارے معاندین خود اس عمل قبیح میں ملوث ہیں، یہاں ہم عامۃ الناس پر لگائے گئے دیوبندی فتاویٰ جات کی تفصیل پیش کرتے ہیں جس میں امت کی اکثریت کو مشرک قرار دیا گیا ہے، اسماعیل دہلوی لکھتا ہے:

''یعنی اکثر لوگ جو دعویٰ ایمان کا رکھتے ہیں سو وہ شرک میں گرفتار ہیں۔'' (تقویۃ الایمان، ص۹)

سرفراز خان صاحب لکھتے ہیں:

''آج کل مسلمانوں کی اکثریت شرک میں مبتلا ہے اور مشرکین مکہ سے آگے بڑھے ہوئے ہیں۔'' (ملفوظات حضرت مولانا سرفراز خان صفدر، ص ۲۳۰)

نورالحسن بخاری لکھتے ہیں:

''تو یہ ممکن ہے کہ ایک شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہو، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی امت کا فرد ہو، اور پھر بھی مشرک ہو، انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ آج یہ ممکن ہی نہیں بلکہ اکثر ہے، عام مسلمان کلمہ گو شرک میں مبتلا ہے۔" (توحید اور شرک کی حقیقت، ص ۳۵)

اشرفعلی تھانوی ہتا ہے:

"بریلی میں ایک بھی حقیقی مسلمان ہوتا تو آج تمام بریلی مسلمان ہوتی۔"

(افاضات الیومیہ، جلد ۳، ص ۱۸۵)

ناظرین! ملاحظہ کیا آپ نے کس بے دردی کے ساتھ ان حضرات نے اُمت مسلمہ کی اکثریت کو مشرک قرار دے دیا ہے، پھر خود اقرار بھی ہے کہ یہ فتویٰ غلط ہے، اور ان حضرات نے شرک خفی پر شرک جلی کا اطلاق کر کے امت مسلمہ کو مشرک بنانے کی مذموم کوشش کی ہے۔ اسماعیل قتیل کا اپنا بیان ہے:

"میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آ گئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے مثلاً ان امور کی جو شرک خفی تھے جلی لکھ دیا ہے۔" (ارواح ثلاثہ، ص ۶۸)

اخلاق حسین قاسمی صاحب لکھتے ہیں:

"ایک عینی شاہد کے مطابق خاندان کے دوسرے افراد مولانا مخصوص اللہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کو تقویۃ الایمان کے اسلوب بیان سے اختلاف تھا کہ اس میں مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ نے شرک کی مشابہ چیزوں کو، جو مکروہ کے درجہ میں ہیں انہیں شرک جلی کے درجہ میں داخل کر دیا۔"

(شاہ اسماعیل شہید اور ان کے ناقد، ص ۴۳)

اور رشید احمد گنگوہی صاحب تقویۃ الایمان کے متعلق لکھتے ہیں:

"بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں اگر چہ بعض مسائل میں بظاہر تشدد ہے۔" (فتاویٰ رشیدیہ، ج ۱، ص ۱۲۲)

یہاں واضح اقرار ہے کہ مسلمانوں کو مشرک بنانے کے لئے تشدد کیا گیا شرک کے معنی

کو تبدیل کیا گیا، مگر جب خود یہ آگ گھر کے دامن کو جلانے لگی تو اس طرح احتجاج شروع کر دیا گیا، جس کا اظہار کرتے ہوئے دیوبندی پیر شبیر لکھتے ہیں:

''افسوس صد افسوس! ہمارے بعض ناسمجھ بھائی جو کوچہ عشق و محبت سے نابلد اور درد دل سے عاری ہوتے ہیں بلا کسی تحقیق کے ایسے اشعار کو شرک اور کہنے والوں کو مشرک قرار دیتے ہیں۔''

(یا حرف محبت اور باعث رحمت ہے، ص ۲۸)

مزید لکھتے ہیں:

''اس مسئلے کا سب سے افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ معمولی باتوں پر مسلمانوں کو مشرک کہنے والے مدعیان (اپنے) آپ کو دیوبندی المسلک کہتے ہیں۔'' (یا حرف محبت اور باعث رحمت ہے، ص ۱۹)

محمود احمد برکاتی لکھتے ہیں:

''اسی تشدد و تعصب کی وجہ سے وہ تحریروں میں ایک دردمند اور محبت کش صوفی کے بجائے ایک تندخو اور سخت گیر ملّا نظر آتے ہیں۔ ان کے انداز دعوت میں حکمت کا پہلو بھی نمایاں نہیں۔ انہوں نے اصول کے بجائے فروع پر زیادہ زور دیا۔ اپنے افکار مفسدات کے اظہار میں نہ موقع محل کا امتیاز رکھا نہ مخاطبین کی قوت ہضم ہی کی کوئی رعایت کی۔ وہ تدریج کے اصول بھی فراموش کر بیٹھے اور اسی کا نتیجہ تھا کہ دانستہ طور پر وہ وصل کے بجائے فصل کا باعث بن گئے۔ انہوں نے اپنے شعلہ فشاں اور آتش بار مواعظ میں تکفیر مسلمین کا وہ زور باندھا کہ خود ان کے خاندان کے ارادت کش اور نیاز مند چیخ اٹھے اور خود انہی کے بنی عم ان سے مناظرہ پر مجبور ہو گئے۔'' (حیات شاہ اسحٰق، ص ۳۹)

مسلمانوں کو کافر و مرتد بنانے پر مزید احتجاج خود دیوبندی مولوی کی زبانی سنئے لکھتا ہے:

''ہمارا زورِ زبان اور زورِ قلم جس شان سے اپنے اختلافی مسائل میں

جہاد کرتا ہے، اس کا کوئی حصہ سرحدات اور اصولِ ایمانی پر ہونے والی یلغار کے مقابلہ میں کیوں صرف نہیں ہوتا؟ مسلمانوں کو مرتد بنانے والی کوششوں کے بالمقابل ہم سب بنیانِ مرصوص کیوں نہیں بن جاتے؟''

(وحدت امت، ۳۴، ۳۳)

ایسے ہی حیاتی دیوبندی اپنے مماتی دیوبندی حضرات کی تکفیری مہم کے سلسلہ میں واویلہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''جس طرح محمد بن عبد الوہاب نجدی مسلمانوں پر کفر وشرک کے فتوے لگا کر حقائق شرعیہ کا انکار کر گئے تھے۔ جیسا کہ بحوالہ المہند المفند وہابیوں کی مختصر تاریخ میں گزرا بالکل اسی طرح پنج پیری حضرات بھی انہیں کے نقش قدم پر رواں دواں ہیں اور اپنی جماعۃ اشاعۃ التلبیس والضلالۃ کے ماسوا سب مسلمانوں کی طرف شرک وکفر اور بدعت کی نسبت کرتے ہیں۔'' (اظہار الحق، ص ۱۵۹)

ایسے ہی ایک اور صاحب فرماتے ہیں:

''تو تحریف کر کے انہوں نے سارے مسلمانوں کو مشرکین کے ساتھ ملا دیا......اور مشرکین مکہ کی طرح ان کو مشرک قرار دیا۔''

(یادگار خطبات ص ۲۹۰)

ہمارے معاندین کے اس قبیح عمل سے خود ان کے اپنے بھی محفوظ نہ رہ سکے، علماء دیوبند کی اسی روش کو تفصیل سے منظر عام پہ لانے کے لئے محمد نعیم الدین رفعت صاحب دامت برکاتہم نے یہ کتاب تصنیف کی ہے، جس میں موصوف دیانتداری کے ساتھ تصویر کے اصل رخ کی نشاندہی بھی فرما دی ہے، موصوف کی دیگر تصانیف کی طرح یہ کتاب بھی ان کے اچھوتے انداز کو ظاہر کرتی ہے، اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس کتاب کو نافع الخلائق بنائے۔ آمین

ایک نظر ادھر بھی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اَوْلِیَآءِ اُمَّتِہٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

محترم قارئین! شاہراہِ دین پر کامیابی وکامرانی کی منزل کے حصول کے لیے دینی فہم اورعلم وعمل کے ساتھ اللہ وحدہٗ لاشریک جل جلالہ کا فضل اوراس کی مدد بھی ضروری ہے ورنہ شیطان علیہ اللعن کا انجام دنیائے انسانیت کے لیے سامانِ عبرت ہے کہ باوجود دینی فہم اورعلم وعمل کے بارگاہِ ربِّ ذوالجلال جل جلالہ میں مردود قرار پایا۔ انگریزی حکومت کا ساختہ پرداختہ اوررشید وقاسم کا قائم کردہ ''دینِ یوبندیت'' کے پیروکار کی حالت بھی شیطان سے مختلف نہیں ہے، کیونکہ دیوبندیوں کو بھی اپنی فہم اوراپنے علم وعمل پر شیطان ہی کی طرح بڑا ناز ہے، جس کا اظہار گاہے بگاہے اپنی تحریر وتقریر میں دیوبندی کرتے رہتے ہیں۔

شیطان مردود اور دیوبندیوں کے مابین جو ربط ومراسم استوار ہیں ان کا مختصر تذکرہ راقم الحروف نے اپنے رسالہ ''دیوبندیوں کی شیطان سے محبت'' میں کردیا ہے۔ قارئین اسے بھی ضرور ملاحظہ کرلیں۔ شیطان و دیوبندی میں کمالِ مماثلت یہ ہے کہ دونوں ایمان کے لٹیرے ہیں، اوراہل اللہ و ذکراللہ سے اہلِ ایمان کو برگشتہ کرنے کا ایک بھی موقع یہ دونوں ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اورنت نئے مکروفریب اوروساوس کے ذریعے مسلمانوں کے دلوں میں شکوک وشبہات ڈال کر پریشان کرتے رہتے ہیں۔ معمولی سی غفلت وارد ہوتے ہی متاعِ ایمان لوٹ لیتے ہیں اورلوگوں کو احساس تک نہیں ہونے دیتے کہ ان کا ایمان کس نے اورکیسے لوٹ لیا۔ مگر علمائے اہلسنت بالخصوص امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے دیوبندیوں کے مکروفریب کے تمام تر تارِ عنکبوت کو اپنے ایمانی وعرفانی پھونکوں سے نہ صرف یہ کہ تارتار کردیا بلکہ ''دینِ دیوبندیت'' کے مکروہ و بدنما چہرے کو دنیا کے سامنے بے نقاب کرکے رکھ دیا۔ جس کی پاداش میں دیوبندیوں کی جانب سے علمائے

اہلسنت بالخصوص امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی ذاتِ ستودہ صفات پر طعن وتشنیع کے پتھر روز افزوں برسائے جانے لگے۔اس پر مستزاد یہ کہ دیوبندیوں نے نہایت ہی بے غیرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں ''مکفر المسلمین'' کہنا اور لکھنا شروع کر دیا۔ اور اس جھوٹ و بہتانِ عظیم کو اس کثرت کے ساتھ بول کر اور لکھ کر تشہیر کی کہ اللہ کی پناہ!

دیوبندیوں کا مشترکہ سفید جھوٹ اور بہتان

علمائے دیوبند کی تحریرات وخطابات شاہد ہیں کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز سے لوگوں کو متنفر کرنے کے لیے آج بھی ''تکفیر المسلمین'' کا بہتان والزام لگایا جاتا ہے اور اس جھوٹ کو پھیلایا جاتا ہے کہ

''پاک وہند کا کوئی فرد بشر ایسا نہیں جو اِن کی تکفیری تیروسنان سے فگار نہ ہوا ہو۔''

(رضا خانیوں کی کفرسازیاں،ص ۲۶)

نیز عبدالحمید قاسمی دیوبندی لکھتا ہے:

''صرف احمد رضا خان بریلوی جو کافر گری و کافر سازی ٹیکسال بلکہ لمیٹیڈ کمپنی کے مینیجنگ ڈائرکٹر تھے۔'' (ایضاً،ص۲۶)

اسی صفحہ کے حاشیہ پر ابونافع نامی کذاب دیوبندی لکھتا ہے:

''اور سچ یہ ہے کہ احمد رضا کا جس کسی سے اختلاف ہو جائے اسے کافر ہونے کا سرٹیفکیٹ دے دیتا تھا۔'' (ایضاً،ص ۲۶ حاشیہ)

ایسا ہی جھوٹ کذابِ اعظم مرتضیٰ حسن در بھنگی دیوبندی نے بھی لکھا ہے۔ یہ وہی بے غیرت ہے جو خود کو ''ابنِ شیرِ خدا'' لکھتا رہا ہے، یہ لکھتا ہے:

''خانصاحب نے اپنے تمام مخالفوں کو کافر کہا۔'' (اشد العذاب،ص ۱۳)

قارئین کی معلومات کے لیے عرض کرتا چلوں کہ یہ دیوبندیوں کا مشترکہ سفید جھوٹ اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ پر بہتانِ عظیم ہے کہ جس کسی سے آپ کا اختلاف ہوا، آپ نے اسے کافر قرار دیا..... یا..... اپنے تمام مخالفین کو کافر کہا۔ ایسے متعدد علماء کرام و مشائخ عظام ہیں جن سے آپ کا اختلاف رہا یا انہوں نے آپ کی مخالفت کی مگر آپ نے ان کو کبھی

کافر نہیں کہا۔

جھوٹ کا پردہ چاک

یہاں پر ان میں سے چند علماء و مشائخ کے نام درج کیے جا رہے ہیں تاکہ دیوبندیوں کے جھوٹ کا پردہ چاک ہوجائے۔ان کے اسماء یہ ہیں:

مولانا معین الدین اجمیری

امام ابن الھمام

علامہ شامی

ملا علی قاری

عبدالباری فرنگی محلی

مولانا عبدالحئی لکھنوی

مولوی اسحاق دہلوی

علامہ سید برزنجی

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

شاہ عبدالعزیز دہلوی

امام طحاوی

انوار اللہ فاروقی

یہ ہیں وہ چند علمائے کرام جن سے اختلاف ہوا مگر ان کی تکفیر نہیں کی گئی، جس سے معلوم ہوا کہ دیوبندی علماء کتنے بڑے کذاب ہوتے ہیں۔اور مرتضیٰ حسن در بھنگی ''ابنِ شیرِ خدا'' خود کو بتا کر کیسی بے باکی سے کذب بیانی اور دروغ گوئی کرتا رہا ہے۔سرِ دست ایک اور دیوبندی کذاب کا جھوٹ بھی ملاحظہ کرتے چلیں، چنانچہ تاج محمد حنفی دیوبندی لکھتا ہے:

''اعلی حضرت نے تمام مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا، دیوبندی، اہلحدیث، مقلد غیر مقلد، مودودی، خلافت کمیٹی والے بلکہ پاکستان اور مصور پاکستان کوئی بھی اس کے فتوی کفر سے نہ بچا۔'' (دیکھئے تجانب

اہلسنت)

(محمدی موتی بجواب مدنی موتی، ص۲۱۶)

جبکہ تجانب اہلِ سنت میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا کوئی فتویٰ ہی نہیں ہے..... اب ہم یہاں پر.. لَعْنَةَ اللہِ عَلَی الْکٰذِبِیْن ہی کہہ سکتے ہیں۔

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ دیوبندیوں نے کس طرح خوفِ خدا جل جلالہ اور شرمِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بالائے طاق رکھ کر جو منہ میں آیا بک دیا جو دل میں آیا لکھ دیا، اگرچہ جھوٹ ہی کے سہارے کیوں نہ ہو۔ فیاللعجب !!! ...... بدعتی دیوبندیو! تمہاری غیرت کہاں مرگئی؟ اس جھوٹ اور بہتان وافترا پر تمہاری خاموشی کچھ اور ہی غمازی کر رہی ہے۔

مکفر المسلمین کون؟

حالانکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ پر تکفیر المسلمین کی بہتان بازی والزام تراشی کرنے والے دیوبندی آج بھی غیر جانب دارانہ طور پر صرف **تقویت الایمان** پڑھ لے تو اس پر واضح ہو جائے گا کہ ان کے امام الطائفہ اسماعیل قتیل نے کس بے دردی و بے حیائی کے ساتھ مسلمانانِ عالم کو کافر و مشرک بنانے کا کام کیا ہے اور کفر و شرک کی تلوار اس نے اس انداز سے چلائی کہ اس کی زد میں خود اس کے اپنے ہی نام لیوا آتے چلے گئے اور تا قیام قیامت آتے رہیں گے۔ مگر دیوبندیوں کو اسماعیل قتیل جو درحقیقت "کافر گری و مشرک سازی ٹیکسال بلکہ لمیٹیڈ کمپنی کا مینجنگ ڈائرکٹر تھا" کے کفر و شرک کی مشین نظر نہیں آتی ہے۔ تفویت الایمان کی اصلیت سمجھنے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ خود کتاب لکھنے والے اسماعیل قتیل کو کہنا پڑا کہ

> "میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ تیز الفاظ بھی آگئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے مثلاً ان اُمور کو جو شرک خفی تھے جلی لکھ دیا گیا ہے ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہوگی۔" (ارواحِ ثلٰثہ، حکایت نمبر ۵۹، ص ۶۷)

نیز کہتا ہے:

''یہ کتاب لکھ دی ہے گو اس سے شورش ہوگی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔'' (ایضاً)

غور کریں! کتاب میں جو زیادتیاں کی گئی ہیں اور جو گل کھلائے گئے ہیں اس پر مصنف خود کہہ رہا ہے کہ اس کی اشاعت سے لوگوں میں شورش ''ضرور'' ہوگی مگر توقع ہے کہ لوگ لڑ بھڑ کر ٹھیک ہو جائیں گے۔

دیوبندیوں کے گلے کی ہڈی

یہ کتاب دیوبندیوں کے گلے کی ہڈی بن چکی ہے کہ جسے دیوبندیوں سے نہ نگلتے بنتی ہے نہ اگلتے، حتیٰ کہ دیوبندی علماء اس کتاب میں موجود اسماعیل قتیل کی گستاخیوں اور زیادتیوں کا جواب دینے سے جب عاجز ہو جاتے ہیں تو اس سے پیچھا چھڑانے کے لیے کہہ دیتے ہیں کہ یہ کتاب اسماعیل قتیل کی ہے ہی نہیں، جیسا کہ انور کشمیری کے حوالے سے احمد رضا بجنوری دیوبندی لکھتا ہے:

''ہمارے شیخ الاسلام حضرت مدنی کی تحقیق میں اس کتاب کی نسبت حضرت شہید کی طرف صحیح نہیں ہے۔ (مکتوبات مدنی، ۲۰۵، جلد ۲)

''اور ہم بھی اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ ان کی تالیف نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں کئی جگہ ایسے کلمات ملتے ہیں جو حضرت شہید ایسے محقق و متبحر عالم کے لیے شایانِ شان نہیں تھے۔'' (انوار الباری، جلد ۱۳، ص ۳۹۲)

حالانکہ آپ نے اوپر ملاحظہ کر لیا ہے کہ اسماعیل قتیل نے خود کہا ہے کہ

''میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ تیز الفاظ بھی آ گئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے۔'' (ارواحِ ثلٰثہ، ص ۵۹)

اور خود ''دینِ دیوبندیت'' کا بانی وغوث الاعظم رشید احمد لکھتا ہے:

''تقویت الایمان جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید کی ہے۔''

(فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۹۲)

تو پھر حسین احمد ٹانڈوی یا انور کشمیری یا احمد رضا بجنوری دیوبندی کی صفائی کی کیا

حیثیت رہ جاتی ہے؟ کتاب لکھنے والا کہہ رہا ہے کہ میں نے لکھی ہے اور اس کا غوث الاعظم بھی لکھتا ہے کہ یہ کتاب اسماعیل کی ہے، لیکن وکیلِ صفائی کہتے ہیں کہ ان کی طرف نسبت صحیح نہیں ہے۔ اور اس کتاب میں موجود کلمات اسماعیل قتیل کے شایانِ شان نہیں۔ عجیب گورکھ دھندا ہے۔

حنفی المسلک دوگروہ میں کیوں بٹ گئے؟

بات یہیں ختم نہیں ہوتی ہے بلکہ احمد رضا بجنوری دیوبندی تفویت الایمان کی حقیقت کا انکشاف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"اس کتاب کی وجہ سے مسلمانانِ ہند و پاک جن کی تعداد بیس کروڑ سے زیادہ ہے اور تقریباً نوے فیصدی حنفی المسلک ہیں وہ دوگروہ میں بٹ گئے ایسے اختلافات کی نظیر وبنائے اسلام کے کسی خطہ میں بھی ایک امام اور ایک مسلک کے ماننے والوں میں موجود نہیں ہے۔"

(انوار الباری، جلد ۱۳، ص ۳۹۲، حاشیہ)

ایسی فتنہ پرور اور فسادی کتاب جس نے بقولِ دیوبندی ایک امام و مسلک کے ماننے والوں کو دوگروہ میں بانٹ کر رکھ دیا جس کی وجہ سے ہونے والے اختلافات کی نظیر کسی خطہ میں بھی نہیں ملتی ہے۔ اسے بیچ چوراہے پر جلا کر فتنہ و فساد کی جڑ کو خاکستر کرنے کے بجائے دیوبندیوں کے غوث الاعظم اور بانئ دینِ دیوبندیت رشید احمد گنگوہی نے اسے کیا مقام دیا ہے ملاحظہ کریں، چنانچہ خود رشید احمد اپنے متعلق لکھتا ہے:

"بندہ خاندانِ شاہ ولی اللہ صاحب میں بیعت ہے اور اسی خاندان کا شاگرد ہے۔" (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۸۶)

نیز لکھتا ہے:

"اس خاندان کے عقائد تقویت الایمان سے ظاہر ہیں۔" (ایضاً)

اللہ اکبر!!! قارئین کرام! اندازہ کریں دینِ دیوبندیت کی مکروہیت و بے حسی کا کہ جس کتاب نے پاک و ہند کے مسلمانوں کو لڑوا کر دو ٹکڑوں میں منقسم کر کے رکھ دیا وہ

دیوبندیوں کے عقائد کی کتاب ہے۔

کتنے لرزا دینے والے الفاظ ہیں:

اب ذرا اسی کتاب تقویت الایمان کی ایک دل دہلا دینے والی عبارت کے متعلق دیوبندیوں کے گھر ہی کی گواہی ملاحظہ کریں، ابوعکاشہ رحمٰن دیوبندی لکھتا ہے:

''میں نے دیکھا کہ شاہ اسماعیل شہید نے تقویت الایمان میں فصل اوّل فی الاجتناب من الاشراك کے ذیل میں لکھا ہے:

مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے اس عبارت پر غور فرمایئے۔ میرے نزدیک یہ سو فی صدی صحیح ہے، لیکن کیا اس کا صاف اور بدیہی مطلب یہ نہیں ہے کہ اولیاء و صحابہ تو ایک طرف رہے تمام انبیاء و رسل اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اللہ کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہیں؟ کیسا خطرناک انداز بیان ہے، کتنے لرزا دینے والے الفاظ ہیں۔ (تاریخ کے قاتل، ص ۶۳۸)

لیجیئے !! آخر کار دیوبندیوں کو بھی یہ عبارت خطرناک اور لرزا دینے والی لگنے لگی، مگر آج بھی دیوبندی ذریت کی اکثریت اس کا دفاع کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ جو یقیناً مقامِ حیرت و افسوس ہے۔ تقویت الایمان دراصل محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتاب سے مستفاد ہے۔ جیسا کہ ''مولانا اسماعیل اور تقویت الایمان'' کتاب کے مصنف نے بالتحقیق والتفصیل لکھا ہے، آپ لکھتے ہیں:

''میں نے مختصر طور پر محمد بن عبدالوہاب کے حالات کا مطالعہ کیا اور ان کے رسالہ ''ردالاشراک'' کا دقیق نظر سے مطالعہ کیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ مولانا اسماعیل نے جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہے، نجدی ردالاشراک سے لیا ہے۔'' (مولانا اسماعیل اور تقویت الایمان، ص ۱۴)

اس کے متعلق مزید تفصیلات کے لیے مذکورہ کتاب سے رجوع کریں۔

ابنِ عبدالوہاب نجدی اور دیوبندی عقائد میں متحد ہیں:

بانیٔ دینِ دیوبندیت رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے:

''محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا۔''

(فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۹۲)

''محمد بن عبدالوہاب کے مقتدی کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے۔'' (ایضاً)

نیز لکھتا ہے:

''اور عقائد سب کے متحد ہیں۔ اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔'' (ایضاً)

معلوم ہوا کہ ابنِ عبدالوہاب نجدی اور اس کے ماننے والوں کو ''وہابی'' کہا جاتا ہے۔ اور شیخ نجد اچھا آدمی تھا اس کے عقائد بھی اچھے تھے اور عقائد میں دیوبندی اور نجدی سب متحد ہیں۔ یعنی جو عقائد ابنِ عبدالوہاب نجدی کے ہیں وہی عقائد دیوبندیوں کے بھی ہیں، چنانچہ ساجد نقلبندی لکھتا ہے :

''ہم نے شیخ کی کتب جہاں تک پڑھی ہمیں یہی سمجھ آیا کہ اصولی عقائد میں ان کا اعتقاد وہی تھا جو **اهل السنة والجماعة** کا ہے۔''

(شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی، ص ۱۰)

قولِ رشید پتھر کی لکیر:

یاد رہے کہ رشید احمد کا قول دینِ دیوبندیت میں پتھر کی لکیر ہے کیونکہ

''مولانا کی زبان سے جو بات نکلتی ہے تقدیر الٰہی کے مطابق ہوتی ہے۔''

(تذکرۃ الرشید دوم، ص ۲۱۹)

اس بات کی تائید رشید احمد کے اس قول سے بھی ہوتی ہے:

''حق تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری زبان سے غلط نہیں نکلوائے گا۔''

(ارواحِ ثلٰثہ، ص ۲۳۰)

یہ وعدہ حق تعالیٰ نے کب اور کیسے فرمایا اس سے قطع نظر عاشق الٰہی دیوبندی کی یہ تحریر اپنے پیر مغاں رشید احمد کے متعلق ملاحظہ کریں، لکھتا ہے:

"آپ نے کئی مرتبہ بحیثیت تبلیغ یہ الفاظ زبانِ فیض ترجمان سے فرمائے سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔" (تذکرۃ الرشید دوم، ص ۱۷)

اور رشید احمد کے اس قول کو حق و درست باور کرنے کے لیے محمود حسن گنگوہی مرثیہ کے ایک شعر میں لکھتا ہے:۔

ہدایت جس نے ڈھونڈی دوسری جگہ ہوا گمراہ
وہ میزاب ہدایت تھے، کہیں کیا نص قرآنی

(مرثیۂ گنگوہی، ص ۹)

مطلب یہ کہ دیوبندیوں کی ہدایت و نجات اپنے غوث الاعظم رشید احمد گنگوہی کی اتباع پر موقوف ہے اور جس نے اسے چھوڑ کر دوسری جگہ ہدایت ڈھونڈنے کی حماقت کی وہ گمراہ ہو گیا۔ الغرض ثابت ہو گیا کہ دیوبندیوں کے لیے قولِ رشید پتھر کی لکیر ہے، اس نے جو کہا یا لکھا وہی درست ہے۔ اور اس نے لکھا ہے کہ ابنِ عبدالوہاب اور اس کے مقتدی یعنی ماننے والوں کو وہابی کہتے ہیں، تو گویا جو بھی دیوبندی خود کو وہابی کہے گا وہ اپنے آپ کو ابنِ عبدالوہاب نجدی کا متبع ثابت کرے گا۔

داستانِ وہابیت

محترم قارئین! دیوبندی مولویوں نے خود کو بڑا سخت وہابی کہا ہے اور وہابیت کا ایسا جنون دیوبندیوں پر سوار رہتا ہے کہ اپنے ساتھ دوسروں کو بھی وہابی بنانے کے درپے رہتے ہیں، اگرچہ اس کے لیے روپئے خرچ کرنے پڑیں۔ چنانچہ دینِ دیوبندیت کا حکیم الامت اشرفعلی تھانوی اپنی اس خواہش کا اظہار بارہا کرتا رہا کہ

"میں تو کہا کرتا ہوں اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو سب کی تنخواہ کر

دوں پھر دیکھو خود ہی سب وہابی بن جاویں۔''

(ملفوظات حکیم الامت، جلد ۲، ص ۲۴۹)

دیوبندیوں کی وہابیت کے متعلق مزید دلچسپ معلومات کے لیے راقم کے رسالہ ''اپنے اکابر کے باغی دیوبندی'' اور انجینئر ممتاز تیمور قادری صاحب کی کتاب '' دست و گریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ جلداوّل'' ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

بہرحال! واضح ہو گیا کہ دیوبندی ابنِ عبدالوہاب نجدی کے ماننے والے ہیں اور عقائد میں دونوں متحد ہیں۔ لیکن شیخِ نجد کے عقائد کیا ہیں؟ ملاحظہ فرمالیں۔ چنانچہ خلیل احمد انبیٹھوی اپنی مکروفریب سے مملو کتاب ''المہند'' میں لکھتا ہے:

''ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے۔'' (المہند، ص ۴۲)

اور اوّل درجے کا گالی باز حسین احمد ٹانڈوی کذب وافتراء اور گالیوں سے لب ریز کتاب ''الشہاب الثاقب'' میں لکھتا ہے:

''یہ خیالاتِ باطلہ وعقائد فاسدہ رکھتا تھا۔'' (الشہاب الثاقب، ص ۲۲۱)

تو جو عقائد اس ابنِ عبدالوہاب کے ہیں وہی عقیدے دیوبندیوں کے بھی ہوئے کیونکہ بقول رشید احمد گنگوہی عقائد میں سب متحد ہیں، فرق ہے تو بس اعمال میں۔

ساری دنیا کو کافرومشرک کس نے قرار دیا؟

عبیداللہ سندھی لکھتا ہے:

''شیخ محمد بن عبدالوہاب صاحبِ علم بزرگ تھے۔

(شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک، ص ۱۷۴)

معلوم ہوا کہ ابنِ عبدالوہاب نجدی دیوبندیوں کے نزدیک ''صاحبِ علم بزرگ تھے'' اور پھر اپنے اس بزرگ کی کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے :

''انہوں نے چند بے اساس اُمور کی بنا پر تمام دنیا کو کافر قرار دیا۔''

(شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک، ص ۱۷۴)

اور یہ کہ

''شیخ موصوف یہ اعلان کیا کرتے تھے کہ جس نے اللہ کے سوا کسی اور سے دعا کی یا کسی نبی، بادشاہ اور عالم کو اس میں وسیلہ بنایا تو وہ مشرک ہے۔'' (شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک، ص ۱۷۴)

دیکھ لیجئے !!! تمام دنیا کو کافر و مشرک قرار دینے والا کون ہے؟ اور اس سے دیوبندیوں کے کیسے مراسم ہیں، کیسی عقیدت و محبت ہے یہ دیوبندیوں کی کتابوں میں آج بھی موجود ہے مگر مجال ہے کہ آج تک علمائے دیوبند میں سے کسی مائی کے لعل نے اس شیخِ نجد کو کبھی ''مکفر المسلمین'' کہا یا لکھا ہو؟ ؟ کیا آج تک کسی دیوبندی کی تحریر یا تقریر میں اس شیخِ نجد کو کافر گری و کافر سازی کا مینجنگ ڈائرکٹر کہتے سنا؟ یا کہیں لکھا پایا؟ نہیں !!! ہرگز بھی نہیں... کیوں؟ ... کیونکہ دیوبندی ذریت اس ''شیخِ نجد کا خوشہ چیں و عقیدت مند ہے۔ ''مکفر المسلمین'' کا لقب تو اِن بد باطنوں نے امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ہی کے لیے خاص کر رکھا ہے۔

مگر ان اقتباسات و حوالہ جات کے تناظر میں قارئین پر عیاں ہو چکا ہوگا کہ دیوبندی علماء کتنے بدگو اور کیسے انصاف کے قاتل ہوتے ہیں۔ اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز سے کس درجہ بغض و عناد اپنے تنگ و تاریک دلوں میں پالتے ہیں۔ اور کس بے خوفی و بے حیائی کے ساتھ امامِ اہلسنت علیہ الرحمہ پر زبان طعن دراز کرتے ہیں اور اُن پر افترا و بہتان کی برسات کر کے عوام الناس میں غلط فہمیاں پھیلاتے رہتے ہیں۔

یہاں یہ بھی ذہن نشین رہے کہ ابنِ عبدالوہاب نجدی اور دیوبندی وہابی ایک ہی سکّے کے دو پہلو ہیں، جس کا دبی زبان سے اعتراف و اعلان کرتے ہوئے منظور نعمانی دیوبندی اپنے رسالہ میں لکھتا ہے:

''واقعہ یہ ہے کہ شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ان کے سلسلہ کے اکابر علماء کی کتابیں دیکھنے کے بعد یہ حقیقت بغیر کسی شک وشبہ کے سامنے آجاتی ہے کہ ان کی اصل دعوت اخلاصِ توحید و اتباع سنت کی اور ہر قسم کے شرک و بدعت کے خلاف حسب استطاعت جہاد اور اسلام کو اس کی اصل شکل میں پیش کرنے کی تھی، اور بنیادی طور پر ان کا پیغام وہی تھا جو

تقویت الایمان کے ذریعہ شاہ اسمٰعیل شہید نے ہندوستان کے بگڑے ہوئے مسلمانوں کو دیا تھا..... بعد میں شاہ اسمٰعیل شہید کی اسی دعوت اور پیغام کے علمبردار جماعت دیوبندی کے اکابر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور ان کے خلفاء وتلامذہ بھی رہے۔'' (محمد ابنِ عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق، ص ۴۷)

قارئین کرام! اب تو آئینے کی طرح صاف و شفاف ہوگیا کہ ''دینِ دیوبندیت'' بنیادی طور پر ابنِ عبدالوہاب نجدی کی دعوت و پیغام کا علمبردار ہے۔ لٰہذا منظور وہابی کی باتوں سے جہاں ان دیوبندیوں کی وہابیت کا پتہ چلتا ہے وہیں یہ بھی ثابت ہوجاتا ہے کہ جس طرح ابنِ عبدالوہاب نجدی اپنے علاوہ ساری دنیا کو کافر و مشرک قرار دیتا رہا، بالکل اسی طرح یہ دیوبندی دھرم والے بھی اپنے علاوہ ساری دنیا کو کافر و مشرک قرار دیتے ہیں مگر تقیہ کی چادر اپنے مکروہ وخبیث چہرے سے عموماً ہٹنے نہیں دیتے، مگر ؎

اہلِ حق بھی واللہ! قیامت کی نظر رکھتے ہیں

اس وقت راقم کے سامنے نور محمد مظاہری دیوبندی کی کتاب ''رضا خانیوں کی کفر سازیاں'' ہے، جسے خوفِ خدا وفکرِ آخرت سے بالاتر ہوکر لکھا گیا ہے۔

نور محمد مظاہری دیوبندی نے کتاب کی ضخامت بڑھانے کے لیے موضوع سے ہٹ کر غیر ضروری باتوں کی کتاب میں بھر مار کردی ہے اور جابجا علمائے دیوبند اور ان کے جھوٹے من گھڑت کارناموں کا پرچار کرتے ہوئے ان کے ناموں کی لمبی لمبی فہرست شامل کی ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ تھوڑا بہت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ یا علمائے اہلسنت کا ذکر کیا ہے اس میں جھوٹ، دجل، مکروفریب اور الزام و بہتان کے ذریعے ان پر کیچڑ اُچھالنے کی بے جا کوشش کرکے اپنی خباثتِ قلبی کا خوب اظہار کیا ہے۔ اور اس بات کو ثابت کرنے کی جی توڑ کوشش کی ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور علمائے اہلسنت (بریلوی) نے اپنے سوا تمام دنیائے اسلام کو کافر قرار دیا ہے۔ دیوبندیوں کی ایسی دیگر اور بھی کتابیں ہیں جن میں علمائے اہلسنت وجماعت بالخصوص اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اپنے علاوہ دنیا کے تمام

مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں، جو محض افترا پردازی ہے۔ اور یوں جھوٹ کے سہارے سے الزام و بہتان بازیاں کر کے فتنہ پروری کرنے والے دیوبندی اگر سچے اور حق پسند اور واقعی دینی درد یا مسلمانوں کی خیر خواہی کے خوگر ہوتے تو شیخ نجد ابنِ عبدالوہاب نجدی جس نے بقول عبیداللہ سندھی دیوبندی ''تمام دنیا کو کافر و مشرک قرار دیا'' اور اس کی کتاب سے مستفاد کتاب تفویت الایمان لکھنے والے اسماعیل قتیل جس کی کتاب نے بقول احمد رضا بجنوری دیوبندی ''حنفی المسلک میں اختلافات کی بے نظیر تفریق پیدا کی اور ایک امام کے ماننے والوں کو دو گروہ میں بانٹ کر رکھ دیا'' اور جس میں بقول ابوعکاشہ رحمٰن دیوبندی ''انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی شان میں لرزا دینے والے الفاظ موجود ہیں'' اور بقول اسماعیل قتیل ''شرکِ خفی کو جس کتاب میں شرکِ جلی لکھا گیا ہے'' اور بات بات میں مسلمانوں کو کافر و مشرک قرار دیا گیا ہے۔ ان دونوں (ابنِ عبدالوہاب نجدی و اسماعیل قتیل) کو بھی ''تکفیر المسلمین'' کا مجرم قرار دیتے ہوئے انہیں ''مکفر المسلمین'' سے ملقب کرتے۔ مگر دین دیوبندیت کا مولوی خواہ بڑا ہو یا چھوٹا زہر کا پیالہ تو پی سکتا ہے مگر حق بیانی و انصاف پسندی کا اظہار کرتے ہوئے ان دونوں شیخِ نجد کو غلطی سے بھی بلکہ خواب میں بھی مکفر المسلمین نہیں کہہ سکتا ہے۔ دیدہ باید

ان دیوبندیوں کو تو بس علمائے اہلسنت بالخصوص اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ ہی سے بغض و عناد ہے، اس لیے یہ بھونکیں گے تو اِن پہ ہی، اگرچہ جھوٹ، دجل اور مکر و فریب ہی سے کیوں نہ کام لینا پڑے۔ اور اپنے دونوں شیخِ نجد (ابنِ عبدالوہاب و اسماعیل قتیل) کے تکفیری کارناموں سے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر لیں گے۔

دیوبندیو! جھوٹ کی بھی حد ہوتی ہے:

اب قارئین کے سامنے دیوبندی ذریت کے ذریعے شدت کے ساتھ پھیلائے ہوئے جھوٹ، بہتان اور مکر و فریب کا جواب انہی کے گھر سے پیش کیا جاتا ہے۔

محترم قارئین! دیوبندیوں کی جانب سے سب سے زیادہ اس جھوٹ کی تشہیر کی جاتی ہے کہ علمائے اہلسنت بالخصوص امامِ اہلِ سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے اپنے علاوہ تمام مسلمانوں کو کافر بنایا ہے، چنانچہ نور محمد مظاہری دیوبندی اپنی کتاب میں ''' رضاخانیوں

کا محبوب مشغلہ تکفیر بازی ہے‘ کا عنوان قائم کر کے لکھتا ہے:

’’چوں کہ اس فرقے کا روز پیدائش سے ہر فرض سے اہم فرض اور محبوب سے محبوب تر مشغلہ بہتر سے بہتر خدمت، اپنے خیالات سے کچھ بھی اختلاف رکھنے والے مسلمانوں کو کافر بنانا، اور ان سے رشتے ناتے توڑنا، ہر طرح سے بائیکاٹ کرنا، اسی ’’بنانے و کرنے‘‘ کے لیے سب کچھ کرنا، کر کے ’’جینا‘‘ اور جی کر مر جانا‘‘ یہی کرنا اور بنانا زندگی کا سب کچھ تھا اور اب بھی یہی سب کچھ ہے۔‘‘ (رضا خانیوں کی کفرسازیاں، ص۴۸)

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ! ایک ہی سانس میں اتنے سارے جھوٹ اور الزام؟ یقیناً یہ دیوبندیت کا علاماتی خاصہ ہے...... ایک بار پھر لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ! اسی ایک کتاب میں نہیں بلکہ اِن خبیث طینت دیوبندیوں کی کوئی بھی کتاب جو انہوں نے اپنے کسی مخالف کے متعلق لکھی ہیں اٹھا کر دیکھ لیں جھوٹ، مکروفریب، بہتان والزام اور طعن وتشنیع کے تمام تر ریکارڈ توڑتے چلے جاتے ہیں اور جی بھر کر دیوبندیت کی نمک خواری کا حق ادا کرتے ہیں۔ حتی کہ اپنے ہم مسلک دیوبندیوں سے بھی اختلاف کی صورت میں اس خصلتِ بد کا خوب جم کر استعمال کرتے ہیں، جس کے نمونے آپ آئندہ صفحات پر ملاحظہ کریں گے۔ مگر موقع محل کی مناسبت سے یہاں بھی چند حوالے پیش کیے دیتا ہوں، چنانچہ عبدالرحیم چاریاری دیوبندی کی کتاب ’’نوازشات‘‘ کے جواب میں اسامہ مدنی دیوبندی لکھتا ہے:

’’لہٰذا چاریاری صاحب کو یہ حق تو ضرور حاصل ہے کہ وہ مولانا ناصر صاحب کے متنازعہ نظریات کا دلیل کی بنیاد پر رد کریں مگر فی سبیل اللہ بداعتمادی اور بدگمانی کی فضا پیدا کرنے کے لیے کذب بیانی کا سہارا لینا علمائے دیوبند کا شیوا نہیں ہے، الزام تراشی اور بہتان طرازی کا یہ رویہ انتہائی نازیبا حرکت ہے جس سے بہرحال گریز کیا جانا چاہیے اور خدا کی بارگاہ میں توبہ کرنا چاہیے۔‘‘ (شواہدات بجواب نوازشات، ص۵۵)

غور کریں کہ یہ دیوبندی جب اپنے ہم مسلک مولوی کے ساتھ کذب بیانی، الزام

تراشی اور بہتان طرازی کرنے سے نہیں چوکتے تو پھر اپنے مسلک کے مخالفین کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہوں گے؟ جس کی زندہ جاوید مثال خود کو ''ابنِ شیرِ خدا'' کہنے والا مرتضیٰ دربھنگی (جس کا حوالہ ابتدا میں گزر چکا) اور دیگر دیوبندیوں کے ساتھ نور محمد مظاہری دیوبندی کی تحریرات شاہد عدل ہیں۔اور دیوبندیوں کا مماتی فرقہ جو خود کو اکابر دیوبند رشید و قاسم کا سچا علمبردار و پیروکار کہتا ہے اور حیاتی فرقے کو اپنے اکابر کا باغی کہتا ہے، اس مماتی گروپ کا مولوی دیوبندیت کی خصلتِ بد کا انکشاف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''جہالت اور ضد اس گروہ کا خاصہ لازمہ ہے۔ (اکابر کا باغی کون؟ ص ۳۲)

''اتحادی گروہ کا دوسرا خاصہ جھوٹ ہے۔'' (اکابر کا باغی کون؟ ص ۳۳)

''اتحادی گروہ الزامات واتہامات تراشنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔'' (ایضاً ص ۵۸)

معلوم ہوا کہ جھوٹ جہالت الزامات واتہامات کے بغیر ان دیوبندیوں کا گزارا ہی نہیں ہے۔اس لیے دیوبندی چھوٹا ہو خواہ بڑا عوام ہوں یا علماء اپنی ان علاماتی خصلتِ بد کا اظہار کرتے ہوئے ہر طرح سے یہ سفید جھوٹ پھیلاتے رہتے ہیں کہ علمائے اہلسنت و جماعت (بریلوی) بالخصوص اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے دنیا بھر کے لوگوں کو کافر بنایا ہے۔ جیسا کہ اوپر بھی نور محمد مظاہری دیوبندی کی تحریر گزر چکی ہے۔

علماء کافر بناتے نہیں بلکہ بتاتے ہیں

ایسے ہی فریبی اور مکار لوگوں کو جواب دیتے ہوئے دینِ دیوبندیت کا حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کہتا ہے:

''بعض آزاد منش لوگ علماء پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ یہ لوگوں کو کافر بناتے ہیں۔ میں یہ جواب دیا کرتا ہوں کہ بناتے نہیں بتاتے ہیں۔ کافر بنتے تو وہ خود ہیں علماء بتلا دیتے ہیں۔'' (ملفوظات حکیم الامت، جلد ۱۲، ص ۸۰)

دیوبندیو! کان کھول کر اپنے مجدد ملت اور حکیم الامت کی بات سن لو اور آنکھیں پھاڑ کر اس کا فرمان پڑھ لو کہ علماء کسی کو کافر بناتے نہیں بلکہ بتاتے ہیں۔کافر بنتے تو وہ خود ہیں علماء بتلا دیتے ہیں۔''

یہی اشرفعلی تھانوی ایک دوسرے موقع سے کہتا ہے:

''بے فکرے لوگ پھر بھی علماء پر زبان طعن دراز کرتے ہیں کہتے ہیں کہ یہ علماء لوگوں کو کافر بناتے ہیں۔ میں ان کے جواب میں کہتا ہوں کہ کافر بناتے نہیں بتاتے ہیں۔یعنی جوشخص اپنے باطل عقیدے کے سبب کافر ہو چکا ہے مگر اس کا کفر مخفی ہے مسلمانوں کو تنبیہ کرنے کے لیے بتاتے ہیں کہ یہ اپنے عمل سے کافر ہو چکا ہے۔''

(ملفوظات حکیم الامت، جلد ۲۴،ص ۱۲۲)

جی ہاں! علمائے اہلسنت یا امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے جن علمائے دیوبند پر فتویٔ کفر لگایا ہے وہ لوگ اپنی تحریرات کی روشنی میں اپنے باطل عقیدوں کی وجہ سے کافر تو خود ہو چکے تھے، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے تو فقط مسلمانوں کو تنبیہ کرنے کے لیے بتا دیا کہ یہ لوگ کافر ہو چکے ہیں۔ اور بس! مگر دیوبندیت کی روزِ پیدائش سے لے کر اب تک دیوبندی علماء وعوام جنہیں اشرفعلی نے ''آزاد منش'' اور ''بے فکرے لوگ'' کے خطاب سے نوازا ہے وہ سب کے سب بات سمجھنے کے بجائے اُچھل کود مچا کر یہ جھوٹ پھیلانے میں مصروف ہو گئے کہ بریلوی علماء (یعنی علماء اہلسنت و جماعت) تو علماء کو کافر بناتے ہیں۔ اور بعض زبان درازوں نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کو مکفر المسلمین بھی کہنے لگے۔جس پر ہم فقط لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ! ہی کہہ سکتے ہیں۔کیونکہ

''حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کو مکفر المسلمین کہنا محض بغض وحسد کی بنا پر ہے۔ وہابیہ کی بھڑاس ہے نہ وہ اپنی گستاخانہ کفریہ عبارات کو قرآن واحادیث کی نصوص سے اسلامی عبارات ثابت کر سکے نہ کر سکتے ہیں، مکفر المسلمین تو وہ ہوتا ہے جو مسلمانوں کو بلاوجہ کافر قرار دے اور جو فی الواقع گستاخانِ رسول کو توہینِ رسالت اورِ تنقیص الوہیت کے جرم میں مرتد قرار دے تو وہ مکفر المسلمین نہیں بلکہ مکفر المرتدین ہے۔''

(محاسبۂ دیوبندیت بجواب مطالعۂ بریلویت، جلد ا،ص ۲۴۸)

محترم قارئین!

دیوبندیوں کے اس دجل سے پریشان ہوکر تقی عثمانی دیوبندی لکھتا ہے:

''اکثر کہتے رہتے ہیں کہ علماء لوگوں کو کافر بناتے رہتے ہیں اس سلسلے میں حضرت حکیم الامت فرماتے تھے کہ علماء کافر بناتے نہیں بلکہ کافر بتاتے ہیں، یعنی کفر تو یہ لوگ خود کرتے ہیں، البتہ علماء اس کی نشاندہی کرتے ہیں جیسے ڈاکٹر کے پاس ایک مریض جائے اور ڈاکٹر اسے چیک کرنے کے بعد بتائے کہ آپ کو کینسر ہے تو کوئی یہ نہیں کہے گا کہ اسے ڈاکٹر نے کینسر کر دیا ہے، بلکہ ڈاکٹر نے تو صرف کینسر کی نشاندہی کی ہے، لہٰذا یہ کہنا کہ علماء کافر بناتے ہیں، یہ بات صحیح نہیں ہے۔''

(انعام الباری، جلد ۱ ص ۳۲۵)

تقی عثمانی دیوبندی کی اس وضاحت کے بعد مجھے یقین ہے کہ دیوبندیوں کو ''تکفیر کا مسئلہ'' ان کے بغض وحسد کے سبب ان کی موٹی سمجھ میں آئے نہ آئے مگر ہمارے قارئین کو خوب اچھی طرح یہ مسئلہ سمجھ میں آچکا ہوگا کہ علماء کرام کسی کو بھی کافر بناتے نہیں ہیں بلکہ اپنی تحریر، اپنے عقیدے یا اپنے اعمال کی وجہ سے لوگ خود کافر بنتے ہیں علماء تو فقط اس کی نشاندہی فرمایا کرتے ہیں۔

ایک عجیب مغالطہ اور اس کا جواب

بعض دیوبندی جہلاء اگرچہ مدرسے کے فارغین ہوں وہ اپنی تحریر وتقریر اور کتابوں میں اور بعض جہلائے دیوبند سوشل میڈیا پر ان علماء دیوبند کے نام جن کی تکفیر کی گئی ہے اور ان کے حمایتی وہم نواؤں کے نام لکھ کر یہ مغالطہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ جب سب کافر ہی ہوگئے تو مسلمان کون باقی رہا؟ اس پر سادہ لوح لوگوں کو فریب دینے میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں کیونکہ مصروف ترین لوگوں کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ اس کی تہہ تک پہنچیں یا اس کی تحقیق کریں نتیجتاً دیوبندیوں کے دامِ فریب کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لیجئے اس فریب و مغالطے کا جواب بھی دیوبندیوں کے گھر ہی سے ملاحظہ کریں۔ چنانچہ عبدالماجد دریابادی

دیوبندی اسی مغالطے کو اشرفعلی کے سامنے رکھتے ہوئے لکھتا ہے:

''اگر سب گمراہ فرقے یوں ہی خارج از اسلام کیے جاتے رہے تو مسلمان رہ ہی کتنے جائیں گے؟'' (تاریخی مضامین، ص ۳۷)

اس کے جواب میں اشرفعلی کہتا ہے:

''اس کا ذمہ دار کون ہے۔کیا خدانہ کردہ اگر کسی مقام میں بکثرت لوگ مرتد ہوجائیں اور تھوڑے ہی مسلمان رہ جائیں تو کیا اس مصلحت سے ان مرتدین کو بھی کافر نہ کہا جائے گا۔'' (تاریخی مضامین، ص ۳۷)

معلوم ہوا کہ کفر وارتداد کرنے والا فردِ واحد ہو یا پوری جماعت ان کے کفر وارتداد کو کسی بھی مصلحت کی وجہ سے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، بلکہ مسلمانوں کی تنبیہ کے لیے ان کی نشاندہی کرتے ہوئے تکفیر کی جائے گی۔مگر یہ بات دیوبندی سمجھتے نہیں یا پھر سمجھنا ہی نہیں چاہتے ورنہ مغالطہ بازی وجہالت سازی نہ کرتے۔

علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی

اوراب مرتضیٰ دربھنگی کا فرمان جو ہر فتنہ باز ومکرساز دیوبندیوں کے لیے عبرت نشان ہے وہ بھی ملاحظہ کرلیں، دربھنگی لکھتا ہے:

''بعض علمائے دیوبند کو خان بریلوی یہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے، چوپائے مجانین کے علم کو آپ کے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) علم کے برابر کہتے ہیں، شیطان کے علم کو آپ کے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) علم سے زائد کہتے ہیں، لہٰذا وہ کافر ہیں، تمام علمائے دیوبند فرماتے ہیں کہ خانصاحب کا یہ حکم بالکل صحیح ہے جو ایسا کہے وہ کافر ہے مرتد ہے ملعون ہے لاؤ ہم بھی تمہارے فتوے پر دستخط کرتے ہیں بلکہ ایسے مرتدوں کو جو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ (اشدالعذاب، ص ۱۲، ۱۳)

ثابت ہوگیا کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کا فتویٰ بالکل درست ہے اور بقول دربھنگی یہ عقائد بیشک کفریہ ہیں۔(اشدالعذاب، ص ۱۳)

نیز لکھتا ہے :

''اگر خانصاحب کے نزدیک بعض علماء دیوبند واقعی ایسے ہی تھے، جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خانصاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی، اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے۔''

(اشد العذاب، ص ۱۳)

قارئین کرام!! ایک بار پھر در بھنگی کی نقل کردہ عبارات کو بغور پڑھیں اور غور کریں کہ کفریہ عقائد کے حامل ان علمائے دیوبند کی تکفیر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ پر جب بقول در بھنگی فرض تھی اور اگر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ان علمائے دیوبند کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے، تو پھر دیوبندی کیوں لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور کیوں کہتے پھرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے لوگوں کو کافر بنایا؟ حالانکہ علماء کسی کو کافر بناتے نہیں بلکہ بتاتے ہیں۔

اور اب دیوبندیت کا منہ کالا کرنے والی دو ایسی شہادت پیش کرتا ہوں جس کے بعد ایک غیرت مند اور یوم آخرت پر یقین رکھنے والا دیوبندی کبھی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ پر زبان طعن دراز کرنے کی جسارت نہیں کرے گا........ کیونکہ نثار احمد دیوبندی لکھتا ہے:

''مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کو جب مولانا احمد رضا خاں کے انتقال کی خبر ملی تو آپ نے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھ کر فرمایا: فاضل بریلوی نے ہمارے بعض بزرگوں اور اس ناچیز کے بارے میں جو فتوے دیئے ہیں وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے جذبے سے مغلوب ہو کر دیئے ہیں اس لیے ان شاء اللہ تعالیٰ عند اللہ معذور اور مرحوم و مغفور ہوں گے۔ میں اختلاف کی وجہ سے بدگمانی نہیں کرتا۔

(تہمتِ وہابیت اور علمائے دیوبند، ص ۱۸)

ماشاء اللہ جل جلالہ! سبحان اللہ جل جلالہ! جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے۔ کاش کہ آج کے سڑک چھاپ دیوبندیوں کو اپنے حکیم الامت کی بات سمجھ میں آجائے۔

اور پھر اللہ وسایا دیوبندی لکھتا ہے:

''مولانا اشرف علی تھانوی نے مولانا احمد رضا خان کی نسبت فرمایا کہ میری تکفیر پر مولانا احمد رضا خان کو ثواب ملے گا۔ انہوں نے اپنے خیال میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مجھے کافر کہا ہے۔''

(تحریک ختم نبوت، اوّل 1934 تا 1953، ص ٦١٢)

محترم قارئین! اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنی کسی ذاتی رنجش یا کسی نجی مسئلہ پر ان علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کی بلکہ اپنے فرض منصبی کا پاس ولحاظ رکھتے ہوئے اس کا حق ادا کیا ہے۔

تکفیر میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا کمالِ احتیاط

چنانچہ امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ خود تحریر فرماتے ہیں:

''ہزار ہزار بار حاش للہ! میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا۔ جب کیا ان سے ملاپ تھا، اب رنجش ہوگئی؟ جب ان سے جائداد کی کوئی شرکت نہ تھی، اب ہوگئی؟ حاش للہ! مسلمانوں کا علاقۂ محبت و عداوت صرف محبت و عداوت خدا اور رسول ہے۔ جب تک ان دشنام دہوں سے دشنام صادر نہ ہوئی، یا اللہ و رسول کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی، سنی تھی، اس وقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا۔ غایت احتیاط سے کام لیا، حتیٰ کہ فقہائے کرام کے حکم سے طرح طرح ان پر کفر لازم تھا مگر احتیاطاً ان کا ساتھ نہ دیا اور متکلمین عظام کا مسلک اختیار کیا۔ جب صاف صریح انکار ضروریات دین و دشنام دہیٔ رب العٰلمین وسید المرسلین (جل جلالہ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمہ دین کی تصریحیں سن چکے کہ من شك فی عذابه و کفره فقد کفر ترجمہ ''جو ایسے کے معذب و کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔'' اپنا اور اپنے بھائیوں عوامِ اہلِ اسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا، لاجرم حکم کفر دیا اور شائع کیا وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ (ترجمہ: اور یہی ظالموں کی سزا ہے۔)'' (تمہید ایمان، مکتبہ المدینہ، ص ١٣٤، ١٣٥)

ماشاءاللہ جل جلالہٗ ! امام اہلسنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کی اس واضح تحریر نے ان شورانگیزی وفریب کاری کو بروئے کارلاکر فتنہ پروری کرنے والے دیوبندیوں کی قلعی کھول کررکھ دی جولوگوں سے یہ کہتے ہیں کہ جس کسی نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے تھوڑا بھی اختلاف کیا اس کی تکفیر کردی۔ حالانکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے جس کمال و جرأت کے ساتھ احتیاط کوملحوظ رکھا یہ اپنی مثال آپ ہے۔ ورنہ آپ آئندہ صفحات پر ملاحظہ کریں گے کہ خود یہ شوروغوغا کرنے والے دیوبندی علماء کس درجہ عجلت و بے احتیاطی سے لوگوں پر تکفیر کی تلوار چلاتے ہیں اور کیسے بے دریغ کافر ومشرک سازی کوسرانجام دیتے ہیں۔

الفضل ما شهدت به الاعداء

کمال تو یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے حسنِ احتیاط کوفریقِ مخالف نے بھی تسلیم کیاہے۔ چنانچہ مرتضیٰ دربھنگی لکھتا ہے :

> ’’خان صاحب موصوف تکفیر میں بڑے محتاط معلوم ہوتے ہیں جو اِن کی عبارات ذیل سے صاف ظاہر ہے‘‘ (تزکیۃ الخواطر، ص ۲)

اس کے بعد دربھنگی نے صفحہ نمبر ۲ سے صفحہ نمبر ۸ تک اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی مختلف عبارات کونقل کرکے لکھتا ہے:

> ’’یہ پندرہ عبارتیں ایسی صاف اورصریح ہیں کہ جن میں کوئی منصف بھی تامل اورتردد نہیں کرسکتا کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب سے بڑھ کر دنیا میں کوئی بھی تکفیر اہلِ اسلام کے بارہ میں احتیاط نہیں کرسکتا۔‘‘
>
> (تزکیۃ الخواطر، ص ۲)

دیوبندیو!! دیکھ لوتمہارا یہ جعلی وکذاب ’’ابنِ شیرِ خدا‘‘ کیسا کھلا اعتراف کرگیا اور کیسی صاف گواہی دے گیا.... تبھی تو کہتے ہیں کہ **الفضل ما شهدت به الاعداء**

اشدآء علی الکفار

دیوبندی علماء وجہلاء ایک غلط فہمی عوام الناس میں یہ بھی پھیلاتے رہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ میں شدت وسختی بہت تھی، حالانکہ سیرتِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے

واقفیت رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ آپ علیہ الرحمہ کی ذات آیتِ قرآن اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ کی عملی تفسیر تھی یعنی گستاخان خدا جل جلالہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور منکرینِ ضروریات دین پر جس قدر سخت و متشدد تھے اہلِ ایمان پر اس سے کہیں زیادہ نرم و مہربان تھے۔ یہ جواب تو ہوا اہلِ بصیرت کے لیے.... اب دیو کے بندوں کو بھی اس کے گھر کا آئینہ دکھا دیتے ہیں۔

چنانچہ تقویت الایمان کے متعلق ایک سوال کے جواب میں اشرفعلی لکھتا ہے:

''تقویت الایمان میں بعض الفاظ جو سخت واقع ہو گئے، تو اس زمانہ کی جہالت کا علاج تھا۔'' (امداد الفتاویٰ، جلد پنجم، ص ۳۸۹)

ہمارا بھی جواب یہی ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے شاتمان و گستاخانِ خدا و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ کی عملی تفسیر بن کر جو شدت و سختی فرمائی وہ ان بے غیرتوں کا علاج تھا، کیوں کہ اشرفعلی کہتا ہے:

''میرا تجربہ ہے کہ بلا سختی کے اصلاح نہیں ہو سکتی۔''

(ملفوظات حکیم الامت، جلد ۱۷، ص ۳۷)

علاوہ ازیں یوسف بنوری دیوبندی کہتا ہے:

''سلف صالحین میں بھی ایک جماعت کا یہی مسلک رہا ہے کہ دین میں کسی مفسدہ کے جب پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو بڑی شدت'' سے اس کی تردید فرماتے۔'' (سید محمد یوسف بنوری، ص ۶۴)

پس امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کی اشداء علی الکفار کو بنیاد بنا کر عوام کو متنفر کرنے کی سازش کرنا یا اس صفت کو معیوب سمجھنا اور غلط انداز سے بیان کرنا دیوبندیوں کی اپنے گھر سے بے خبری اور ان کی نہایت ہی اوچھی حرکت ہے۔ اور جن دیوبندیوں کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی شدت و سختی سے شکایت ہو وہ اپنے مولویوں کی کتابیں مثلاً تقویت الایمان، الشہاب الثاقب اور اپنے حکیم الامت تھانوی کی ملفوظات کو بھی ایک نظر دیکھ لیں۔ جن میں جا بجا اپنی شدت کا تذکرہ خود اشرفعلی نے کی ہے، یہ مختصر رسالہ طوالت کا متحمل نہیں ہے ورنہ متعدد حوالے اشرفعلی کے ملفوظات سے بھی پیش کر دیتا یہاں

بس ایک حوالہ پر اکتفا کرتا ہوں۔ اشرفعلی تھانوی اپنی بد خلقی و شدت کے بارے میں کہتا ہے:

’’میں بدخلق اور سخت مشہور ہوں۔‘‘ (ملفوظات حکیم الامت، جلد ۵، ص ۱۶۶)

اپنے مخالفین کے ساتھ دیوبندیوں کے برتاؤ

قارئین کرام!! کذاب ابونافع دیوبندی لکھتا ہے:

’’سچ یہ ہے کہ احمد رضا کا جس کسی سے اختلاف ہو جائے اسے کافر ہونے کا سرٹیفکیٹ دے دیتا تھا۔‘‘ (رضاخانیوں کی کفرسازیاں، ص ۲۶، حاشیہ)

اسی طرح دوسرا کذاب اعظم مرتضی دربھنگی لکھتا ہے:

’’خانصاحب نے اپنے تمام مخالفوں کو کافر کہا۔‘‘ (اشدالعذاب، ص ۱۳)

استغفراللہ!! اتنی بے باکی، بے غیرتی اور خوف خدا و احتسابِ آخرت سے آزاد ہو کر یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں کہ شیطان بھی سن کر دانتوں تلے انگلی دبا لے۔ حالانکہ متعدد علماء و مشائخ سے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا اختلاف رہا مگر ان کی تکفیر نہیں فرمائی جن میں سے چند حضرات کے نام بھی ابتدائی صفحات پر درج کر دیئے گئے ہیں۔ مگر کذاب و دجال دیوبندیوں کا کیا کیا جائے کہ جو جھوٹ پر جھوٹ بولنے کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے اور سچ نہ بولنے کی قسم کھائی ہے۔

خیر! آیئے ہم آپ کو دکھاتے ہیں کہ دیوبندی علماء اپنے مخالفین کا کیا حشر کرتے ہیں، اور کیسے آڑے ہاتھوں استقبال کرتے ہیں۔

چنانچہ دینِ دیوبندیہ کا ایک گروہ جسے مماتی کہتے ہیں اس کا مولوی لکھتا ہے کہ

’’قاضی مظہر صاحب کی شخصیت کو پہچاننے والے حضرات جانتے ہیں کہ حضرت موصوف تو انتہائی معمولی اور تاریخی امور میں بھی اپنے سے اختلاف کرنے والوں کو کبھی معاف نہیں کرتے۔ حتی کہ مفتی محمود صاحب سے تھوڑی ان بن بنی تو قاضی صاحب نے بطرز نقل مفتی محمود صاحب کو پاکستان کا خمینی نقل کیا۔ (اکابر کا باغی کون؟ ص ۲۰)

دیکھا آپ نے؟؟ انتہائی معمولی اختلاف پر دیوبندی قاضی نے اپنے ہی دیوبندی مفتی کو ’’خمینی‘‘ بنا دیا۔ یہ وہی قاضی مظہر ہے جس کے بارے میں عبدالرحیم چاریاری

دیو بندی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

''حضرت قاضی مظہر حسین کے بارے میں مفتی اسماعیل صاحب نے کہا کہ ''وہ چونکہ بس ہر کسی پر تنقید کرتے تھے، اس لیے ان کو دینی خدمات کی توفیق نہیں ملی'' اور یہ کہ میں ان کے مدرسے میں گیا تھا، وہاں کچھ بھی نہیں تھا، کتے بھونک رہے تھے ''انا للہ وانا الیہ راجعون''۔ (علمائے دیو بند کے خلاف سازشیں،ص ۲۱۱)

قارئین کرام! دیکھ لیں دیوبندیوں کی اپنی حالت کیا ہے.....اب عنایت اللہ شاہ بخاری کی بھی ملاحظہ کرلیں۔لکھتا ہے:

''کتاب استخلاف یزید کی بنا پر اس کے مصنف حضرت مولانا سید لعل شاہ صاحب بخاری مدعی پر اہلِ سنت سے خارج، نا قابل امامت اور شیعہ ہونے کا فتویٰ لگانا (جیسا کہ فریق ثانی مدعا علیہم کی کتاب القول السدید میں موجود ہے) صریح ناانصافی، خلاف عدل اور حدود شریعت اسلامیہ سے بے حد تجاوز ہے۔'' (استخلاف یزید،ص ۱۷۷)

لعل شاہ بخاری کو مزید تمغے دیوبندیوں کی جانب عطا کیے گئے۔ملاحظہ کریں۔

''حضرت مولانا سید لعل شاہ بخاری کو بے علم، ماؤف دماغ، انتہائی سوقیانہ حرکت کا مرتکب، مانند عوام کالانعام، نفسانی خواہش کا متبع، خبیث باطن، مانند ملحدین، بدباطن، نامعقول حرکت کے مرتکب متعصب جیسے سنگین مضمون اور صریح توہین آمیز الفاظ سے مشہور کرنا (جیسا کہ فریق ثانی مدعا علیہم کی کتاب القول السدید میں درج ہے) انتہائی زیادتی ہے۔اور کتاب استخلاف یزید کے مصنف حضرت مولانا سید لعل شاہ صاحب بخاری کی عزت وآبرو اور ان کی نیک شہرت کو شدید ترین مجروح کرنا ہے۔'' (ایضاً)

دیوبندیو! علمائے اہلسنت (بریلوی) کے اختلاف کو تو تم لوگ بڑے شوق سے

مزے لے لے کر پیش کرتے ہو؟ مگر اپنے گھر کا یہ گند نظر نہیں آتا؟ گھر والوں کی کارستانیاں دکھائی نہیں دیتی ہیں؟ دیوبندیوں کا ایک ''امامِ انقلاب'' مر کر مٹی میں مل گیا ہے جس کا نام عبیداللہ سندھی ہے، دیوبندیوں نے اپنے اس امامِ انقلاب کی دارالعلوم میں کیسی درگت بنائی اس سے شاید ہی کوئی پڑھا لکھا دیوبندی ناواقف ہو، اسی کے بارے میں سلیمان شاہجہان پوری لکھتا ہے:

''اربابِ اہتمام نے حضرت شیخ الہند کو اعتماد میں نہیں لیا، مولانا سندھی کے خلاف محاذ قائم کیا گیا، حضرت ہی کے بعض تلامذہ کو ان کے خلاف استعمال کیا، ان کے احتساب کے لیے ایک ایسے دن کا انتظار کیا، جب حضرت شیخ الہند دیوبند میں نہ ہوں، ان کے بعض خیالات کو کافرانہ اور انہیں واجب القتل قرار دیا، مولانا سندھی نے ان خیالات سے رجوع فرمالیا، توبہ کی، لیکن نہ ان کے رجوع کو قبول کیا، نہ توبہ تسلیم ہوئی۔ انہیں نہ صرف مدرسہ سے بے دخل کیا بلکہ دیوبند کی سرزمین کو ان پر تنگ کر دیا گیا اور دیوبند سے انہیں نکل جانے پر مجبور کیا۔''

(مولانا عبیداللہ سندھی اور ان کے چند معاصرین، ص ۷۰)

قارئین سوچتے ہوں گے کہ عبیداللہ سندھی کے ساتھ جب اس قدر ظلم وزیادتی اور تشدد کا معاملہ کیا گیا تو اس کا مطلب ہے کہ اس کا جرم بھی بہت بڑا ہوگا۔ اگر یہ سوچ رہے ہیں تو آپ غلط ہیں کیونکہ عبیداللہ سندھی نے کوئی نئی بات اپنی طرف سے گڑھ کر نہیں کی تھی بلکہ

''مولانا اخلاق حسین قاسمی کی تالیف محاسن موضح قرآن نظر سے گزری، مولانا موصوف نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے حوالے سے ٹھیک وہی بات لکھی ہے جس کی مولانا سندھی سے نسبت پر ان کے خلاف کفر کا فتویٰ لگایا گیا تھا۔'' (مولانا عبیداللہ سندھی اور ان کے چند معاصرین، ص ۷۰)

تو کیا... ہے کوئی جرأت مند دیوبندی جو عبیداللہ سندھی کو جس جوش وخروش کے ساتھ کافر قرار دیا گیا اور اس کے رجوع وتوبہ کو ناقابل قبول سمجھا گیا اسی ہمت وجرأت کے

ساتھ اخلاق حسین قاسمی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تکفیر کرے؟ اگر نہیں ...... تو محمود ندوی دیوبندی کا یہ فرمان ذہن نشیں کر لے کہ

''اگر کسی مسلمان کے اندر ایک وجہ کفر بھی پائی جا رہی ہے تو اس میں شک کرنے والا خود کافر ہو جائے گا۔'' (بریلویت کی خانہ تلاشی، ص ۱۳۴)

دیوبندیو! اب تمہارے پاس صرف دو ہی راستے ہیں اوّل: یہ کہ تم اقرار کرلو کہ عبیداللہ سندھی پر محض اختلاف کی بنیاد پر بے جا ظلم وتشدد کیے گئے، دوم: یا پھر اس کی تکفیر کے ساتھ اخلاق حسین قاسمی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو بھی کافر قرار دو، کیونکہ اس میں اگر شک کروگے تو تم خود کافر ہو جاؤ گے۔ اور مجھے یقین ہے تم آسان راستہ اختیار کرتے ہوئے یہی کہو گے کہ ہاں عبیداللہ سندھی کو ہی بلا وجہ ظلم وتشدد کا شکار بنایا گیا، تم نے اگر یہی تسلیم کرلیا تو پھر ہمارا مقصد برآیا اور ثابت ہو گیا کہ تم دیوبندی تکفیر کے باب میں نہایت ہی غیر محتاط وعجلت پسند ہو اور اپنے سے معمولی اختلاف کرنے والوں پر بے دریغ کفر کی تلوار چلا دیتے ہو اور اول درجے کے بداخلاق ہو حالانکہ تم دیوبندیوں کی بداخلاقی پر بھی ہمارے پاس بیسیوں حوالے موجود ہیں، جنھیں ہم ان شاء اللہ جل جلالہ دوسرے کسی رسالے میں پیش کریں گے۔

طاہر گیاوی کے متعلق عبیداللہ دیوبندی لکھتا ہے:

''گیاوی صاحب کی کتاب کے مندرجات تو دور کی بات صرف فہرست ہی دیکھ لی جائے تو معلوم چل جائے گا کہ اکابر اکابر کی رٹ لگانے والے اختلاف ہو جانے کی صورت میں سارا شرم ولحاظ اور مروت بالائے طاق رکھ کر خود اپنے اکابر کی کیسی مٹی پلید کرنے پر تل جاتے ہیں۔ (شہید کربلا اور کردار یزید کا علمی وتحقیقی جائزہ، ص ۲۳)

یہ تو تھے دیوبندیوں کے اپنے ہم مسلک، جن سے اختلاف ہوجانے پر یہ گل کھلائے گئے مگر دوسرے مسلک کا ہو تو پھر اس کا کیا حال کیا جاتا ہوگا اس کا اندازہ کرنا آپ کے لیے چنداں مشکل نہیں رہا۔

حرام زادہ، کتیہ کی اولاد، باؤلہ کتا، گدھا، خنزیر:

ہم یہاں صرف ایک کتاب کے چند حوالے پیش کرتے ہیں، محمود عالم صفدر دیوبندی اپنے رضاعی بھائی یعنی غیر مقلد وہابی (چونکہ دیوبندی مقلد وہابی ہیں) اہلِ حدیث کے بارے میں لکھتا ہے:

''غیر مقلد ایسے بے غیرت ہیں کہ بخاری، بخاری تو کہتے ہیں لیکن بخاری کے استاذ کو نہیں مانتے، جو اپنے دادا کو نہ مانے وہ حرام زادہ ہوتا ہے۔'' (انوارات صفدر، ص ۴۰)

''امام کی مخالفت کرنے والے غیر مقلد کو گدھا، کتا، خنزیر تک کہا گیا ہے۔'' (انوارات صفدر، ص ۲۳)

اور ایک مقام پر یہی دیوبندی لکھتا ہے:

''غیر مقلدین باؤلہ کتا ہے کہ جن کا کھاتا ہے ان کو بھونکتا بھی ہے۔''

(انوارات صفدر، ص ۷۹)

''غیر مقلدین کتیہ کی اولاد ہیں۔'' (انوارات صفدر، ص ۱۱۹)

یاد رہے کہ دیوبندی مفتی کا فتویٰ ہے:

''غیر مقلدین کے خلاف کانفرنسیں ہو رہی ہیں، زبانی اور تحریری طور پر ان کو کھلم کھلا فرقۂ باطلہ کہا جا رہا ہے۔'' (فتاویٰ قاسمیہ، جلد ۲، ص ۲۸۲)

غیر مقلد اہلِ سنت والجماعت سے خارج ہیں'' (ایضاً، ص ۲۷۹)

یہ اور بات ہے کہ باوجود اس کے بعض مفتیانِ دینِ دیوبندیت ان اہلِ حدیث کو اہلِ سنت والجماعت میں داخل مانتے ہیں۔

تمام بریلوی مولوی اور پیر کافر ہیں

امامِ اہلِ بدعت سرفراز گکھڑوی کے تلمیذ رشید احمد کے حوالے سے گالی باز و خائن دیوبندی ساجد نقشبندی لکھتا ہے:

''میں نے ایک بار حضرت امام اہل السنۃ سے پوچھا کہ بریلویوں کا کیا

حکم ہے؟ ہمیں ان کے بارے میں کیا نظریہ رکھنا چاہیے؟ تو فرمایا: ان کے مولوی اور اور پیر قسم کے لوگ تو کفریہ عقائد کی وجہ سے پکے کافر اور مشرک ہیں۔'' (دفاع اہل السنۃ والجماعۃ، جلد اوّل، ص ۴۷)

تو کیا **....** ہے کوئی دیوبندی ؟ جو اس تحریر کے پیشِ نظر اپنے امام اہلِ بدعت سرفراز کو مکفر المسلمین کہنے کی جرأت کرے؟ کیونکہ سرفراز نے تمام بریلوی مولوی اور پیر کو کافر کہا ہے تو انصاف کا تقاضہ ہے کہ جب چند علمائے دیوبند کی ان کے کفریہ عقائد و عبارات کی بنا پر تکفیر کرنے پر امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت کو مکفر المسلمین کہتے ہو تو سرفراز نے تو تمام کو کافر کہا ہے لہذا انصاف پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے سرفراز اور اس کے ہم خیال دیوبندیوں کو بھی ''مکفر المسلمین کہہ کر دکھاؤ؟

تکفیر میں عجلت دیوبندیوں کی خصلت

جی ہاں! تکفیر بازی و کافر سازی میں عجلت ان بدعتی دیوبندیوں کی خصلت ہے البتہ بسا اوقات اپنا سمجھ کر خاموش بھی ہو جانا اور غیر سمجھ کر فوراً کافر قرار دے دینا یہ ان کی فطری علامت ہے۔ مگر پہلے دیوبندیوں کا دعویٰ کیا ہے یہ بھی جان لیں، عاشق الٰہی دیوبندی لکھتا ہے:

''تکفیر کے مسئلہ میں اکابر دیوبند سے بڑھ کر کسی کو محتاط نہیں دیکھا۔''

(زبان کی حفاظت، ص ۸۲)

عاشق الٰہی دیوبندی کی اس بات میں کتنی سچائی ہے اس کے لیے اسماعیل کی تقویۃ الایمان، رشید احمد کی فتاویٰ رشیدیہ، غلام اللہ خان کی تفسیر جواہر القرآن اور حسین احمد ٹانڈوی کی الشہاب الثاقب دیکھ لیں پتہ چل جائے گا۔ مگر یہاں بھی چند حوالے پیش ہیں ملاحظہ فرمائیں، ایک دیوبندی لکھتا ہے:

''ایک مرتبہ ایک استفتاء آیا۔ سوال یہ تھا کہ ایک مسجد تعمیر کی جا رہی تھی۔ ایک شخص کا مکان اس کے متصل تھا۔ وہ اس کی توسیع میں حائل ہوتا تھا۔ مالکِ مکان سے کہا گیا کہ اپنے مکان میں سے تھوڑا سا حصہ مسجد کو دے دے۔ اس نے مسجد کی شان میں نامناسب الفاظ کہے۔

آیا وہ شخص کافر ہوا یا نہیں؟" (الجمعیہ نئی دہلی، مفتی اعظم نمبر، ص ۱۱۱)

اس استفتاء سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دیوبندی کیسے اپنے مخالف کو کافر بنانے کے متمنی ہوتے ہیں؟ اب اس کا جواب ملاحظہ کریں:

"مولوی محمد فاروق صاحب نے اس کا جواب لکھا کہ چونکہ مسجد شعائر اللہ میں سے ہے اور شعائر اللہ کی توہین کفر ہے لہٰذا وہ شخص کافر ہو گیا۔" (ایضاً)

قارئین کرام!! دیکھا آپ نے؟ جیسا سائل چاہتا تھا ویسا ہی فتویٰ فاروق دیوبندی نے دے دیا۔ غالباً ایسے ہی دیوبندی مفتیوں کو دیکھ کر اس کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی نے کہا تھا:

"علماء سلف پر خشیت غالب تھی۔ ذرا بھی شبہ ہوتا تھا وہ فتویٰ نہیں دیتے تھے آج کل خشیت کی کمی ہے کمی کیا قریب قریب مفقود کے ہے جیسے چاہو دلوالو۔ الا ما شاء اللہ" (ملفوظات حکیم الامت، جلد ۷، ص ۵۰)

تعجب ہے کہ علمائے دیوبند کی اپنی حالت تو یہ ہے مگر ہدفِ تنقید و ملامت بناتے ہیں علمائے اہلسنت وجماعت (بریلوی) کو ...... قارئین کرام! اس فتویٰ کے بعد آگے کیا ہوا؟ ملاحظہ فرمالیں:

"جواب دیکھ کر حضرت (کفایت اللہ دہلوی.... از ناقل) نے فرمایا کہ ابھی سے تم نے کافر سازی شروع کردی۔ مفتی بن جاؤ گے تو کیا کرو گے۔" (ایضاً)

دیکھ لیا دیوبندیوں کے "مولوی فاروق صاحب" کی ذہنیت اور مبلغ علم؟ ایسے میں امام اہلِ بدعت سرفراز گکھڑوی کا بیان کردہ یہ واقعہ بھی قابلِ ذکر ہے، یہ امامِ اہلِ بدعت سرفراز لکھتا ہے:

"ہمارے زمانہ میں ایک ساتھی محمد فاروق صاحب ہزاروی پڑھتے اور ایک مسجد میں امامت بھی کراتے تھے، پڑھائی میں بہت کمزور تھے مگر خوش مزاج تھے۔ ساتھی ان کو مفتی محمد فاروق کہتے تھے، ایک دفعہ شام

کے کھانے میں ان کا انتظار ہو رہا تھا، مہمان بھی آئے ہوئے تھے تو
ساتھی کہنے لگے کہ مفتی محمد فاروق نے دیر کر دی ہے کچھ دیر بعد وہ آئے
تو مہمان ان سے پوچھنے لگا کہ حضرت آپ نے مفتی کا کورس کیا ہوا
ہے۔تو وہ کہنے لگے نہیں بلکہ میں تو قطبی اور شرح ملا جامی پڑھتا ہوں۔
اس پر مہمان کہنے لگا پھر آپ کو یہ لوگ مفتی کیوں کہتے ہیں تو وہ کہنے
لگے کہ میں پڑھتا تو ہوں نہیں مفت میں مدرسے کی روٹیاں کھاتا ہوں
اس لیے مفتی ہوں۔'' (ایضاحِ سنت، ص ۱۰)

قارئین کرام! غور فرمائیں ..... جس خود ساختہ ''دین'' میں مفت کی روٹیاں کھانے والے ''مفتی'' کہے جاتے ہوں، اس کے مفتی تو ایسے ہی ہوں گے نا جو بات بات پر کافرسازی کو انجام دیں؟؟ اور اپنے ''دین'' دھرم کا بیڑا غرق کریں؟؟؟

ایک اور نمونہ دیکھیں، حکیم الامتِ دینِ دیوبندیت اشرفعلی تھانوی کہتا ہے:

''مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ
حضرت میرا یہ کام کر دیجئے، شاہ صاحب نے فوراً حکم دیا کہ نکالو اس
مشرک کو یہ مجھ سے کہتا ہے کہ میرا کام کر دیجئے، ارے کیا تیرا کام کر دینا
میرے اختیار میں ہے۔'' (مواعظ اشرفیہ، جلد ۲، ص ۱۳)

دیوبندیو! بتاؤ..... ''میرا کام کر دیجئے'' صرف اتنا ہی کہہ دینے سے اگر بندہ مشرک ہو جاتا ہے تو دنیا میں کون اس شرک سے محفوظ ہے؟ اور کون مسلمان باقی رہ جاتا ہے؟ تو کیا کبھی اپنے گھر کے ان عقل مندوں کو بھی ''مکفر المسلمین'' کہو گے؟

یہی نہیں بلکہ محمود حسن دیوبندی کہتا ہے:

''ایک طالبِ علم نے (جو دارالعلوم دیوبند میں مدرس ہو گئے ہیں)
کتاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ کیا میں یہ کتاب دیکھ سکتا
ہوں؟ تو ارشاد فرمایا کہ تمہارے امکان کو میں کیا جانوں پھر فرمایا کہ
یہ ''سکنے'' کا طریق نصاریٰ کا طریق ہے جیسا کہ آیت کریمہ **ھل**

يستطيع ربك ان ينزل علينا مائدة من السمآء (کیا آپ کا رب آسمان سے مائدہ نازل کرسکتا ہے) سے معلوم ہوتا ہے اس کے بعد اس کے سوال پر فرمایا کہ یہ کہتے کیا اس کتاب کو دیکھ لوں کیا اس کتاب کے دیکھنے کی اجازت ہے۔" (ملفوظات فقیہ الامت، جلد ا، ص ٦٢)

اور رفعت قاسمی تو یہاں تک لکھ مارا کہ

"علماء کے ہاتھوں کو چومنا بالاتفاق حرام اور کبیرہ گناہ ہے، بلکہ بعض فقہاء نے اس میں کفر کا حکم بھی دیا ہے۔" (مسائلِ شرک وبدعت، ص ۴٦)

بات بات پر کافر بنانے کی ایسی "لت" بھلا دیوبندیوں کے علاوہ اور کس میں نظر آسکتی ہے؟ سرِ دست اشرفعلی تھانوی کی زبانی ایک اور واقعہ ملاحظہ کریں، کہتا ہے:

"ایک ولایتی طالبِ علم مولوی صاحب پر خفا ہوئے اور کہا کہ "تم کافر ہو" مولانا صاحب نے فرمایا کہ بھائی جب میں کافر ہوں تو مجھ سے پڑھتے کیوں ہو ان ولایتی نے جواب دیا کہ فن سیکھنے میں کچھ حرج نہیں۔"

(ملفوظات حکیم الامت، جلد ۱۸، ص ۱۱۰)

دیوبندیوں کی ان ہی خباثت قلبی، بے راہ روی اور کفر سازی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عاشق الٰہی دیوبندی کو بھی لکھنا پڑا کہ

"آج کل ذراسی بات میں ایک دوسرے کو کافر کہہ دیا جاتا ہے جہاں تھوڑا سا مسلک کا اختلاف ہوا یا سیاسی طور پر کوئی مخالفت ہوئی فوراً اپنے مخالف کو کفر کے بندوق سے داغ دیا جاتا ہے اور غصہ کے جنون میں آپس میں ایک دوسرے کو کافر یا اللہ کے دشمن کہہ دیتے ہیں۔"

(زبان کی حفاظت، ص ۸۲)

اپنوں کے کفر پر خاموشی

عبدالرحمٰن دیوبندی لکھتا ہے:

"بعض تبلیغی بزرگ تو صرف اہمیت ہی نہیں دیتے بلکہ قتال فی سبیل اللہ

سے اپنے کارکنوں کو متنفر کردیتے ہیں جو صریحاً کفر کے زمرے میں آتا ہے اللہ تعالیٰ کے صریح احکام سے متنفر کرنا کفر نہیں تو پھر کیا ہوگا۔“

(سنگین فتنہ،ص ۳۹)

نیز عبدالرحمٰن دیوبندی لکھتا ہے:

”قرآن کے ایک صریح حکم کے خلاف ذہن سازی کر کے تبلیغی جماعت کہلائے ہاں کفر کی تبلیغی جماعت کہہ سکتے ہیں“ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرض کردہ حکم کے خلاف تو کفر ہی ہوسکتا ہے۔“ (کشف الغطاء،ص ۸۱)

ایک اور دیوبندی کا یہ انکشاف دیکھیں، لکھتا ہے:

”طویل عرصہ تک تبلیغی جماعت کا ہمدرد اور دفاع کرنے والے کا ذرا جماعت کے بارے (میں) یہ تبصرہ ملاحظہ فرمائیں: ہماری حکومتیں اور روشن خیال طبقے اپنے انداز سے کفر کی پشتبانی (حمایت، مدد) کرتے ہیں اور اسلام کے یہ احمق دوست (تبلیغی) ان سے بڑھ کر ایک خطرناک انداز سے کفر کی آبیاری کررہے ہیں۔“ (سنگین فتنہ،ص ۲۲)

قارئین کرام!! ان عبارات سے صاف ہوگیا کہ تبلیغی جماعت کا کام اللہ تعالیٰ کے صریح احکام سے متنفر کرنا ہے جو کہ کفر ہے، اس لیے اسے کفر کی تبلیغی جماعت کہہ سکتے ہیں ”اور یہ تبلیغی جماعت ایک خطرناک انداز سے کفر کی آبیاری کررہے ہیں“ باوجود اس کے علمائے دیوبند خاموش ہیں؟ آخر کیوں؟ اس کا جواب دیتے ہوئے دیوبندی مفتی لکھتا ہے:

”ان تبلیغیوں کو اپنا سمجھ کر علماء خاموش ہیں ورنہ کفر کا فتویٰ کب کا دے دیا ہوتا۔“

(تبلیغ اور تحریف علماء حق کی نظر میں،ص ۷)

دوسری کتاب میں اسی مفتی کی تحریر میں ہے:

”جن خلافِ شریعت باتوں کی آج تبلیغ ہورہی ہے اگر یہ باتیں دوسرے مسلک کے لوگ کرتے تو کب کے ہمارے علماء حضرات نے کفر کا فتویٰ دے دیا ہوتا مگر ان تبلیغیوں کو اپنا سمجھ کر یہ خاموش ہیں۔“ (سنگین فتنہ،

ص۵۶)

دیکھ لیا آپ نے علمائے دیوبند کی دیانت و دین داری کی حقیقت؟ اپنا سمجھ کر ان کے علماء خاموش ہیں ورنہ دوسرے مسلک کا ہوتا تو کب کا کفر کا فتویٰ دے دیا ہوتا۔

لاحول ولاقوۃ..... دیوبندیوں کی انہیں خصلت وفطرت کی وجہ سے ابوبکر جابر قاسمی کو اپنی کتاب میں لکھنا پڑا کہ :

''اپنوں کی خامی بھی خوبی نظر آتی ہے، غیروں کی خوبی بھی خامی نظر آتی ہے، ان کے تنکوں پر نظر ہے، لیکن اپنے بموں سے چشم پوشی کی جاتی ہے۔'' (تیری رہبری کا سوال ہے، ص ۱۴)

دوسرے مسلک کا سمجھ کر دیوبندی علماء نے اپنے ہی مولوی کا کیا حشر کیا اب یہ بھی ملاحظہ کرتے چلیں۔

غیر سمجھ کر اپنے کی تکفیر کر ڈالی

غیر سمجھ کر اپنے دیوبندیوں ہی کی تکفیر کرنے کے ضمن میں ابوعکاشہ رحمٰن دیوبندی کی کتاب کی یہ تحریر دیکھنے کے قابل ہے، لکھتا ہے کہ

''اب ہم آپ کو یہ بتادیں کہ ماہنامہ ''دارالعلوم'' کے قلم کاروں کو اگر جنید وغزالی یا امام ابوحنیفہ کی بھی کسی عبارت کے متعلق غلطی سے یقین ہو جائے کہ مولانا مودودی کی ہے تو اس کے مفہوم اور تعبیرات کو وہ الحادو زندقہ اور خروج واعتزال کی حدوں سے ملانے کی سعی کریں گے اور خوش ہوں گے کہ قوم کی بڑی خدمت انجام دی ہے!'' (تاریخ کے قاتل، ص ۶۳۴)

جی ہاں! ایوانِ دیوبندیت میں دیانت کا جس بے دردی کے ساتھ قتل کیا جاتا ہے اس کی مثال کہیں اور مل پانا مشکل ہے، اس بددیانتی کا خمیازہ کسے بھگتنا پڑا یہ بھی جان لیجئے چنانچہ یہی دیوبندی لکھتا ہے:

''مولانا قاسم کی عبارت محض اس تصور سے مردود و کافرانہ بن گئی کہ یہ جماعت اسلامی کے کسی فرد کی ہوگی'' (تاریخ کے قاتل، ص ۵۱۱)

نیز لکھتا ہے:

''چنانچہ اس اندھی سعادت مندی کا نتیجہ آپ نے دیکھا کہ مولانا محمد قاسم کی عبارت کو مولانا مودودی کی سمجھ کر ان لوگوں نے نہ صرف کفر کا فتویٰ دیا، بلکہ دل کا کینہ ظاہر کرتے ہوئے نعوذ باللہ مرحوم و مغفور کا نکاح بھی فاسد کر دیا۔'' (تاریخ کے قاتل، ص ۱۳۶)

قاسم نانوتوی کی تکفیر کے متعلق مختصر تفصیل راقم نے اپنے رسالہ ''اپنے اکابر کے باغی دیوبندی'' میں بھی کیا ہے، اسے ہی یہاں پیش کر دیتا ہوں۔

قاسم نانوتوی کو مفتیان دیوبند نے اہلسنت والجماعت سے خارج اور کافر کیوں ٹھہرایا؟ اس کا پس منظر کیا ہے؟ اس کا ذکر کرتے ہوئے عامر عثمانی لکھتا ہے کہ

''کسی نے حضرت مولانا قاسم کی چند سطریں ان کی کتاب تصفیۃ العقائد سے نقل کر کے دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کو بھیجیں اور پوچھا کہ ان سطروں کے لکھنے والے کے بارے میں آنجناب کا شرعی فیصلہ کیا ہے؟''

(ماہنامہ تجلی دیوبند، اپریل ۵۲ء، ص ۱۰)

مگر ان سطروں کے یا کتاب کے لکھنے والے کا نام پوشیدہ رکھا گیا۔ مفتیانِ دارالعلوم دیوبند نے منقولہ عبارت کو بقول عامر عثمانی، جماعت اسلامی کے کسی فرد کی عبارت سمجھ کر شرعی فیصلہ یہ دیا کہ

''ایسے عقیدہ والا کافر ہے، جب تک وہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کرے۔'' (ماہنامہ تجلی دیوبند، اپریل ۵۲ء، ص ۱۰)

اس فتویٰ کے بعد کیا کیا گل کھلے، کتنے شور شرابے ہوئے اور کیسی کیسی ہنگامہ آرائی کی گئی اس سے صرف نظر کرتے ہوئے دیوبندیوں کی اکابر پرستی کی ایک زندہ جاوید تصویر ملاحظہ کریں عامر عثمانی لکھتا ہے کہ

''نہ ہم ایک منٹ کو بھی یہ تصور کر سکتے ہیں کہ حضرت مولانا قاسم کے قلم سے ایسی بات نکل سکتی ہے جو قرآن وسنت کے سراسر خلاف ہو۔

مضمون نگار اور ہمارا بالیقین یہی خیال اور فیصلہ ہے کہ غلطی فتوی دینے والوں کی ہے۔'' (ایضاً،ص ۱۰)

دیکھ لیا تماشہ؟ فتوی دینے والا غلط ہے مگر ان اکابر پرست دیوبندیوں کے نزدیک قاسم نانوتوی غلط نہیں ہوسکتا۔ بلکہ ایک منٹ کے لیے بھی تصور نہیں کر سکتے، یہ اکابر پرستی نہیں تو پھر اور کیا ہے؟'' (اپنے اکابر کے باغی دیوبندی،ص ۱۵)

لاحول ولاقوۃ.......... قارئین کرام! مولوی پرستی پر ایک اور حوالہ ملاحظہ کریں، ایک دیوبندی اپنے مضمون میں مکی حجازی دیوبندی کے متعلق لکھتا ہے:

''حال ہی میں مولانا طارق جمیل صاحب نے ایک بیان میں حضرت یوسف علیہ السلام سے متعلق ایسی بات کہی جو توہین کے زمرے میں آتی ہے۔اس پر بہت سے علماء نے تنقید فرمائی۔ایک سوال کے ذریعہ بغیر نام لیے مولانا طارق جمیل صاحب کی بات مولانا مکی حجازی صاحب کے سامنے رکھی گئی تو مکی صاحب نے دل کھول کر اس کو کفر قرار دیا لیکن جب مکی صاحب کو پتہ چلا کہ اس کے قائل مولانا طارق جمیل صاحب ہیں تو پھر مکی صاحب نے تساہل اختیار کرلیا۔'' (مجلہ صفدر،مئی جون ۲۰۲۰،ص ۲۲)

المختصر یہ کہ دیوبندیوں کا اپنا پرایا دیکھ کر فتویٰ دینا مسندِ افتاء کے وقار کو مجروح کرنا اور صداقت و دیانت کا جنازہ نکالنا نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟ اب بولیے... **اللّٰھم احفظنا من فتنۃ الدیوبندیہ۔**

اور اب ورق پلٹیے اور دیکھیے دیوبندیوں کی کفرسازیاں:

(۱) شبلی نعمانی سب سے بڑا کافر

اشرفعلی تھانوی کہتا ہے:

''آج کل بعض نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت میں کتاب لکھی ہے ''سیرۃ النبی'' اس کا نام ہے (مولوی شبلی نعمانی کی تصنیف ہے) اور آپ کو جامع اوصاف کمالات قرار دے کر اس کو آڑ بنایا ہے دوسرے

انبیاء کرام کی توہین کا۔ آپ کے تو کمالات ظاہر کیے ہیں اور دوسرے انبیاء پر حملہ کیا ہے۔ ان کی تنقیص کی ہے۔ لکھتے ہیں کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سیاست تھی، حکومت تھی، ترحم تھا، باقی انبیاء علیہم السلام میں سے کسی میں سیاست نہ تھی کسی میں ترحم نہ تھا کسی میں یہ صفت نہ تھی کسی میں وہ صفت نہ تھی۔ گویا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تو اپنے نزدیک مدح کی اور دوسرے انبیاء کی تنقیص۔'' (اشرف الجواب، ص ۱۴۰)

آگے اشرفعلی کہتا ہے:

''میرے سامنے یہ کتاب لائی گئی۔ کاغذ اس کا نہایت عمدہ قیمتی، خط نہایت نفیس پر رونق، ظاہر تو اس کا ایسا اور اندر اس میں یہ خرافات بھری ہیں کہ نوح علیہ السلام میں ترحم نہ تھا عیسیٰ علیہ السلام میں سیاست نہ تھی۔ کس قدر بے ادبی کی انبیاء علیہم السلام کی شان میں۔''

(اشرف الجواب، ص ۱۴۰، ۱۴۱)

معلوم ہوا کہ شبلی نعمانی دیوبندی نے جو کتاب ''سیرۃ النبی'' لکھی ہے اس میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بے ادبی اور ان کی توہین کی گئی ہے۔ جبکہ ''دینِ دیوبندیت'' کے امام العصر انور کشمیری کا فتویٰ ہے:

''انبیاء علیہم السلام کی عیب چینی اور ان کی تنقیص و توہین سراسر کفر بلکہ سب سے بڑا کفر ہے۔'' (اکفار الملحدین، ص ۲۱۳)

اور اس طرح شبلی نعمانی دیوبندی نے ''سب سے بڑے کافر'' کا خطاب حاصل کیا۔ نور محمد مظاہری دیوبندی تجانبِ اہلِ سنت کے حوالے سے اسی شبلی نعمانی کی تکفیر نقل کر کے اس ''سب سے بڑے کافر'' کی شان بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''علامہ موصوف ان مشاہیر اسلام میں سے تھے جن کی اسلامی خدمات پر دنیائے اسلام نے خراج تحسین و نذرِ عقیدت پیش کر کے ان کے کمال ایمان پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ نہ صرف دار العلوم ندوہ اور

دار المصنفین اعظم گڑھ ہی کے اسلامی کارنامے ان کی ایمانی زندگی کے زریں شاہکار ہیں بلکہ بہ ذاتِ خود ان کی بیش بہا اسلامی تصنیفات خصوصیت سے سیرت النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کے ایمان و اسلام کا حسن و جمال'' ہے، لیکن افسوس کہ علامہ نعمانی جیسے مشہور خادم دین وملت کے ''ایمانی کمالات'' پر رضا خانیوں نے اپنے کفر و ارتداد کا کالا تیل پھیر دیا ہے۔'' (رضا خانیوں کی کفر سازیاں، ص۱۵۶، ۱۵۷)

دیوبندیو! بالخصوص نور محمد مظاہری کذاب! جس کتاب ''سیرت النبی'' (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تم نے شبلی نعمانی کے لیے ایمان و اسلام کا حسن و جمال قرار دیا ہے اسی کتاب میں بقول اشرفعلی انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی شان میں کی گئی ''بے ادبی اور ''تنقیص'' نے تمہارے شبلی نعمانی کے ایمان و اسلام کو بے حسن و بے جمال بنا کر اس شبلی نعمانی کو ''سب سے بڑا کافر'' بنانے کا کام کیا ہے۔ اور ذہن نشیں رہے کہ ان بے ادبی و تنقیص شانِ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی نشاندہی کرنے والا کوئی بریلوی نہیں بلکہ تمہارے رشید و قاسم کے قائم کردہ ''دینِ دیوبندیت'' کا مجدد ملت اور حکیم الامت ہے۔ تو ہمت کر کے ذرا اس پر بھی بھونک کر دکھاؤ؟

(۲) شبلی، حمید الدین اور ان کے تمام متعلقین کافر و زندیق

عبد الماجد دریابادی دیوبندی لکھتا ہے:

''مولانا تھانوی کا فتویٰ شائع ہو گیا ہے۔ مولانا شبلی اور مولانا حمید الدین کافر ہیں، اور چونکہ مدرسہ ان ہی دونوں کا مشن ہے، اس لیے مدرسۃ الاصلاح مدرسۂ کفر و زندقہ ہے اور اس کے تمام متعلقین کافر و زندیق ہیں، یہاں تک کہ جو علماء اس مدرسہ کے جلسوں میں شرکت کریں وہ بھی ملحد و بے دین ہیں۔'' (حکیم الامت، ص ۴۱۸)

دیوبندیو! دیکھ لو...... تمہارے ان دونوں مولویوں کے کفر کے بعد اس کا مدرسہ بھی کفر و زندقہ اور ان دونوں کے متعلقین بھی کافر و زندیق حتی کہ جو علماء ان کے جلسوں میں

شرکت کریں وہ بھی ملحد و بے دین۔ یہاں ان جاہل دیو کے بندوں کے لیے سامانِ عبرت ہے جو عوام الناس میں غلط فہمیاں پھیلاتے ہیں اور شیطان کی طرح لوگوں کے دلوں میں شکوک وشبہات ڈال کر ورغلاتے پھرتے ہیں یہ کہہ کر کہ

بریلوی علماء حضرات دیوبندیوں کی مجالس و مساجد میں جانے سے لوگوں کو روکتے ہیں حالانکہ وہاں تو اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہی باتیں ہوتی ہیں۔ بریلوی علماء حضرات کا ایسا کرنا غلط ہے۔ ایسی بچکانہ اور جہالت آمیز باتیں عوام الناس میں علمائے اہلسنت کے خلاف غلط فہمی پھیلانے والے ہوش کے ناخون لیں اور اپنے گھر کے اس فتویٰ سے عبرت حاصل کریں اور اس فتویٰ سے یہ بات خوب اچھی طرح سے سمجھ لیں کہ جب کوئی کافر ہوتا ہے تو اس کا مدرسہ مدرسۂ کفر و زندقہ ہوجاتا ہے، اس کے تمام متعلقین بھی کافر و زندیق ہوجاتے ہیں اور اس مدرسہ کے جلسے میں شرکت کرنے والے علماء بھی ملحد و بے دین ہوجاتے ہیں۔ اور یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ تمہارے ''دینِ دیوبندیت'' کے حکیم الامت کا فتویٰ ہے۔ اور جب ایک ساتھ اتنے لوگوں کو اشرفعلی نے کافر، ملحد اور زندیق قرار دیا ہے تو اب دیوبندیوں کو چاہیے کہ انصاف کا مظاہرہ کرتے ہوئے اشرفعلی کو بھی ''تکفیری'' اور ''مکفر المسلمین'' کہے اور لکھے۔ مگر دیوبندی علما وعوام مر کر مٹی میں مل تو سکتے ہیں مگر یہاں انصاف کو ہاتھ تک نہیں لگائیں گے اور اپنے حکیم الامت کو ''تکفیری'' کہیں گے نہ ''مکفر المسلمین''۔ کیوں کہ دیوبندی اوّل درجے کے مولوی پرست ہوتے ہیں۔

(۳) مناظر احسن، حسین احمد سمیت علماء ندوہ و دیوبند کفر کی زد میں

یہی عبد الماجد دریابادی دیوبندی لکھتا ہے:

> ''تکفیر کی زد میں میرا تو خیر ذکر ہی کیا، مولانا سلیمان مولانا مناظر احسن، حضرت مولانا حسین احمد، تمام علماء ندوہ اور بہت سے علماء دیوبند سب ہی آرہے ہیں'' (حکیم الامت، ص ۴۲۹)

فیصلہ دیوبندی ذریت خود کرلے کہ فتویٰ دینے والے کو ''مکفر المسلمین کا تمغہ دینا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں۔۔ تو کیوں؟

(۴)ابوالکلام آزاد ملحد و زندیق و عبیداللہ سندھی کافر

اسامہ مدنی دیوبندی لکھتا ہے:

''ہمارے اکابر علمائے دیوبند میں سے محدث العصر حضرت اقدس مولانا علامہ محمد یوسف بنوری یتیمۃ البیان'' میں امام الھند حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کو ملحد و زندیق لکھا ہے اور عقیدہ نزول مسیح علیہ السلام'' میں امام انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھی کو نزول مسیح کا منکر لکھا ہے۔''

(شواہدات بجواب نوازشات، ص ۳۰)

اور نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منکر پر کیا حکم عائد ہوتا ہے؟ دارالعلوم دیوبند کے آن لائن فتاویٰ سائٹ پر اس کا جواب موجود ہے کہ

''جواب نمبر:166299

بسم اللہ الرحمن الرحیم

1440/sd=3/219-Fatwa:182

(۱) قرب قیامت حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول کا عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے، اس کا انکار کرنا کفر ہے، جو شخص ایسا ہو، وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔''

اس کے علاوہ بھی دارالعلوم میں عبیداللہ سندھی کی تکفیر کی گئی جسے آپ نے گزشتہ صفحات پر ملاحظہ فرمایا لیا ہے۔ دیوبندیو! تمہارے امام الہند ابوالکلام آزاد کو ملحد و زندیق کہنے والا اور عبیداللہ سندھی کو کافر کہنے والا کوئی بریلوی نہیں بلکہ دیوبندی ہی ہے۔ تو کیا اب ان کو بھی کچھ کہو گے یا تمہاری لمبی زبانیں بریلویوں کے لیے ہی وقف ہیں؟

(۵) اسماعیل دہلوی اور مناظر گیلانی کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج

دیوبندیوں کا مفتی نجم الحسن لکھتا ہے:

''اگر کوئی شخص اللہ رب العزت کے لیے مخصوص مکان ثابت کرے اور اس کا اعتقاد رکھے تو وہ کافر ہے۔ اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے چاہے یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالی عرش پر ہیں یا آسمان پر ہیں یا اس

کے علاوہ کسی اور جگہ۔'' (نجم الفتاویٰ، اوّل، ص ۱۰۵)

جبکہ اسماعیل قتیل نے اپنی کتاب ''عبقات'' میں جس کا ترجمہ مناظر احسن گیلانی نے کیا ہے لکھتا ہے :

''اس رب سے جو عرش پر جلوہ فرما ہیں۔'' (عبقات، مترجم، ص ۴۱۸)

ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

''اسی خدا کی طرف دعوت دی جو عرش پر مستوی ہے۔'' (ایضاً ص ۴۲۹)

اور بدکردار الیاس گھمن دیوبندی کا پیر حکیم محمد اختر کہتا ہے:

''جو کرتا ہے تو چھپ کے اہلِ جہاں سے
کوئی دیکھتا ہے تجھے آسماں سے''

(منازل سلوک، ۲۶)

اس طرح دیوبندیو! تمہارا امام الطائفہ اسماعیل قتیل، مناظر احسن گیلانی اور الیاس گھمن کا پیر حکیم اختر دیوبندی اپنے ہی گھر کے مفتی کے فتوے سے کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہو گئے۔ ابھی اور کافروں کو ملاحظہ فرمائیں۔

متعدد دیوبندی مفتیوں کی مصدقہ کتاب میں عبدالشکور قاسمی لکھتا ہے:

''یہ کہنا بھی کفر ہے کہ'' (میرا حامی و مددگار) آسمان پر اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور زمین پر فلاں شخص ہے۔'' (کفریہ الفاظ اور ان کے احکامات، ص ۴۱)

جبکہ یوبندیوں کا شیخ التفسیر احمد علی لاہوری کہتا ہے:

''شریعت کے مالک آسمان پر اللہ تعالیٰ اور زمین پر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''

(ملفوظات احمد علی، ص ۸۸)

دیکھ لیں.... کافروں کی قطار میں ایک اور دیوبندی احمد علی لاہوری بھی آ چکا ہے۔

نیز عبدالشکور قاسمی لکھتا ہے:

''اکثر علماء کے نزدیک یہ کہنا بھی کفر ہے کہ'' اللہ تعالیٰ آسمان پر سے نیچے دیکھ رہا ہے'' یا صرف یہ کہا کہ'' اللہ آسمان پر سے دیکھ رہا ہے'' یا یہ

کہا کہ ''اللہ عرش پر سے دیکھ رہا ہے۔''

(کفریہ الفاظ اوران کے احکامات، ص ۴۱)

جبکہ حکیم اختر اپنے دیوبندی خواجہ کا قول شفیع دیوبندی کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے کہتا ہے کہ

''جیسے چھوٹے بچے ابا کے سامنے ہنس رہے ہوں تو ابا خوش ہوتے ہیں اسی طرح اللہ والے جب ہنستے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمان پر خوش ہورہے ہیں۔'' (منازلِ سلوک، ص ۴۱)

کافروں کی فہرست مزید طویل کرنے کے لیے دیوبندی خواجہ اور شفیع دیوبندی بھی صف بستہ ہوچکے ہیں۔ یادرہے دیوبندیو! کہ تمہارے محمود حسن گنگوہی کا فرمان ہے:

''ہم نے داروغہ سے کہا کہ آپ نے کبھی شکار تو کھیلا ہوگا؟ اس نے کہا جی ہاں میں نے کہا ہرن کے نشانہ اس کے دم پہ لگاتے ہیں یا سر پر؟ کہا سر پر کیونکہ سر پر گولی لگنے سے دم تو خود بخود شکار ہوجائے گی، میں نے کہا اسی طرح ہمارے بڑے ہیں ان کو مناظرہ کا موضوع بنایا جائے جب ان کا کفر ثابت ہوجائے گا ہمارا خود بخود ہوجائے گا۔''

(ملفوظات فقیہ الامت، جلد ۲، قسط سابع، ص ۱۱۴)

اگر یہ بات ہے... تو لو تمہارے اکابر کا کفر بھی ثابت ہوگیا۔ اب کیا خیال ہے دیوبندیو؟ اب تو تمہاری پوری ذریتِ دیوبندیت کافر ہوگئی نا؟؟

(۶) اشرفعلی اور شورش کاشمیری دونوں کافر

شعیب اللہ خان دیوبندی لکھتا ہے :

''جس نے اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔''

(التوحید الخالص، ص ۱۴۹)

اور اشرفعلی تھانوی نے بھی ''بہشتی زیور'' میں لکھا ہے:

''فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم

کھائی اس نے کفر کیا یا یوں فرمایا کہ اس نے شرک کیا۔‘‘

(بہشتی زیور، ساتواں حصہ، ص ۳۹۷)

حالانکہ خود اشرفعلی نے لکھا ہے:

’’ میری عمر کی قسم‘‘ (اکفار الملحدین، ص ۲۲)

اور شورش کاشمیری کہتا ہے:

’’میں رب ذوالجلال اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم کھا کر کہتا ہوں؟‘‘

(خطبات شورش، جلد ۱، ص ۲۸۱)

شعیب اللہ دیوبندی اور اشرفعلی کے فتوے سے خود اشرفعلی تھانوی اور شورش کاشمیری کافر و مشرک ہو گئے۔ جبکہ ابوبکر غازیپوری لکھتا ہے:

’’غیر اللہ کی قسم کھانا حرام اور شرک ہے۔‘‘ (دوماہی زمزم غازیپور، جلد ۴، شمارہ ۱، ص ۲۷)

اور دیوبندیوں کی نہایت ہی معتبر کتاب میں ہے:

’’قسم صرف اللہ تعالیٰ کی کھانی چاہیے غیر اللہ کی قسم کھانا حرام اور گناہ ہے‘‘ (جامع الفتاویٰ، جلد ۷، ص ۱۷۴)

معلوم ہوا کہ اشرفعلی اپنی عمر کی قسم اور شورش کاشمیری ’’محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم‘‘ کھا کر حرام اور شرک کا ارتکاب کر کے گناہ گار ہوئے۔ لیکن اب ذرا محمود حسن گنگوہی کیا کہتا ہے، یہ بھی ملاحظہ کر لیں، کہتا ہے:

’’جو شخص بدعت کا کام کرے اس کو بدعتی کہتے ہیں اور جو حرام کام کرے اس کو کیا کہتے ہیں وہ آپ جانیں۔‘‘

(ملفوظات فقیہ الامت، قسط ثامن، ص ۶۴)

محمود حسن کہنا یہ چاہتا ہے کہ جس طرح بدعت کا کام کرنے والے بدعتی کہلاتے ہیں اسی طرح حرام کام کرنے والے حرامی کہلاتے ہیں۔۔۔ اگر اس نے یہ سچ کہا ہے تو اشرفعلی تھانوی اور شورش کاشمیری پکّا حرامی اور مشرک‘‘ ہو گئے۔

(۷) شورش کاشمیری اور ذوالفقار نقشبندی بھی کافر

عبدالرحیم چاریاری دیوبندی لکھتا ہے:

''اگر کوئی کہے کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس بات پر گواہ ہیں وہ کافر ہوجاتا ہے۔''

(تحفظ عقائد اہلِ سنت، ص ۴۶۵)

اس فتوے کے بعد ذرا شورش کاشمیری کا یہ بیان ملاحظہ فرمائیں، کہتا ہے:

''میں اللہ اور اللہ کے رسول کو گواہ بنا کر کہتا ہوں۔''

(خطبات ختم نبوت، اوّل، ص ۲۸۹)

شورش کاشمیری اپنے اس بیان سے عبدالرحیم چاریاری کے فتوے کی زد میں آکر ''کافر'' ہوگیا۔ اور اس کے بارے میں ذوالفقار نقشبندی لکھتا ہے:

''کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا اظہارِ عقیدت'' (علمائے دیوبند کا تاریخی پس منظر، ص ۲۵)

جبکہ منیر احمد اختر دیوبندی لکھتا ہے:

''جس کی تکفیر کی جائے اس کو رحمۃ اللہ علیہ لکھنا اور کہنے کا عقیدہ رکھنا ایسا آدمی خود اس تکفیر سے نہیں بچ سکتا۔'' (اکابر دیوبند کیا تھے؟ ص ۹۸)

اور اس طرح شورش کاشمیری کی تکفیر کے باوجود اس کو ''رحمۃ اللہ علیہ'' لکھ کر ذوالفقار نقشبندی بھی کفر کے دلدل میں جا دھنسا۔

(۸) دیوبندیوں کی اکثریت مرتد تجدید ایمان ونکاح ضروری

محمد صابر صفدر دیوبندی لکھتا ہے:

''قرآنِ پاک کو صرف خالی قرآن کہنا یہ قرآن پاک کی توہین و بے ادبی ہے۔'' (بے ادب بے نصیب، ص ۱۹۱)

اور متعدد دیوبندیوں کی مشترکہ کتاب ''فتاویٰ حقانیہ'' میں لکھا ہے:

''شعائرِ الٰہی میں قرآن مجید سب سے بڑا شعیرہ ہے اور اس کا احترام اور تعظیم مسلمانوں پر فرض ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَمَن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب (سورۃ الحج، آیت ۳۲) اور اس کہ توہین واہانت سے کفر لازم ہوتا ہے۔''

(فتاویٰ حقانیہ اوّل، ص ۱۳۷)

نیز لکھتا ہے:

''قرآن مجید کی توہین کرنے والے کو تجدید ایمان و نکاح ضروری ہے کیونکہ وہ اپنے فعلِ بد کی وجہ سے مرتد ہو جاتا ہے۔''

(فتاویٰ حقانیہ اوّل، ص ۱۳۸)

''بے ادب بے نصیب'' اور ''فتاویٰ حقانیہ'' کی عبارتوں سے معلوم ہوا کہ قرآنِ پاک کو صرف ''قرآن'' کہنا قرآنِ پاک کی توہین و بے ادبی ہے اور قرآنِ پاک چونکہ شعائر اللہ میں سے ہے جس کا احترام اور تعظیم فرض ہے اور اس کی توہین کرنے پر کفر لازم ہوتا ہے اور قرآن پاک کی توہین کرنے والا مرتد ہو جاتا ہے اس لیے تجدید ایمان و نکاح ضروری ہے۔ اب قرآن پاک کو صرف قرآن'' کہہ کر اس فتویٰ سے کافر و مرتد ہونے والے دیوبندی علماء بشمولِ اکابر و اصاغر کی ایک مختصر فہرست بھی دیکھ لیں۔

(۱) رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے:

(الف) ''صحابہ و تابعین قرآن کے متعارض'' (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۹۴)

(ب) ''قرآن کی آیت'' (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۹۵)

(۲) قاسم نانوتوی لکھتا ہے:

(الف) ''حضرت صلعم کو قرآن ملا'' (تحذیر الناس، ص ۱۰)

(ب) ''جس کو قرآن کہیئے'' (تحذیر الناس، ص ۱۱)

(۳) خلیل انبیٹھوی لکھتا ہے:

(الف) ''امردوں کو قرآن یا مدح پڑھنا'' (براہین قاطعہ، ص ۱۳)

(ب) ''قرآن پڑھنا منع نہیں۔ (براہین قاطعہ، ص ۱۳)

اس کے علاوہ اسی صفحہ میں تین اور مقام پر قرآن'' لکھا ہے:

(۴) اشرفعلی تھانوی لکھتا ہے:

(الف) ''ایک قرآن کھلا ہے'' (حفظ الایمان، ص ۱۲)

(ب) ''کہ قرآن کا پشت'' (حفظ الایمان، ص ۱۳)

(۵) امام اہلِ بدعت سرفراز گکھڑوی لکھتا ہے:

(الف) ''قرآن میں ہے کہ'' (سماع الموتی، ص۶۹)

(ب) ''قرآن پر تنقید (تسکین الصدور، ص۱۷)

(۶) یوسف بنوری لکھتا ہے:

(الف) ''شہداء کی حیات بنص قرآن ثابت تھی۔'' (تسکین الصدور، ۲۳)

(ب) ''انبیاء کرام کی حیات قرآن سے ثابت تھی'' (ایضاً، ص ۲۳)

(۷) امین صفدر کا کہا عبدالرزاق صفدر لکھتا ہے:

(الف) ''جو قرآن میں صرف'' (تریاق اکبر بزبانِ صفدر، ص۱۴۱)

(ب) ''ذکر قرآن میں بہت۔'' (اکبر بزبان صفدر، ص۱۴۱)

بخوفِ طوالت ان ہی چند حوالوں پہ اکتفا کرتا ہوں ورنہ دیوبندی ذریت خود اپنے اکابر و اصاغر علماء کی کتب، مضامین اور خطبات وغیرہ میں دیکھ سن سکتی ہے کہ کہاں کہاں انہوں نے قرآن مقدس کو خالی ''قرآن لکھا اور کہا ہے۔

(۹) شاہ ولی اللہ، محمود حسن اور نور اللہ قاسمی بھی مشرک

نور اللہ قاسمی اپنے محمود حسن گنگوہی کا ارشاد نقل کرتا ہے:

> ''حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھ کو روئے زمین کا کشف حاصل ہے، تمام روئے زمین میرے سامنے مثلِ خطوط ''کفِ دست'' ہے۔'' (ملفوظات فقیہ الامت، قسط سادس، ص ۴۰)

جبکہ دار العلوم دیوبند کے آن لائن فتاویٰ سائٹ پر یہ فتویٰ موجود ہے کہ

جواب نمبر: 156588

بسم اللہ الرحمن الرحیم

1439/sd=3/153-Fatwa:208

حاضر و ناظر کف دست کا مطلب یہ ہوتا ہے ایسی ہستی جو پوری کائنات کو کفِ دست کی طرح دیکھ رہی ہے، کائنات کا کوئی ذرہ اس کی نگاہ سے پوشیدہ نہیں، اہل

السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ یہ ہے کہ حاضر وناظر کا مذکورہ بالا مفہوم صرف اللہ جل جلالہ کی ذات پاک پر صادق آتا ہے، دوسری ہستی کے لیے ثابت کرنا شرک ہے۔

یہ فتویٰ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا فرمان یہاں پر بالعموم تمام دیوبندیوں اور بالخصوص ابوایوب دیوبندی اینڈ کمپنی کے لیے بطورِ آئینہ پیش کر دیا ہے تاکہ اپنے گھر کی کارستانیوں سے ناواقف ہی مر کر مٹی میں نہ مل جائیں۔

(۱۰) دینِ دیوبندیت میں کافروں کی کمی نہیں

دیوبندیوں کا شیخ الہند محمود الحسن گنگوہی کہتا ہے:

''جو شخص ابنِ تیمیہ کو شیخ الاسلام کہے اس پر کفر کا حکم ہے۔''

(ملفوظات فقیہ الامت، قسط سابع، ص ۴۱)

اور محمود عالم دیوبندی سہ ماہی قافلۂ حق میں ابنِ تیمیہ کے متعلق خامہ فرسائی کرتا ہے کہ

(۱) ابنِ تیمیہ میں کبر وعجب کا مرض تھا

(۲) گستاخ اور زبان دراز تھا

(۳) بڑوں کو حقارت سے دیکھتا تھا

(۴) ریاست حاصل کرنے کا شدید خواہش مند تھا

(۵) اپنے آپ کو مجتہد سمجھتا تھا

(۶) حضرات خلفاء راشدین پر اعتراضات کرتا تھا

(۷) اشاعرہ کی برائی بیان کرتا تھا

(۸) امام غزالی علیہ الرحمہ کو برا بھلا کہا

(۹) اللہ تعالیٰ کے لیے اعضائے جسم ثابت کیا

(۱۰) مسلمانوں میں فساد پیدا کیا

(۱۱) گناہ گار تھا اس کو زندیق کہا گیا

(۱۲) اس کی تکفیر وتکذیب کی گئی

(سہ ماہی قافلۂ حق، جلد ۱، شمارہ ۲، ص ۲۴، ۳۵)

یہی محمود عالم صفدر دیوبندی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

''ابوعبداللہ علاء الدین البخاری الحنفی فرماتے ہیں جس نے ابنِ تیمیہ پر ''شیخ الاسلام'' کا اطلاق کیا وہ کافر ہے۔'' (تسکین الاتقیاء، ص ۱۲۴)

اب ذیل میں ابنِ تیمیہ کو ''شیخ الاسلام'' کہہ کر کافر بننے والے دیوبندیوں کو مع حوالہ جات پیش کیا جارہا ہے تاکہ ابوایوب دیوبندی کی کتاب دست و گریباں پہ اچھل کود کرنے والی دیوبندی ذریت کو اپنے گھر کے کافروں کی فہرست تیار کرنے میں کسی قسم کی دشواری نہ ہو۔

(۱) امامِ اہلِ بدعت سرفراز گکھڑوی لکھتا ہے:

''چنانچہ شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔'' (تسکین الصدور، ص ۱۳۶)

دوسرے مقام پر لکھتا ہے:

''شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ اس حدیث کی تحقیق'' (ایضاً، ص ۱۱۲)

اور ایک جگہ لکھتا ہے:

''شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ'' (ایضاً، ص ۱۵۷)

(۲) ساجد خان نقل بندی لکھتا ہے:

''شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے'' (کردارِ یزید، ص ۲)

(۳) دیوبندیوں کا محقق زباں محمد عیسیٰ لکھتا ہے:

''شیخ الاسلام فی کتابہ منہاج السنۃ'' (القول السدید، ص ۵۱)

''یعنی شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ منہاج السنہ میں فرماتے ہیں'' (ایضاً، ص ۵۳)

(۴) زکریا کاندھلوی کہتا ہے:

''رازی اور شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ وغیرہ'' (صحبتے با اولیاء، ص ۱۵۱)

(۵) محمود الحسن گنگوہی کہتا ہے:

''حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری بذل المجہود میں بعض جگہ ان کو (ابنِ تیمیہ کو) شیخ الاسلام کہہ کر ان کا کلام نقل کیا ہے۔''

(ملفوظات فقیہ الامت، قسط سابع، ص ۴۱)

(۶) منظور نعمانی دیوبندی لکھتا ہے:

''شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ اور ان کے تلامذہ'' (محمد ابنِ عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق، ص ۵۰)

''حضرت ممدوح نے شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ'' (ایضاً، ص ۵۰)

تفقہ فی الدین میں شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ'' (ایضاً، ص ۱۲۴)

علاوہ ازیں اس رسالہ میں مزید متعدد مقامات پر ابنِ تیمیہ کو ''شیخ الاسلام'' لکھا ہے۔

(۷) ابوبکر غازیپوری دیوبندی لکھتا ہے:

''شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ بھی تقریباً'' (ارمغان حق، اوّل، ص ۳۲۵)

''شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ کی ان'' (ارمغان حق، اول، ص ۳۲۵)

(۸) محمود ندوی کیرانوی لکھتا ہے:

''ان دونوں (ابنِ تیمیہ اور ابنِ قیم) شخصیات کو دنیا بھر کے علمائے کرام اور مسلمان ''شیخ الاسلام'' کے نام سے جانتے ہیں۔''

(بریلویت کی خانہ تلاشی، ص ۱۲۸)

دیوبندیو! اگر بقول تمہارے دنیا بھر کے علمائے کرام اور مسلمان ابنِ تیمیہ کو ''شیخ الاسلام'' کہتے ہیں تو تمہارے شیخ الہند محمود الحسن گنگوہی اور محمود عالم صفدر کے فتوے سے دنیا بھر کے علمائے کرام اور مسلمان کافر ٹھہرتے ہیں۔ تو کیا اب اپنے ان مولویوں کو مکفر المسلمین کہنے کی ہمت کرو گے؟ اور اوپر بالترتیب جن علمائے دیوبند کے نام مع حوالہ جات مندرج ہیں ان سب کو کافر کہنے کی جسارت کرو گے؟

(۱۱) مفتی نجم الحسن دیوبندی مفتی وقار احمد دیوبندی کافر

محترم قارئین! دیوبندیوں کو کافروں سے ابتدائے ''دینِ دیوبندیت'' ہی سے بڑی عقیدت و محبت رہی ہے اور یہ مزاج ان کو اپنے حکیم الامت اشرفعلی سے وراثت میں ملا ہے کیونکہ ان کے حکیم الامت کا فرمان غیرت نشان ہے کہ

''کسی کو حقیر نہ سمجھنا چاہیے۔ حتیٰ کہ کسی کافر کو بھی حقیر و ذلیل نہ سمجھنا

چاہیے کہ شاید مسلمان ہو جائے۔" (افاضات الیومیہ اوّل قدیم نسخہ، ص ٢٧)

کافروں کو" حقیر و ذلیل نہیں سمجھنا چاہیے..... مگر انبیاء کرام و اولیاء عظام کو سمجھنا بھی چاہیے اور لکھنا بھی چاہیے... جیسا کہ تفویت الایمان میں اسماعیل قتیل انبیاء کرام و اولیاء عظام کے بارے میں لکھتا ہے:

"اور یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا وہ اللہ کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔" (تفویت الایمان، مکتبہ نعیمیہ، مؤناتھ بھنجن یوپی)

قارئین کرام! یہ وہ عبارت ہے جس کے ذریعہ مسلمانوں کے دلوں سے عشق و عظمتِ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام و اولیاء علیہم الرضوان کے استیصال کی سعیٔ ناپاک کی گئی جس کی خباثت کا یہ عالم ہے کہ خود دیوبندی فرقے کے ابوعکاشہ رحمٰن کو لکھنا پڑا کہ

"ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔"

اس عبارت پر غور فرمایئے۔ میرے نزدیک یہ سو فی صدی صحیح ہے، لیکن کیا اس کا صاف اور بدیہی مطلب یہ نہیں ہے کہ اولیاء وصحابہ تو ایک طرف رہے تمام انبیاء ورسل اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اللہ کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہیں؟ کیسا خطرناک انداز بیان ہے، کتنے لرزا دینے والے الفاظ ہیں" (تاریخ کے قاتل، ص ٦٣٨)

بہرحال! معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک اگرچہ انبیاء کرام علیہم السلام و اولیاء عظام علیہم الرضوان کو چمار سے زیادہ ذلیل سمجھے مگر کافروں کو حقیر و ذلیل نہ سمجھنا چاہیے۔ العیاذ باللہ!!

اب اس کا اثر کہاں سے کہاں تک پہنچ چکا ہے ملاحظہ کریں۔ دیوبندیوں کے مفتی نجم الحسن امروہوی دیوبندی سے سوال ہوا:

"سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کافر کو کافر کہنا از روئے شرع کیسا ہے۔ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً۔ اگر کافر کو کافر کہنا ناگوار گزرتا ہو تو جائز نہیں۔"

(نجم الفتاویٰ، جلد اول، ص ١٠٧)

دیکھ لیا آپ نے؟ قرآن مقدس میں اللہ رب العزت ﷻ کا ارشاد ہے قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ مگر دیوبندی مفتی کہتا ہے کہ اسے "ناگوار گزرتا ہو تو کہنا جائز نہیں" دیوبندیو! کیا یہ فتویٰ کلامِ خدا و حکم خدا سے متصادم نہیں؟؟

ہندوؤں سے دیوبندیوں کو اس قدر بے انتہا عقیدت و محبت ہے کہ وقت کا سرخیلِ دیوبند محمود مدنی نے یہاں تک کہہ دیا کہ

"مجھے حکمراں کی شکل میں اورنگ زیب اور چھتر پتی شیوا جی کو نمبر دینے ہوں تو میں اورنگ زیب کو دس میں سے آٹھ نمبر دوں گا جب کہ چھتر پتی شیوا جی کو دس میں دس نمبر دوں گا، اور ایسا اس لئے کیونکہ چھتر پتی شیوا جی نے کبھی سمجھوتہ نہیں کیا۔" (آواز نیوز ۱۲؍ستمبر ۲۰۱۹ء)

حالانکہ ندیم احمد انصاری دیوبندی لکھتا ہے کہ

"علامہ اقبال کے نزدیک برصغیر کی ملت اسلامیہ کی پوری تاریخ میں اورنگ زیب ہی ایک ایسے شخص تھے، جو اسلامی سیرت کے بہترین نمونہ تھے۔" (اورنگ زیب عالم گیر ایک تعارف، ص ۱۳)

مگر بطورِ حکمران دیوبندیوں کے نزدیک حضرت اورنگ زیب عالم گیر رحمہ اللہ شیوا جی سے گئے گزرے ہیں، اسی لیے تو محمود مدنی شیوا جی کو دس میں سے دس نمبر دے گا مگر حضرت اورنگ زیب عالم گیر رحمہ اللہ کو آٹھ نمبر۔

یہی نہیں بلکہ دیوبندیوں کے لیے ہندوؤں کی خوشنودی کتنی اہم و ضروری ہے اس کا اندازہ اس سے کریں کہ سلمان ندوی دیوبندی کی ایک ہندو پنڈت سے ملاقات کی خبر لکھتے ہوئے ایک اخبار میں خبر شائع ہوئی کہ:

"نئی دہلی 8 مارچ: مولانا سلمان ندوی جنہوں (نے) شری شری روی شنکر کے ساتھ ایودھیا تنازعہ میں معاہدے کی کوشش شروع کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی شریعت مسجد منتقل کرنے کی اجازت دیتی ہے اور رام بھی ہمارے لیے ایک نبی ہیں، اس لیے امن کی خاطر مسجد کے لیے

دوسری جگہ بڑی زمین لے کر سمجھوتہ کرلینا چاہیے۔''

نیز آگے لکھا ہے کہ

''مولانا ندوی نے کہا کہ جہاں تک رام چندر جی کی شخصیت کا سوال ہے، وہ بہت بڑے مصلح تھے اور مسلمان مانتے ہیں کہ دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی ہوئے ہیں، وہ (رام) بھی اپنے وقت کے پیغمبر تھے۔'' (اخبار مشرق کلکتہ، ہفتہ ۹/مارچ ۲۰۱۹ء)

جمعیۃ علماء ہند کا مفتی الیاس دیوبندی کہتا ہے کہ

''لوگ سمجھتے ہیں کہ ہمارا دھرم جو ہے وہ مکے مدینے سے آیا ہے غلط ہے یہ ہمارے دھرم کی شروعات یہیں ہندوستان سے ہوئی ہے شنکر جی لنکا میں آئے تھے وہ ہمارے دھرم کے اسلام دھرم کے سب سے پہلے پروفٹ (Prophet) ہیں وہ ہندوستان میں آئے تھے۔''

نوٹ: اس دیوبندی مفتی کا یہ بیان نیٹ (Youtube) پر موجود ہے، جو چاہیں جب چاہیں سرچ کر کے دیکھ سکتے ہیں۔

دیوبندیو! آؤ اب اپنے امام العصر انور کشمیری کی یہ تحریر بغور پڑھو، لکھتا ہے:

''ہم ہر اس شخص کو بھی کافر کہتے ہیں جو اسلام کے علاوہ کسی بھی مذہب کے ماننے والے کو کافر نہ کہے، یا ان کو کافر کہنے میں توقف (وتردد) کرے، یا ان کے کفر میں شک وشبہ کرے، یا ان کے مذہب کو درست کہے، اگر چہ یہ شخص اپنے مسلمان ہونے کا دعویٰ بھی کرتا ہو، اور اسلام کے علاوہ ہر مذہب کو باطل بھی کہتا ہو، تب بھی یہ غیر مذہب والوں کو کافر نہ کہنے والا خود کافر ہے۔'' (اکفار الملحدین، ص ۱۴۱، ۱۴۲)

(۱۲) دیوبندیوں کے اعلیٰ حضرت وادنیٰ حضرت سب کافر

(۱) دیوبندیوں کے اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں فریاد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اے میرے ''مشکل کشا'' فریاد ہے۔'' (کلیات امدادیہ،ص ۹۱)

اور ایک مقام پر لکھتے ہیں:

''ہادیٔ عالم علی مشکل کشا'' کے واسطے'' (کلیاتِ امدادیہ،ص ۱۰۲)

(۲)اشرفعلی تھانوی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

''ہادیٔ عالم علی مشکل کشا'' کے واسطے'' (تعلیم الدین،ص ۱۷۱)

''ہادیٔ عالم علی ''مشکل کشا'' کے واسطے'' (اصلاحی نصاب،ص ۳۱۸)

(۳)اور گالی باز حسین احمد ٹانڈوی لکھتا ہے:

''ہادیٔ عالم علی مشکل کشا'' کے واسطے'' (سلاسلِ طیبہ،ص ۱۴)

(۴)امامِ اہل بدعت سرفراز گکھڑوی کا پیرومرشد حسین علی واں بھچراں اپنی کتاب ''فیوضاتِ حسینی'' جس کا ترجمہ عبدالحمید خان سواتی دیوبندی نے کیا ہے اور اس کتاب کا ذکر سرفراز گکھڑوی نے اپنی کتاب تسکین الصدور صفحہ ۵۸ پر کیا ہے،اس کتاب میں اپنے پیر کو ان القاب سے ذکر کرتا ہے کہ

''حضرت خواجہ مشکل کشا'' سیدالاولیاء، سندالاتقیاء، زبدۃ الفقہاء، رأس العلماء، رئیس الفضلاء، شیخ المحدثین، قبلۃ السالکین، امام العارفین، برہان معرفۃ شمس الحقیقۃ، فرید العصر وحیدالزماں، حاجی الحرمین الشریفین، مظہر فیض الرحمٰن، پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' (فیوضات حسینی،ص ۶۸)

یاد رہے کہ دیوبندی دھرم میں اتنے القاب کسی کے لیے لکھنا بدعت ہے۔تفصیل کے لیے راقم کا رسالہ ''۲۴ نمبروں کی ۲۴ بدعات'' مطالعہ کریں۔

اسی صفحہ پر مزید لکھتا ہے:

''خواجہ مشکل کشا'' (فیوضات حسینی،ص ۶۸)

ان حوالہ جات واقتباسات میں آپ نے ملاحظہ کرلیا کہ دیوبندیوں کے اعلیٰ حضرت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اور حضرت علی کرم اللہ وجہ کو ''مشکل کشا'' کہا ہے،اشرفعلی اور گالی باز

حسین احمد ٹانڈوی نے بھی حضرت علی کرم اللہ وجہ کو ''مشکل کشا'' کہا ہے اور سرفراز گکھڑوی کے پیر نے بھی اپنے پیر کو ''مشکل کشا'' کہا ہے۔ جبکہ دیوبندیوں کا نام نہاد مناظر رب نواز دیوبندی لکھتا ہے :

''عرب مشرک اس وجہ سے ٹھہرے کہ وہ ''الٰہ یعنی مشکل کشا'' صرف ایک اللہ کو نہیں مانتے تھے بلکہ اس کے ساتھ اوروں کو بھی الٰہ اور مشکل کشا مانتے تھے۔'' (دوماہی راہِ سنت لاہور، شمارہ نمبر ۴، ص ۱۷)

تو پھر ''دینِ دیوبندیت'' کے اعلیٰ حضرت سے لے کر ادنیٰ حضرت تک کوئی بھی تو ایک اللہ کو ''الٰہ یعنی مشکل کشا'' نہیں مانتے ہیں۔ اب کیا خیال ہے دیو کے بندو؟

(۱۳) ایک بار پھر دیوبندیوں کی تکفیری تلوار شاہ ولی اللہ پر

چنانچہ محمود الحسن گنگوہی دیوبندی کہتا ہے:

''کسی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ عالم میں تصرف کرتے ہیں کفر ہے۔''

(ملفوظات فقیہ الامت، قسط عاشر، ص ۱۸)

اور عبدالحق دیوبندی لکھتا ہے:

''اولیاء کرام اگرچہ اللہ تعالیٰ کے مقربین اور محبوب ترین بندے ہیں مگر ان کو خدائی کا درجہ دینا اور متصرف فی الامور سمجھنا موجب کفر و شرک ہے'' (فتاویٰ حقانیہ اول، ص ۱۸۹)

قارئین کرام ! آپ یہ جان کر حیرت و استعجاب میں پڑ جائیں گے کہ یہ دونوں فتوے وہ ہیں جو ہم اہلسنت و جماعت (بریلوی) کے بغض و عناد میں ڈوب کر اور خوفِ خدا کو بالائے طاق رکھ کر ان دیوبندیوں نے دیئے ہیں مگر قدرتِ الٰہیہ کا نظارہ کریں اور یہ دیکھیں کہ ان فتووں کی زد میں کون آیا ہے؟ وہ کوئی اور نہیں بلکہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ہیں، جن سے دیوبندیت خود کو منسوب کرتی ہے، اور کہتی ہے:

''علمائے دیوبند اپنے مذہبی عقائد کے اعتبار سے وہی مسلک رکھتے ہیں جو شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے خاندان کا مسلک تھا اور وہ اہلسنت والجماعت کے طریقے پر تھے۔'' (حیاتِ امداد، ص ۵۶)

علمائے دیو بند اپنے قول میں کس قدر جھوٹے اور مکار ہیں اس کا اندازہ کریں کہ ان کا عقیدہ تو وہ ہے جو اوپر آپ نے ملاحظہ فرمایا جبکہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا عقیدہ اس کے برعکس ہے، لیجئے ملاحظہ کیجئے، آپ لکھتے ہیں:

''غرضیکہ یہ بزرگ کشف واشراف کے ذریعے لوگوں کے دلوں کا حال معلوم کر لیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی مدد وقوت سے دنیا کے عام معمولات میں تصرف کرتا ہے۔'' (ہمعات، اردو، ص ۳۹)

(۱۴) ہر چہار ائمۂ مذاہب وجملہ علماء کافر

دیوبندیوں کی ایک کتاب بنام ''انصاف'' ہے، جس کے ٹائٹل پیج پر اس کے مرتبین کے نام اس طرح درج ہیں :

''شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد صابر صاحب''

''شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا عبدالسلام صاحب''

''شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد امتیاز خان صاحب''

ان تینوں شیخ الحدیث والتفسیر کی مشترکہ کتاب میں لکھا ہے:

''اطلاع غیب کا پیغمبر کے لیے نہ ماننا بھی کفر ہے۔'' (انصاف، ص ۶۶)

جبکہ رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے:

''ہر چہار ائمہ مذاہب و جملہ علماء متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں ہیں۔'' (مسئلہ در علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص ۱۵۴)

کہاں ہو انصاف پسندو! تمہارے دیوبندیوں نے مل کر چاروں ائمہ مذاہب یعنی امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اور تمام علمائے کرام کو کافر قرار دے دیا، کیا اب بھی اپنے ان دیوبندی علماء کو ''مکفر المسلمین'' نہ کہو گے؟ کیا اب بھی چپ شاہ بنے بیٹھے رہو گے؟

(۱۵) عقیدۂ علم غیب اور علمائے دیو بند کی آپسی شرک سازیاں

رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے:

''حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب نہ تھا نہ کبھی اس کا دعویٰ کیا اور کلام اللہ شریف اور بہت سی احادیث میں موجود ہے کہ آپ عالم الغیب نہ تھے اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔''

(فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۴۴)

اور عبدالغنی دیوبندی لکھتا ہے:

''اہلِ سنت والجماعت کا اجماع ہے کہ اللہ کے علاوہ غیب کا علم کوئی جانتا نہیں ہے، علم غیب خدا تعالیٰ کی خاص صفت ہے، لہذا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے متعلق اس صفت کا عقیدہ رکھنا شرک ہے۔''

(فتاویٰ عبدالغنی، ص ١٠٦)

معلوم ہوا کہ علم غیب خدا تعالیٰ کی خاص صفت ہے، اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ''علم غیب'' تھا، صریح شرک ہے۔ حالانکہ علمائے دیوبند نے بھی نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ''علم غیب'' کے ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ چند حوالے پیش کیے جارہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

(۱) کذاب دیوبندی مرتضیٰ در بھنگی دیوبندی لکھتا ہے:

''حفظ الایمان میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ''علمِ غیب'' باعطائے الٰہی حاصل ہے۔'' (توضیح البیان، ص ۵)

(۲) خود اشرف علی کہتا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بعض غیوب کا علم عطا فرما دیا۔'' (بوادر النوادر، ص ۵۳۲)

(۳) کفایت اللہ دہلوی لکھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سے غیوب کا علم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوا تھا۔''

(کفایت المفتی، اول، ص ۹۴)

''بے شمار غیوب کا علم بھی دیا تھا۔'' (کفایت المفتی، اوّل، ص ٨٨)

(٤) عاشق الٰہی دیوبندی لکھتا ہے:

''اس میں شک نہیں کہ اللہ جل شانہ نے آپ کو علوم غیبیہ عطا فرمائے تھے۔''

(تفسیر انوار البیان، جلد ٤، ص ٩٣)

(٥) شفیع دیوبندی لکھتا ہے:

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کو اور بالخصوص حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غیب کی ہزاروں لاکھوں چیزوں کا علم عطا فرمایا ہے۔ اور سب فرشتوں اور انبیاء سے زیادہ عطا فرمایا۔''

(معارف القران، جلد ٣، ص ٣٥٠)

(٦) امام اہلِ بدعت سرفراز گکھڑوی لکھتا ہے:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کے لیے بعض علوم غیبیہ کا عطا ہونا مسلم حقیقت ہے اور کوئی مسلمان اس کا منکر نہیں۔'' (تنقید متین، ص ١٦٢)

نوٹ: سب سے بڑا منکر تو خود یہی سرفراز ہے۔ مگر جھوٹ بولنا تو دیوبندیوں کا خاصہ ہے۔ (اکابر کا باغی کون؟ ص ٣٣)

اور اس کے چیلے چانٹوں کی دال روٹی اور کھانا خرچا تو اسی پر منحصر ہے۔ اپنی دوسری کتاب میں لکھتا ہے:

''پس معلوم ہوا کہ راسخین فی الایمان کا یہی عقیدہ ہے کہ آپ کو بعض المغیبات کا علم ہوا تھا۔'' (ازالۃ الریب، ص ٥٢٢)

(٧) شبیر قاسمی لکھتا ہے:

''باطلاع خدا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اکثر غیوب کا علم حاصل تھا۔''

(فتاویٰ قاسمیہ، جلد اوّل، ص ٤١٢)

(١٦) قاضی عیاض اور سرفراز گکھڑوی کافر تجدید ایمان ونکاح لازم

امام اہلِ بدعت سرفراز گکھڑوی لکھتا ہے:

''قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات، اسماء حسنیٰ کی تعیین، بڑی بڑی نشانیاں،

امور آخرت، قیامت کی نشانیاں، نیک بختوں اور بد بختوں کے احوال اور ''ما کان و ما یکون کے علوم'' مرحمت فرمائے ہیں۔''

(حضرت ملا علی القاری اور مسئلۂ علم غیب و حاضر و ناظر، ص ۱۴)

منقولہ بالا عبارت کو بغور پڑھیں، سرفراز گکھڑوی نے حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمہ کے حوالے سے اس بات کو قبول کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ''ما کان و ما یکون کے علوم مرحمت فرمائے''، لیکن اب دیوبندی مفتی کا یہ فتویٰ بھی دیکھ لیں، لکھتا ہے کہ

''جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ما کان و ما یکون کے علم کا اعتقاد رکھتا ہے تو وہ نص قطعی کا مخالف ہے اس لیے ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے اس کو تجدید ایمان اور اگر شادی شدہ ہو تو تجدید نکاح لازم ہے۔''

(فتاویٰ حقانیہ، اول، ص ۱۶۰)

دیوبندیو! آؤ.... اور..... ذرا ہمت کر کے اپنے ''امام اہلِ بدعت'' سرفراز کو اور قاضی عیاض علیہ الرحمہ کو کافر کہہ کر دکھاؤ۔۔۔ اور پھر اپنے بدعتی امام و پیشوا سرفراز گکھڑوی کے ایمان و نکاح کی فکر کرو۔

(۱۷) دیوبندیت کفر کے گڑھے میں

دیوبندیوں کے عقیدۂ ''حاضر و ناظر'' سے کون ناواقف ہوگا؟ دیوبندی مذہب کے علماء اللہ رب العزت جل شانہٗ کے متعلق عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا ہر جگہ پر ہے ''اور اللہ جل جلالہ ہی حاضر و ناظر ہے، کسی بھی صورت سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ پر ''حاضر و ناظر'' کا اطلاق نہیں ہونے دیتے، جیسا کہ شعیب اللہ مفتاحی دیوبندی لکھتا ہے:

''دیوبندی حضرات، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر و ناظر'' ہونے کا شدت سے انکار کرتے ہیں۔'' (دیوبندیت و بریلویت دلائل کے آئینہ میں، ص ۱۳)

اللہ تعالیٰ کے ''حاضر و ناظر اور ہر جگہ پر موجود ہے'' کے عقیدے پر دیوبندیوں کی کتابوں سے چند حوالے پیش ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) چنانچہ اسماعیل قتیل لکھتا ہے:

''ہر جگہ حاضر و ناظر رہنا.... یہ اللہ ہی کی شان ہے۔'' (تفویت الایمان، ص ۱۳)

(۲) شبیر احمد قاسمی لکھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے یہ اہلِ سنت والجماعت کا عقیدہ ہے۔''

(فتاویٰ قاسمیہ اوّل، ص ۳۸۹)

(۳) محمود ندوی کیرانوی دیوبندی لکھتا ہے:

''ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا صرف اور صرف خدائے تعالیٰ کی صفت ہے۔''

(بریلویت کی خانہ تلاشی، ص ۲۰۴)

(۴) نجم الحسن دیوبندی لکھتا ہے:

''غیب کا علم اور حاضر و ناظر ہونا یہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہیں۔''

(نجم الفتاویٰ اول، ص ۱۰۹)

(۵) عبد الغنی دیوبندی لکھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔'' (فتاویٰ عبد الغنی، ص ۹۸)

(۶) رفعت قاسمی لکھتا ہے:

''حاضر و ناظر وہ ہے جو ہر جگہ، ہر وقت، ہر شئی (چیز) کے حق میں حاضر و ناظر ہو، یہ صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔'' (مسائل شرک و بدعت، ص ۳۴)

(۷) رضاء الحق دیوبندی لکھتا ہے:

''ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا اللہ تعالیٰ کی صفات خاصہ سے ہے۔''

(فتاویٰ دار العلوم زکریا، اول، ص ۱۸۸)

(۸) دیوبندیوں کا مفتی نعیم لکھتا ہے:

''حاضر و ناظر صرف خدا کی ذات ہے۔'' (ادیانِ باطلہ اور صراط مستقیم، ص ۳۵۰)

(۹) اوّل درجے کا بے غیرت، زانی و بدکردار الیاس گھمن دیوبندی کہتا ہے:

''مشرق بھی خدا کا مغرب بھی خدا کا تم جدھر منہ کرو گے خدا ادھر ہوگا خدا ہر جگہ پر ہے۔'' (خطبات متکلم الاسلام، دوم، ص ۵۷)

یہی زانی الیاس مزید کہتا ہے:

''خدا ہے، خدا ایک ہے، خدا ہر جگہ پر ہے۔'' (خطبات متکلم الاسلام، دوم، ص ۶۰)

اور اب دارالعلوم دیوبند کے استاذ یوسف ناؤلوی کی یہ تحریر پڑھیں، لکھتا ہے:

''حافظ ابن الجوزی ''تلبیس ابلیس'' صفحہ ۲۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ فرقۂ جہمیہ کی بارہ شاخوں میں سے ایک شاخ فرقہ ملتزقہ ہے جن کا عقیدہ ہے کہ ''اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے'' (فائدہ) تعجب ہے کہ اس گمراہ فرقہ کا یہ اعتقاد اکثر عوام اہلِ سنت میں پھیل گیا اور یہ لوگ بھی کہنے لگے کہ ''خدا ہر جگہ موجود ہے۔'' (جواہرالفرائد، ص ۲۰۵)

یہاں دارالعلوم دیوبند کے اس استاذ نے غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے جھوٹ بول کر نکلنے کی کوشش کی کہ

''اس گمراہ فرقے کا اعتقاد اکثر عوام اہل سنت میں پھیل گیا ہے۔''

حالانکہ اوپر آپ دیکھ لیں وقت کا سب سے بڑا بدکردار الیاس گھمن دیوبندی نے اس عقیدے کو بیان کیا ہے، اور الیاس گھمن عوام نہیں بلکہ علماء میں سے ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ ''عوام میں پھیل گیا ہے'' سفید جھوٹ ہے۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ دیوبندی علماء کے ذریعے اس گمراہ فرقے کا اعتقاد عوام میں پھیلایا گیا ہے۔

اور سعید احمد قاسمی لکھتا ہے:

''اگر کوئی اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر'' اس عقیدے سے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے، ہر جگہ حاضر ہے تو یہ موجب کفر ہے۔''

(موضوع احادیث سے بچیئے، ص ۱۸۳)

(۱۸) یہ بھی کافروہ بھی کافر

حال ہی میں مرکرمٹی میں مل جانے والا زرولی خان دیوبندی کہتا ہے:

''یاد رکھنا مبتدعین سے بنیادی اختلاف مسئلۂ نور و بشر میں ہے دیکھو اب سمجھو کہ جب نور سمجھا جائے گا تو نور ایک جگہ بند نہیں رہتا ہر جگہ جا

سکتا ہے اور جب ہر جگہ موجود ہے تو عقیدہ حاضر و ناظر نکل آیا اور جب حاضر و ناظر ہے تو جانتے بھی ہیں تو عقیدہ علم غیب نکل آیا اور جب سب جانتے ہیں تو پھر حاجت روا مشکل کشا بھی ہیں یاد رکھو ہر کفریہ عقیدہ کی جڑ حضرت کا نور سمجھنا ہے۔'' (احسن البرہان، اول ص ۸۵)

جبکہ دیوبندیوں کا مفتی حمید اللہ جان لکھتا ہے:

''اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حقیقت میں نور ہے اور خلقت میں صورت بشریت میں پیدا ہوئے۔''

(ارشاد المفتین، اول، ص ۲۴۳)

دیوبندیوں کے محدث کبیر فقیہ العصر سے سوال ہوا:

''سوال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں یا بشر ہیں؟ تفصیلی جواب سے نوازیں۔

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر بھی ہیں اور نور بھی، لقولہ تعالیٰ سبحان ربی هل کنت الا بشرا رسولا۔ الآیہ (الاسراء) قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی (کہف) قد جآء کم من اللہ نور و کتاب مبین (مائدہ) پس ان میں سے کسی ایک کا انکار کرنا ضروریات دین سے انکار اور کفر ہے۔'' (فتاویٰ فریدیہ، اول، ص ۶۷ ۴)

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیوبندی ذریت نور کہے تب بھی کافر اور نہ کہے تب بھی کافر۔ اسے کہتے ہیں گلے کی ہڈی، نگلی جائے نہ اگلی جائے!

(۱۹) اکابرین دیوبند کافر، اکفر، دجال، ملعون اور جہنمی

قاضی محمد زاہد الحسینی دیوبندی لکھتا ہے:

''حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے ساتھ صرف ع'' یا ''عم'' یا ''ص'' یا ''صلعم'' لکھنا گستاخی اور گناہ ہے۔'' (با محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوقار، ص ۴۱)

عبدالرؤف سکھروی دیوبندی کہتا ہے:

''جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھیں تو آپ کے نام کے ساتھ پورا درود

شریف لکھیں۔ خالی ص یا صلعم لکھنے سے توبہ کریں اور آئندہ کے لیے اس سے باز رہیں کیونکہ یہ سرکار دوعالم ﷺ کے ساتھ کنجوسی اور گستاخی کا معاملہ ہے۔'' (اصلاحی بیانات، جلد ۹، ص ۵۰)

اور دیوبندیوں کا فقیہ العصر رشید احمد لکھتا ہے:

''اسی طرح حضور ﷺ کے مبارک نام کے ساتھ صرف ص یا صلعم'' لکھ دیتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ بڑی بے ادبی کی بات ہے۔''

(جواہر الرشید، حصہ اول، ص ۸۴)

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے مبارک نام کے ساتھ پورا درود شریف کے بجائے اس کا مخفف لکھنا خواہ ''ص'' ہو یا ع'' ہو یا صلعم'' ہو، وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گستاخی و بے ادبی ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے گستاخ و بے ادب پر کیا حکم عائد ہوتا ہے؟ اس کی مختصر تفصیل بتاتے ہوئے مطیع الحق دیوبندی لکھتا ہے:

''یقیناً حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا گستاخ و بے ادب بالقطع الیقین کافر، اکفر، بے ایمان، دجال، مردود، ملعون، ملحد، جہنمی، ضال مضل، اخبث الخلائق، بدتر از شیطان لعین ہے۔ اس زبان وقلم پر ہزار ہزار لعنت جس پر حضور ﷺ کی گستاخی کا ایک لفظ بھی آئے۔''

(تحفۂ بریلویت، ص ۸)

اب ذیل میں دیوبندی اکابرین کی تحریر نقل کی جا رہی ہے جس میں نام مصطفےٰ ﷺ کے ساتھ پورا درود شریف کی جگہ ص یا ''صلعم'' لکھ کر وہ اکابرین دیوبند کافر، اکفر، دجال، مردود، ملعون، ملحد، جہنمی، ضال مضل، اخبث الخلائق، بدتر از شیطان لعین بن کر مٹی میں مل گئے۔ چنانچہ

(۱) امام الطائفہ اسماعیل قتیل بالاکوٹی ....

''حضرت پیغمبر صلعم کو بارہا''

(تقویۃ الایمان، ناشر مکتبہ ندویہ، ندوۃ العلماء لکھنؤ الہند، ص ۵۲)

''اللہ تعالیٰ نے پیغمبر صلعم کو فرمایا'' (ایضاً ص ۵۳)

(۲) رشید احمد گنگوہی........

''حضرتؐ ان پر تو حضرتؐ بھی'' .. حضرت رسالت مآبؐ'' کیونکہ حضرتؐ کو بایں وجہ کہ آپؐ کی۔''

(تالیفات رشیدیہ، ناشر ادارۂ اسلامیات لاہور، تصحیح شدہ ایڈیشن باردوم ۱۹۹۲، ص ۵۶۱)

''حضرت رسالت آپؐ........ آپؐ داخل اس حکم میں نہیں۔''

(تالیفات رشیدیہ، ناشر ادارۂ اسلامیات لاہور، تصحیح شدہ ایڈیشن باردوم ۱۹۹۲، ص ۵۶۲)

(۳) قاسم نانوتوی.......

''خاتم النبیین صلعم''... ''آنحضرت صلعم''... ''حضرت صلعم''... ''رسول اللہ صلعم''

(تحذیرالناس، مع تکملہ، ناشر داراشاعت اردو بازار کراچی، ص ۴)

(۴) اشرفعلی تھانوی....

''اشرف الجواب، ناشر مکتبہ تھانوی دیوبند یوپی'' میں بے شمار مقامات پر لفظِ آپؐ لکھا ہے اور جہاں بھی ''آپ'' لکھا ہے وہاں چھوٹا ص'' لکھا ہے۔

(۵) خلیل انبیٹھوی....

''ملائک آپؐ تک''...فخر عالمؐ کو یہ کلام کہاں سے آگئی''..

(براہین قاطعہ، ناشر داراشاعت، اردو بازار کراچی، ص ۲۷، ۲۸، ۳۰، ۳۱)

(۲۰) قاسم نانوتوی، زکریا کاندھلوی اور عبدالحق دیوبندی کافر

ابوایوب دیوبندی لکھتا ہے:

''حکیم الامت سے سوال ہوا کہ ''لباس بشریت کا عقیدہ رکھنا کیسا ہے؟ تو فرمایا یہ کفر ہے۔'' (دست وگریباں، سوم، ص ۸۷)

(۱) جبکہ قاسم نانوتوی کہتا ہے:

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت
نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستار

(قصائد قاسمی، ص ۵)

(۲) زکریا کاندھلوی دیوبندی نے بھی قاسم نانوتوی کے اسی شعر کو اپنی کتاب ''فضائلِ اعمال''اوّل، صفحہ نمبر ۸۰۴ پر لکھا ہے۔

(۳) عبدالحق دیوبندی لکھتا ہے:

''حضرات انبیاء(علیہم السلام) چونکہ جامہ بشریت میں ہیں۔''

(تفسیر حقانی، سورہ تکویر، آیت ۱۵)

(۴) دیوبندیوں کا مفتی حمیداللہ جان لکھتا ہے:

''اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حقیقت میں نور ہے اور خلقت میں صورت بشریت میں پیدا ہوئے۔''

(ارشادالمفتین، اوّل، ص ۲۴۳)

اوراس طرح ابوایوب دیوبندی کے بیان کردہ اشرفعلی تھانوی کے فتوے سے رشید احمد گنگوہی کا رفیق جانی یعنی''دیوبندیت''کا بانی قاسم نانوتوی، زکریا کاندھلوی، عبدالحق و حمیداللہ جان دیوبندی کافر قرار پاتے ہیں۔

(۲۱) دینِ دیوبندیت کے خواجہ خواجگاں سمیت متعدد دیوبندی کافر

عبداللطیف دیوبندی لکھتا ہے:

''لہٰذا یہ بندہ ناچیز وحقیر علی الاعلان اور ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کرتا ہے کہ مرزائیوں کو''احمدی''کہنا صرف کفر نہیں بلکہ شدید ترین اور زبردست کفر ہے، جس سے بڑھ کر کائنات میں کفر نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ان کو قادیانی یا مرزائی کہیں، احمدی بھول کر بھی نہ کہیں۔''

(احتسابِ قادیانیت، جلد ۲۴، ص ۳۴۴)

جبکہ متعدد دیوبندی علماء ہیں کہ جنہوں نے قادیانی کو''احمدی''لکھا ہے، جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱) دیوبندیوں کا محدث کبیر عارف باللہ محمد فرید دیوبندی لکھتا ہے:

''اگراس شخص نے توبہ نہ کی ہو تو اس کو''احمدی''اورمرزائی کہا جائے گا۔''

(فتاویٰ فریدیہ، اول، ص ۱۲۹)

(۲) عبدالرحیم لاجپوری لکھتا ہے:

''لہٰذا مرزائی ''احمدی'' کو یہ حق حاصل نہیں ہے'' (فتاویٰ رحیمیہ اول،۱۷۶)

(۳) محمود دیوبندی لکھتا ہے:

''مرزائی (احمدی) کافرو مرتد اسلام سے خارج ہے۔''

(فتاویٰ مفتی محمود، اول،ص ۲۴۰)

(۴) دیوبندیوں کے ''خواجۂ خواجگاں'' خواجہ خان محمد کی پسند فرمودہ کتاب میں عبدالقیوم دیوبندی لکھتا ہے:

''مسلمان قادیانیوں یا ''احمدیوں'' کے ساتھ کوئی لین دین نہ کریں۔''

(تاریخی دستاویز،ص ۳۶۷)

(۵) دیوبندیوں کا امام انقلاب عبیداللہ سندھی لکھتا ہے:

''تو وہ ''احمدیوں'' کو دائرۂ اسلام سے۔'' (مولانا عبیداللہ سندھی کے افکار،ص ۳۶۶)

(۶) اسی صفحہ پر محمد رضوان دیوبندی لکھتا ہے:

''گویا علامہ اقبال نے ''احمدیوں'' کو دائرۂ اسلام سے۔''

(مولانا عبیداللہ سندھی کے افکار،ص ۳۶۶)

قارئین کرام! مذکورہ چھ دیوبندی علماء اپنے ہی مولوی عبداللطیف دیوبندی کے فتوے کی رو سے قادیانی کو ''احمدی'' کہہ کر شدید ترین اور زبردست کافر ہو گئے جن سے بڑھ کر کائنات میں کوئی کافر نہیں ہوسکتا۔

(۲۲) ابوایوب، ساجد، نجیب اللہ اور عمیر سب کے سب کافر

عبدالحیٔ دیوبندی سے سوال ہوا:

''سوال: جو شخص قرآن شریف کے کسی حرف کو دوسرے حرف سے بدل دے یا کم کردے یا زائد کردے وہ کافر ہے یا نہیں؟

جواب: کافر ہے۔'' (فتاویٰ عبدالحی، اول،ص ۹۸)

اب ''دینِ دیوبندیت'' میں پروان چڑھ رہے کچھ محرفینِ قرآن کو مع تحریف شدہ

آیاتِ مقدسہ کے ملاحظہ کریں۔اور کافروں کا شمار جاری رکھیں کہ خود دیوبندیوں نے اپنے ہی دیوبندیوں کے گلے پر کفر وشرک کی کتنی تلواریں کتنے نیزے کتنے خنجر اور کتنے گولے ایوان دیوبندیت پر برسائے۔

(۱) کالاحضرت ابوایوب دیوبندی لکھتا ہے:

مکیف اذا جئنا من کل امۃ شھید جئنابك علی ھولاء شھیدا "

(پانچ سو باادب سوالات،سوال نمبر ۴۰۸)

جبکہ اصل آیت اس طرح ہے:

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۔ (سورہ النساء، آیت ۴۱)

ابوایوب دیوبندی نے یہاں جو ہاتھوں کی صفائی دکھائی ہے یہ ان سے ہی ممکن ہے، اس نے اس آیت میں فَكَيْفَ کو مکیف بنادیا، پھر بِشَهِيْدٍ سے ''ب'' کو ہضم کر کے شھید بنایا اور پھر وَجِئْنَا سے ''وَ'' کو غائب کر کے آیت کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا۔

یہی کالاحضرت ابوایوب دیوبندی لکھتا ہے:

یسکفیکھم اللہ " (پانچ سو باادب سوالات،سوال نمبر ۴۰۰)

جبکہ درست آیت اس طرح ہے:

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۔ (سورہ بقرہ، آیت ۱۳۷)

قارئین! جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اس مختصر سے جملے کو اپنی شیطانی شرارت سے کالاحضرت ابوایوب دیوبندی نے کیا سے کیا بنادیا ہے۔اور اتنی صاف ستھری آیت سے کس بے دردی کے ساتھ اپنے شوقِ تحریف کو پورا کیا ہے۔

(۲) ساجد نقلبندی لکھتا ہے:

ان کل من فی السموات والارض اتی الرحمن عبداك

(دفاع اہل السنۃ والجماعۃ، ص ۵۵)

حالانکہ یہ آیت قرآن مقدس میں اس طرح ہے:

اِنۡ كُلُّ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اِلَّاۤ اٰتِى الرَّحۡمٰنِ عَبۡدًا ۔

(سورہ مریم، آیت ۹۳)

ابوایوب کی طرح ساجد نقلبندی بھی قرآن مجید کی آیت میں تحریف کرتے ہوئے آیت کے درمیان سے لفظِ اِلَّاۤ بالکل ہی غائب کر دیا اور عَبۡدًا کو جیسا کہ دیکھا جا سکتا ہے اس نے بگاڑ کر عبداک کر دیا ہے۔

دوسری جگہ یہی نقلبندی لکھتا ہے:

وما لهم فيهما من شرك وماله فهم من ظهير "

(دفاع اہل السنۃ والجماعۃ، ص ۵۷۵)

جبکہ قرآن پاک میں یہ آیت اس طرح ہے:

وَمَا لَهُمۡ فِيۡهِمَا مِنۡ شِرۡكٍ وَّمَا لَهٗ مِنۡهُمۡ مِّنۡ ظَهِيۡرٍ ۔ (سورہ سبا، آیت ۲۲)

اس آیت میں بھی ساجد نقل بندی نے کمالِ تحریف دکھاتے ہوئے مِنۡهُمۡ کو فهم بنا کر محرفینِ آیاتِ قرآن کی فہرست میں اپنا نام درج کروالیا۔

(۳) نجیب اللہ عمر دیوبندی لکھتا ہے:

انا جعلنا الشيطن اولياء للذين لا يؤمنون "

(بریلویوں کی شیطان سے محبت، ص ۸)

جبکہ قرآن مجید کی آیت یوں ہے:

اِنَّا جَعَلۡنَا الشَّيٰطِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ لِلَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۔

(سورہ الاعراف، آیت ۲۷)

نجیب اللہ عمر دیوبندی نے اس آیت میں دیگر دیوبندیوں کی طرح الشَّيٰطِيۡنَ سے ایک "ی" کو غائب کر کے "الشيطن" بنا کر تحریف کو انجام دیا ہے۔

(۴) عمیر قاسمی لکھتا ہے:

او كظلمت فى بحر اللجى يغشه موج من فوقه سحاب "

(فضل خداوندی بر اہل سنت دیوبندی، ص ۲۲۸)

حالانکہ قرآن شریف میں یہ آیت اس طرح ہے:

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۔ (سورہ النور، آیت ۴۰)

اپنے رشید و قاسم کے قائم کردہ ''دینِ دیوبندیت'' کے مولویوں کی روش پر چلتے ہوئے عمیر قاسمی وہابی نے بھی اس آیتِ قرآن میں تحریفی کمال کا جوہر دکھاتے ہوئے پہلے تو ''بَحْرٍ لُّجِّيٍّ'' میں ال کا اضافہ کرکے بحر اللجی بنایا اور پھر مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ درمیان سے غائب کر دیا۔ کیونکہ آیت میں دو مرتبہ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ ہے مگر اس عمیر وہابی نے ہاتھوں کی صفائی دکھاتے ہوئے ایک کو سرے سے اڑا دیا۔

محترم قارئین!! یہ تو فقط آج کل کے چار محرفین کو پیش کیا ہے جبکہ علمائے دیوبند کی اکثریت (بشمول اکابر واصاغر) اس میں ملوث ہے۔ مزید معلومات کے لیے راقم کے رسالہ ''دیوبندیوں کی ۵۱ تحریفاتِ آیاتِ قرآن'' سے رجوع کریں۔ یہ رسالہ انٹرنیٹ پر موجود ہے۔ اس رسالہ میں امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ''محرفِ قرآن'' کا الزام و بہتان لگانے والے دیوبندیوں کو ان کے گھر ہی سے ایسا آئینہ دکھایا گیا ہے کہ جس کے بعد کوئی بھی غیرت مند دیوبندی آئندہ نہ صرف امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت نور اللہ مرقدہ پر بلکہ کسی بھی علمائے اہلسنت پر ''محرّفِ قرآن'' کا بہتان لگانے کی جرأت نہیں کر سکے گا۔ البتہ بے غیرتوں سے یہ توقع نہیں۔ کیونکہ ؎

بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن

(۲۳) علمائے دیوبند ایک بار پھر کافر و مرتد

نور محمد مظاہری دیوبندی مکار و کذاب لکھتا ہے:

''اگرچہ علمائے حق کو سرسید کے مذہبی خیالات سے سخت اختلاف تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ان کی تفسیری غلطیوں کو علی الاعلان ظاہر کیا اور اس کی سخت سے سخت تردید و تنقید کرکے عام مسلمانوں کو بتلا دیا کہ وہ خیالات اس قابل نہیں ہیں کہ مذہبی حیثیت سے ان کی طرف کچھ بھی توجہ کی جائے،

لیکن اس کے باوجود ان کو نہ صرف مسلمان ہی بلکہ مسلمانوں کا ہم درد و خیر خواہ سمجھتے ہیں۔" (رضا خانیوں کی کفرسازیاں، ص۱۶۶)

نور محمد کذاب و مکار دیوبندی لکھتا ہے کہ سرسید کو دیوبندی علماء مسلمانوں کا ہم درد و خیر خواہ سمجھتے ہیں۔ جبکہ یہ اس کا سفید جھوٹ ہے کیونکہ عبدالحق دیوبندی اپنے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے حوالے سے لکھتا ہے:

"ایسا شخص جس کے عقائد قرآن و حدیث کے مخالف ہوں ہرگز مسلمانوں کا خیر خواہ اور ان کی آزادی کا فکر مند نہیں بن سکتا ہے بلکہ یہ عوام کالانعام کی لاعلمی اور خوش عقیدتی ہے کہ ان کو اپنا خیر خواہ مانتے ہیں۔" (فتاویٰ حقانیہ اول، ص۳۸۱)

قارئین!... نور محمد کذاب اور اشرفعلی کی باتوں کا موازنہ کریں اور دیکھیں نور محمد دیوبندی کذاب کے دعوے کی کیا حالت ہو چکی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ علماء حق سرسید کو مسلمان ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کا خیر خواہ بھی سمجھتے ہیں، جبکہ اشرفعلی کہتا ہے کہ عوام کالانعام کی لاعلمی اور خوش عقیدتی ہے کہ ان کو اپنا خیر خواہ مانتے ہیں تو کیا نور محمد کذاب کے مزعومہ "علماء حق" عوام کالانعام ہیں؟ اور لاعلمی میں خیر خواہ مانتے ہیں؟ فیصلہ خود کرلے کہ دونوں میں جھوٹا کون ہے؟

بہر حال! نور محمد کذاب کی اس تحریر سے مترشح ہو گیا کہ سرسید کے خیالات اور تفسیری غلطیوں کے سبب اس سے دیوبندیوں کو سخت اختلاف ہونے کے باوجود ان کے نزدیک "سرسید مسلمان ہے" اسی لیے اس کذاب و مکار دیوبندی نے بار بار اس کو "سرسید مرحوم" لکھا ہے، یہ دیکھیں:

(۱) "سرسید مرحوم" (رضا خانیوں کی کفرسازیاں، ص۱۶۷)

(۲) "سرسید مرحوم" (ایضاً، ص۱۶۷)

(۳) "سرسید مرحوم" (ایضاً، ص۱۶۷)

(٤) "سرسید مرحوم" (ایضاً، ص۱۶۸)

اور خالد محمود لکھتا ہے کہ

’’مرحوم مسلمان ہی ہوسکتا ہے کافر کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔‘‘

(مطالعۂ بریلویت، اول، ص۹۶)

جبکہ تقی عثمانی دیوبندی کی پسندیدہ کتاب میں دیوبندیوں کا مفتی نعیم لکھتا ہے:

’’سرسید کا یہ کہنا کہ حضرت مریم کا نکاح یوسف نجار نامی سے ہوا جس کے نتیجہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے یہ عقیدہ اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک کفر ہے کیونکہ حضرت مریم سے یوسف نامی شخص کا کوئی نکاح نہیں ہوا۔‘‘ (ادیانِ باطلہ اور صراط مستقیم، ص۲۳۱)

نیز لکھتا ہے:

’’تجانب اہل السنۃ میں ہے کہ جو شخص پیر نیچر (سرسید) کے کفریات قطعیہ یقینیہ میں کسی ایک ہی کفر پر مطلع ہونے کے بعد اس کا کافر و مرتد ہونے میں شک رکھے، یا اس کو کافر و مرتد کہنے میں توقف کرے تو وہ بھی بحکم شریعت مطہرہ قطعاً یقیناً کافر و مرتد ہے اور اگر بے توبہ مرا تو مستحق عذاب ابدی ہے‘‘ (ادیان باطلہ اور صراط مستقیم، ص۲۲۹)

اور امام اہلِ بدعت سرفراز لکھتا ہے:

’’کوئی مصنف کسی کا حوالہ اپنی تائید میں نقل کرتا ہے اور اس کے کسی حصہ سے اختلاف نہیں کرتا تو وہی مصنف کا نظریہ ہوتا ہے۔‘‘

(تفریح الخواطر، ص۲۹)

معلوم ہوا کہ سرسید اپنے کفریہ عقائد کے سبب بقول نعیم دیوبندی ’’کافر ہوا، اور اس کافر کو بقول نور محمد مظاہری دیوبندی علمائے دیوبند مسلمان سمجھ کر خود ’’کافر‘‘ ہو گئے حتیٰ کہ نور محمد مظاہری دیوبندی بھی سرسید کو ’’مرحوم‘‘ لکھ کر مسلمان سمجھا اور کافر کو مسلمان سمجھ کر خود ہی کافر ہو گیا اور اپنی کتاب میں سرسید کے جن ’’نورتن‘‘ کا ذکر کر کے نور محمد مظاہری دیوبندی نے جہالت آمیز گفتگو کی ہے وہ سب کے سب دیوبندی ہی کے فتویٰ سے کافر ہو گئے۔ اب دیوبند کے ایوانوں میں موجود اس تکفیری مشین گن پر بھی کچھ لب کشائی کر لو دیوبندیو؟

(۲۴) مشرکوں کی کمی نہیں غالب

اشرفعلی تھانوی اپنے اعلیٰ حضرت کے تذکرہ میں لکھتا ہے:

''میرے حضرت کا ایک جولاہا مرید تھا، بعد انتقال حضرت کے مزار شریف پر عرض کیا کہ حضرت میں بہت پریشان اور روٹیوں کا محتاج ہوں، کچھ دستگیری فرمایئے۔ حکم ہوا کہ تم کو ہمارے مزار سے دو آنے یا آدھ آنہ روز ملا کرے گا۔ ایک مرتبہ میں زیارت مزار کو گیا وہ شخص بھی حاضر تھا، اس نے کل کیفیت بیان کر کے کہا کہ مجھے ہر روز وظیفہ مقررہ پائین قبر سے ملا کرتا ہے۔'' (امداد المشتاق، ص ۱۱۵)

یہاں یہ بات بھی ذہن نشیں رہے:

'' وفات یافتہ بزرگوں کی روحوں سے امداد کے مسئلہ میں علماء دیوبند کا خیال بھی وہی ہے جو عام اہل السنت والجماعت کا ہے۔''

(سوانح قاسمی، ص ۳۳۲، حاشیہ)

''بزرگوں کی ارواح سے مدد لینے کے ہم منکر نہیں ہیں'' (ایضاً)

حالانکہ اسماعیل قتیل لکھتا ہے:

''اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی۔''

(تفویت الایمان، ص ۱۱)

اور پھر لکھتا ہے:

''اور مشکل کے وقت پکارنا..... اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی سو اِن باتوں سے شرک ثابت ہوجاتا ہے۔'' (تفویت الایمان، ص ۱۱، ۱۲)

آگے لکھتا ہے:

'' جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ مشرک ہوجائے گا خواہ انبیاء و اولیاء سے کرے خواہ پیروں وشہیدوں سے، خواہ بھوت پریت سے۔''

(تفویت الایمان، ص ۱۲)

نیز لکھتا ہے:

''مشکل کے وقت پکارنا اللہ ہی کا حق ہے اور نفع نقصان کی امید رکھنی اسی سے چاہیے کہ یہ معاملہ اور کسی سے کرنا شرک ہے۔'' (ایضاً، ص ۵۲)

اسماعیل قتیل کی اس فسادی کتاب ''تفویت الایمان'' کی عبارت سے معلوم ہوا کہ مشکل کے وقت اللہ جل جلالہ کے علاوہ کسی کو بھی پکارنا ''شرک ہے'' خواہ جس کو پکارا جائے وہ انبیا علیہم السلام ہوں، یا اولیائے کرام ہوں یا پیرانِ عظام یا شہدائے کرام ہوں۔ جبکہ اوپر کے واقعہ جس کا راوی اشرفعلی ہے اس میں مشکل کے وقت جولاہا مرید کا اپنے پیر کے مزار شریف سے مدد کی گہار لگانے اور مدد حاصل ہونے کا صاف ذکر ہے۔ جس سے گھر ہی کے فتویٰ سے مرید تو مشرک ہوا ہی ساتھ میں اشرفعلی اور جملہ علماء دیوبند بھی مشرک ہو گئے کیونکہ سوانح قاسمی کے حوالے سے گذشتہ صفحے پر آپ ملاحظہ فرما چکے کہ علماء دیوبند ارواح اولیاء سے مدد لینے کے منکر نہیں ہیں۔ اور انوار الحسن شیر کوٹی دیوبندی لکھتا ہے:

''کسی مخلوق سے اس نیت کے ساتھ دعا کرنا یا مدد مانگنا کہ آپ ہمیں یہ چیزیں عنایت فرمائیں کفر اور شرک ہے۔'' (حیاتِ امداد، ص ۶۶)

لہٰذا امداد المشتاق کے واقعہ کو اس فتویٰ کے سامنے رکھیں۔۔ اور دیکھیں کتنے دیوبندی علماء و عوام کفر و شرک کی زد میں آرہے ہیں۔

(۲۵) دیوبندیوں کے اعلیٰ حضرت رشید احمد کے فتوے سے کافر

بانیٔ دینِ دیوبندیت رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے:

''جب انبیاء علیہم السلام کو علمِ غیب نہیں تو یا رسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا، اگر یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے۔'' (تالیفات رشیدیہ، ص ۷۲)

جبکہ دیوبندیوں کے اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

یا رسول کبریا فریاد ہے　　　یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے

(کلیات امدادیہ، ص ۹۰)

اور ''کلیاتِ امدادیہ'' کے اگلے ہی صفحہ پر ایک نعت پاک ہے جس کی ردیف ''یا نبی'' ہے اور صفحہ نمبر ۲۰۵ پر ایک نعت شریف ہے جس کی ردیف ''یارسول'' ہے، اور صفحہ نمبر ۲۰۵ سے لے کر ۲۰۶ تک ایک نعت شریف ہے، اس کی ردیف ''یارسول اللہ'' (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے جو کل ۲۳/اشعار پر مشتمل ہے یعنی صرف اس ایک کلام میں چوبیس نمبروں کے ''اعلیٰ حضرت نے کل ۲۴/مرتبہ ''یارسول اللہ'' (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لکھا ہے۔ مطلع اور مقطع ملاحظہ کریں:

ذرا چہرے سے پردے کو اُٹھاؤ یارسول اللہ
مجھے دیدار ٹک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ
پھنسا کر اپنے دام عشق میں امداؔد عاجز کو
بس اب قید دو عالم سے چھڑاؤ یارسول اللہ

(کلیات امدادیہ)

اب ان کا عقیدۂ علمِ غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کیا تھا یہ بھی جان لیں۔ چنانچہ ''بانیانِ دیوبندیت'' کے پیر ومرشد اور اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

''لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب'' انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ اہلِ حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک غیبات کا ان کو ہوتا ہے۔'' (شمائم امدادیہ، ص ۶۱)

دیوبندیو! دیکھ لو تمہارے اعلیٰ حضرت نے ''یارسول اللہ'' بھی کہا اور اپنا عقیدۂ علم غیب بھی واضح کر دیا، جس کے بعد رشید احمد کی تکفیری تلوار ان کی گردن پر چلی اور وہ کفر کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔

(۲۶) رشید احمد گنگوہی کے گلے میں کفر کا طوق

دارالعلوم دیوبند کے آن لائن دارالافتاء کا ایک سوال و جواب جو قدرے طویل ہے مگر کسی دیوبندی کو کوئی شکایت نہ ہو اس لیے پورا سوال و جواب پیش ہے ملاحظہ کریں:

عنوان: شیعوں کے سلسلے میں اہل سنت والجماعت کا موقف؟

سوال: بہت سے لوگوں کو کہتے سنا کہ شیعہ جماعت کافر ہے حالانکہ اس

کے متعلق علماء اہل سنت نے کوئی اٹل موقف ظاہر نہیں کیا، اگر وہ کافر ہیں تو قادیانیوں کی طرح ان کو سرے سے اسلام سے خارج کیوں نہیں کیا گیا؟ مزید ان کے جن عقائد کے خلاف علماء دیوبند نے کتابیں لکھیں مثلا منظور نعمانی صاحب نے اور مولانا اسماعیل بھٹی وغیرہ نے وہ عقائد ان کے یہاں موجود نہیں اور نہ ہی ان کی چار معتبر کتابوں میں ایسے عقائد موجود ہیں اگر ملتے بھی ہیں تو اس پر خود ان کے علماء ومحدثین نے جرح کی ہیں۔ تو کیا اس صورت میں انہیں حق پر نہیں کہا جاسکتا؟ اور کیا علماء اہل سنت کی طرف سے ہونے والے بے جا اعتراضات اور بے جا دلیلیں انہیں واپس نہیں لے لینا چاہئے؟ ازراہ کرم منصفانہ جواب ارسال کریں۔ شکریہ

جواب نمبر: 166099

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Fatwa:260-280/B=3/1440

قرآن کریم دین اسلام کی بنیاد ہے یہ اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے یہ اللہ کا کلام ہے اور سچی کتاب ہے اس پر ہر مسلمان کو ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر قرآن کو کوئی سچی کتاب نہ مانے اور اس پر ایمان نہ لائے اور اس میں تحریف کا قائل ہو تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ شیعہ فرقہ قرآن کریم کو تحریف شدہ مانتا ہے ان کی سب سے معتبر کتاب "الکافی" میں آپ دیکھ سکتے ہیں۔ بیشمار آیتوں کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ صحابہ کرام نے ان آیتوں کو اپنی طرف سے بدل دیا ہے۔ کیا قرآن کو جو فرقہ محرف (تحریف شدہ) مانے وہ مسلمان ہوسکتا ہے حالانکہ جب سے قرآن نازل ہوا آج تک اس میں کوئی تحریف (رَد و بدل) نہیں ہوا۔ شیعوں کے بارے میں حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور میں فرمایا تھا کہ یہ لوگ کافر ہیں امام مالک تبع تابعی تھے۔ دیکھئے علامہ شاطبی کی کتاب

الاعتصام جلد دوم۔ مولانا منظور نعمانی کے بارے میں جو خیالات آپ نے ظاہر کئے ہیں وہ خلافِ تحقیق ہیں انہوں نے علامہ خمینی کے تمام لٹریچر کو اکٹھا کیا بہت دنوں تک ان کا مطالعہ کیا پھر ان کی روشنی میں بھی سوال مرتب فرمایا اور علماء سے فتوی حاصل کیا۔ اور سب ہی علماء نے شیعوں کے کافر ہونے کی تصدیق فرمائی۔ اسی طرح اور اس سے پہلے ۱۹۲۷ء میں حضرت مولانا عبد الشکور صاحب نے شیعوں کے تمام فرقوں کے عقائد تحریف قرآن کے سلسلہ میں ان کی کتابوں کے حوالہ سے لکھے پھر اس کی روشنی میں علماء نے استفتاء کیا تو تمام علماء نے بالاتفاق شیعوں کو کافر کہا۔ آپ نے علماء اہل سنت کے اعتراضات کو بیجا تحریر فرمایا ہے پہلے بیجا ہونا ثابت کریں گے۔ اس کے بعد آگے اور کچھ لکھا جائے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند''

اس استفتاء و فتویٰ کی دیگر باتوں سے صرف نظر کرتے ہوئے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ علماء و مفتیانِ دیوبند کے نزدیک ''سب ہی علماء نے شیعوں کے کافر ہونے کی تصدیق فرمائی''۔

نیز یہ کہ

''تمام علماء نے بالاتفاق شیعوں کو کافر کہا۔''

جبکہ رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے:

''اور بندہ بھی ان کی تکفیر نہیں کرتا'' (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۹۱ / ارشاداتِ گنگوہی، ص ۱۷۱)

اور انوار الحسن شیر کوٹی دیوبندی لکھتا ہے:

''حضرت مولانا گنگوہی فتاوی رشیدیہ میں تحریر فرماتے ہیں:

اور یہ بندہ تو شیعوں کو بھی مسلمان سمجھتا ہے۔'' (حیات امداد، ص ۶۹)

اب مرتضیٰ در بھنگی کا فتویٰ بھی دیکھ لیں، لکھتا ہے:

''باوجود کافر ہونے کے ان کو مسلمان کہہ کر خود کافر ہوئے۔''

(رسائل چاندپوری، دوم ص ۵۳۶)

اور ایک جگہ یہی دربھنگی لکھتا ہے :

''جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔'' (اشد العذاب، ص ۱۴)

تو اے دیوبند کے نمک خورو! غور کرو کہ جب ''سب ہی علماء نے شیعوں کے کافر ہونے کی تصدیق فرمائی'' اور ''تمام علماء نے بالاتفاق شیعوں کو کافر کہا'' تو ایسے کافر کو کافر نہ کہہ کر تمہارا یہ غوث الاعظم رشید احمد گنگوہی کہاں پہنچا؟؟ کفر کے دلدل میں۔

(۲۷) رشید گنگوہی مع جملہ پیران دیوبند مشرک اور مشرک گر

دیوبندیوں کو بکواس بازی میں بہت خوشی ملتی ہے اس لیے بے وجہ بھی بال میں کھال نکالنا ان کی فطرت عامہ ہو چکی ہے۔ حالانکہ اپنی بکواس بازی کی وجہ سے یہ لوگ بسا اوقات منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتے اور اپنی بکواس بازی کی وجہ سے خود ہی کفر و شرک کے گھاٹ اُتر جاتے ہیں، مگر باوجود اس کے اپنی فطرت سے دیوبندیوں کا باز آپانا مشکل ہے۔ مثلاً سید احمد رائے بریلوی کے بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ابوالحسن ندوی دیوبندی لکھتا ہے :

حضرت شاہ (عبدالعزیز دہلوی) صاحب نے حسبِ معمول ''تصورِ شیخ'' کی تعلیم کی، سید صاحب نے نہایت ادب سے عرض کیا، حضرت اس (تصورِ شیخ) میں اور بت پرستی میں کیا فرق ہے؟ اس میں صورت سنگی اور قرطاسی ہوتی ہے، اور اس میں صورت خیالی، جو دل میں جگہ پکڑ لیتی ہے، اور اس کی طرف توجہ اور اس سے استعانت ہوتی ہے شاہ صاحب نے حافظ کا یہ شعر پڑھا ؎

بہ مے سجادہ رنگین کن، گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نہ بود زراہ و رسم منزلہا

سید صاحب نے فرمایا ''شرک کی کسی طرح ہمت نہیں ہوسکتی''

(سیرت سید احمد شہید، ص ۱۲۱)

اسی واقعہ کو دیوبندیوں نے ارواح ثلثہ عرف حکایات دیوبندیہ میں یوں لکھا ہے:

''سید صاحب نے جواب دیا آپ کسی معصیت کا حکم دیجئے کرلوں گا، یہ (تصورِ شیخ) تو معصیت نہیں شرک ہے یہ تو گوارا نہیں شاہ (عبدالعزیز محدث دہلوی) صاحب نے یہ سن کر ان کو سینہ سے لگالیا''

(ارواحِ ثلٰثہ، ص ۱۱۳)

اور اشرفعلی اس واقعہ کو کچھ یوں بیان کرتا ہے:

''سید صاحب نے عرض کیا کہ مے خواری تو ایک گناہ ہے آپ کے حکم سے میں اس کا ارتکاب کرلوں گا۔ پھر توبہ کرلوں گا مگر تصورِ شیخ میرے نزدیک شرک ہے اس کی کسی حال میں اجازت نہیں۔ حضرت شاہ (عبدالعزیز) صاحب نے یہ جواب سن کر سید صاحب کو سینہ سے لگالیا کہ شاباش جزاک اللہ'' (ملفوظات حکیم الامت، جلد ۲۱، ص ۳۱)

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ احمد رائے بریلوی نے اپنے پیرومرشد شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے سامنے ''تصورِ شیخ'' کرنے سے انکار کردیا یہ کہہ کر کہ یہ ''شرک'' ہے۔ اور اس کا جواب دینے کے بجائے شاہ صاحب دہلوی نے احمد رائے بریلوی کو سینے سے لگالیا، یعنی انہوں نے بھی دبی زبان سے اقرار کرلیا کہ ''تصورِ شیخ کرنا شرک ہے'' تصورِ شیخ کسے کہتے ہیں؟ احسان الکریم ملنگ دیوبندی لکھتا ہے کہ

''تصورِ شیخ: فن تصوف میں اس سے مراد شیخ کی صورت کو اپنے خیال یا دل یا نگاہ میں رکھے یا اپنی صورت کو شیخ کی صورت تصور کرے۔''

(بیعت کی ضرورت وفضیلت، ص ۵۹)

یہ وہ کام ہے جسے احمد رائے بریلوی نے ''شرک'' کہا ہے۔ اور اس شرک میں بانیٔ دینِ دیوبندیت'' رشید احمد گنگوہی برسوں مبتلا رہا اور اس سے توبہ کیے بغیر ہی مرکر مٹی میں مل گیا، چنانچہ احسان الکریم ملنگ دیوبندی لکھتا ہے :

ایک دفعہ حضرت گنگوہی جوش میں تھے اور 'تصورِ شیخ' کا مسئلہ درپیش تھا

تو کہا کہ، کہوں، عرض ہوا کہو۔ تو کہا تین سال تک حضرت امداداللہ کا چہرہ میرے دل میں ہے۔ اور میں ان کی اجازت کے بغیر ایک کام بھی نہیں کرتا۔'' (بیعت کی ضرورت وفضیلت، ص۲۳۹)

عبدالماجد دریابادی دیوبندی اپنے متعلق لکھتا ہے کہ

''نماز میں جی نہ لگنے کا مرض بہت پرانا ہے، لیکن کبھی یہ تجربہ ہوا ہے کہ عین حالتِ نماز میں جب کبھی بجائے اپنے جناب کو یا...... کو نماز پڑھتے فرض کر لیا تو اتنی دیر تک نماز میں دل لگ گیا لیکن مصیبت یہ ہے کہ خود یہ تصور بھی عرصہ تک قائم نہیں رہتا، بہرحال اگر یہ عمل محمود ہو تو تصویب فرمائی جائے، ورنہ آئندہ احتیاط رکھوں۔

''جواب ملا محمود ہے جب دوسروں کو اطلاع نہ ہو، ورنہ سمّ قاتل ہے۔''

(حکیم الامت، ص۵۶)

علاوہ ازیں اور کتنے دیوبندی اس میں مبتلا ہیں یہ جاننے کے لیے تصوف وسلوک سے متعلق علمائے دیوبند کی کتب دیکھ لیں، دیوبندیوں کی کتابوں میں ''تصور شیخ'' کا ذکر موجود ہے۔

(۱) بصائر حکیم الامت، ص ۱۴۲

(۲) بیعت کی ضرورت وفضیلت، ص۲۳۸

(۳) ملفوظات مدنی، ص۹۸، وغیرہ

(۲۸) تکفیری فرقہ خود اپنی ہی تکفیر کرنے لگے

(۱) رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے:

''بتواتر ثابت شد کہ آنحضرت عالی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سایہ نداشتند''

(امداد السلوک، قدیم ایڈیشن فارسی، ص۱۰۱)

(۲) سرفراز گکھڑوی کے افادات پر مشتمل کتاب میں فیاض احمد سواتی لکھتا ہے:

''متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سایہ نہیں رکھتے تھے۔''

(نورو بشر، ص۱۲۴)

(۳) رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے:

''شہرت سے ثابت ہے (یعنی مشہور ہے) کہ آنحضرت کے سایہ نہ تھا۔''

(امداد السلوک، ص ۲۰۱)

(۴) اور اشرفعلی تھانوی کہتا ہے:

''یہ جو مشہور ہے کہ سایہ نہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تو یہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے گو وہ ضعیف ہیں مگر فضائل میں متمسک بہ ہو سکتی ہیں۔''

(ذکر الرسول، ص ۲۴)

محترم قارئین! ان چاروں حوالہ جات میں اول الذکر دو حوالے سے معلوم ہوا کہ تواتر سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہ تھا، اور آخر الذکر دو حوالوں سے معلوم ہوا کہ مشہور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہیں تھا۔

اور انور کشمیری کا فرمان نقل کرتے ہوئے اشرفعلی لکھتا ہے:

''جو چیز دین میں تواتر سے ثابت ہو اس کا منکر کافر ہے۔''

(اکابر دیوبند کیا تھے؟ ص ۹۱)

اور ایک دیوبندی لکھتا ہے:

''جو شخص متواتر کا انکار کرے وہ کافر ہے اور جو مشہور کا انکار کرے وہ بھی بعض علماء کے نزدیک کافر ہے۔''

(مجلہ صفدر، شمارہ ۱۰۹، ۱۱۰، مارچ اپریل، ۲۰۲۰ء، ص ۲۷)

معلوم ہوا کہ جو بھی دیوبندی کہے کہ حضور اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم انور کا ''سایہ'' تھا وہ ''تواتر'' کا انکار کرتا ہے، اور جو تواتر و مشہور کا انکار کرتا ہے وہ دیوبندی اپنے گھر ہی کے فتویٰ سے کافر ہو جاتا ہے۔ دیوبندیو! اب اپنے علماء کی تحریر و تقریر دیکھ سن لو کہ کیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سایہ نہ ہونے کا انکار کرتے اور کفر کے گڑھے میں جا گرتے ہیں۔

(۲۹) بانیانِ دینِ دیوبندیت رشید و قاسم دست و گریباں

رشید احمد گنگوہی کہتا ہے:

''سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت ونجات موقوف ہے میری اتباع پر۔'' (تذکرۃ الرشید، دوم ص ۳۵)

رشید گنگوہی کی اس بدفہمی و جہالت کا منہ توڑ جواب دیتے ہوئے خود اسی کا اپنا رفیق جانی قاسم نانوتوی کہتا ہے:

''کوئی شخص اس زمانہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر اَوروں کا اتباع کرے تو بے شک اس کا یہ اصرار اور یہ انکار از قسم بغاوت خداوندی ہوگا، جس کا حاصل کفر والحاد ہے۔'' (سوانح قاسمی، دوم ص ۴۳۷)

معلوم ہوا کہ رشید احمد گنگوہی جس عمل کو ہدایت کا سامان بتا رہا تھا اسی عمل کو اس کے ہی رفیق جانی قاسم نانوتوی نے بغاوتِ خداوندی اور کفر والحاد بتایا، حالانکہ دینِ دیوبندیت میں رشید احمد کی اتباع کیا اہمیت وفضیلت رکھتی ہے یہ جاننے کے لیے محمود حسن گنگوہی کے مرثیہ کا یہ شعر ملاحظہ کریں، کہتا ہے ؎

''ہدایت جس نے ڈھونڈی دوسری جگہ ہوا گمراہ
وہ میزابِ ہدایت تھے کہیں کیا نص قرآنی''

(مرثیۂ گنگوہی، ص ٦)

جبکہ منظور نعمانی دیوبندی لکھتا ہے:

''جس نے قرآن کو چھوڑ کر کہیں اور ہدایت تلاش کی وہ گمراہ ہو جائے گا۔''

(بوارق الغیب، ص ۳۰)

عجیب گورکھ دھندا ہے! سوال یہ ہے کہ دیوبندی ذریت ہدایت کہاں تلاش کرے؟ کہ ایک دیوبندی کہتا ہے گنگوہ کے علاوہ کہیں اور ہدایت ڈھونڈنے والا گمراہ ہو گیا، اور دوسرا دیوبندی کہتا ہے کہ قرآن کے چھوڑ کر کہیں اور ہدایت تلاش کرنے والا گمراہ ہو جائے گا۔ بے چاری دیوبندی ذریت اب کرے تو کیا کرے؟

(۳۰) اکثر مشاہیر دیوبند قطعی کافر مرتد اور خارج از اسلام

سمیع الحق دیوبندی لکھتا ہے:

''غلام احمد قادیانی بوجہ اپنے دعاوی باطلہ کے قرآن وسنت کی نصوص قطعیہ اور اجماع امت کے بموجب قطعی کافر ہے اور مرتد ہے اور انہی وجوہات کی وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی ایسے معتقدات کو اپنانے والے یا اس کا اتباع کرنے والے یا اس کی تصدیق وتائید یا تاویل کرنے والے بھی قطعی کافر مرتد اور خارج از اسلام ہیں''

(فتاویٰ ختم نبوت، جلد دوم، ص ۲۷۳)

جبکہ ''دینِ دیوبندیت'' کے متبعین میں مرزا غلام احمد قادیانی کے تئیں نرم گوشہ رکھنے والے اور اس کی تکفیر نہ کرنے والے ایک نہیں بلکہ متعدد دیوبندی موجود ہیں، مثلاً تقی عثمانی دیوبندی ''حضرت مولانا عبدالماجد دریابادیؒ'' کے زیر عنوان لکھتا ہے:

''قادیانیت کے مسئلے میں ان کا نرم گوشہ پوری امت کے خلاف تھا اور بلاشبہ یہ ان کی سنگین ترین غلطی تھی جس پر اللہ ان کی مغفرت فرمائے لیکن وہ پوری اُمت کی مخالفت کے باوجود اپنے اس موقف پر قائم رہے۔'' (نقوشِ رفتگاں، ص ۸۰)

اور ابوسلمان شاہ جہان پوری دیوبندی لکھتا ہے:

''یہ زمانے کی کیسی ستم ظریفی ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی تحریک چلی تو قادیانیوں کو جو پُر جوش وکیلِ صفائی (مولانا عبدالماجد دریابادی) ملا، وہ سہارن پور کی اسی خانقاہ علم وتصوف کا ارادت منداور عقیدت کیش تھا۔''

(مولانا عبیداللہ سندھی اور ان کے چند معاصرین، ص ۱۰۵، ۱۰۶)

نیز لکھتا ہے:

''انہوں نے نہ صرف یہ کہ قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج نہیں

سمجھا، بلکہ انھیں کو سچا مسلمان قرار دیا اور نہ صرف مسلمانوں کی انٹی قادیانی مووومنٹ کو غلط قرار دیا اور اس پر سخت تنقید کی۔''

(مولانا عبیداللہ سندھی اور ان کے چند معاصرین، ص۱۰۶)

قارئین! اس معاملے میں دیوبندیوں کا امام انقلاب ''عبیداللہ سندھی'' بھی کسی سے کم نہیں ہے، چنانچہ ابوسلمان دیوبندی مزید انکشاف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''اس میں کوئی شک نہیں کہ علمائے دیوبند کا مسلک اس باب میں شروع سے آخر تک یہی رہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیروکار نہ صرف گمراہ اور بدعقیدہ ہیں بلکہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مولانا سندھی اس فتوے سے اس حد تک متفق تھے کہ وہ گمراہ اور بدعقیدہ ہیں۔'' (مولانا عبیداللہ سندھی اور ان کے چند معاصرین، ص ۱۰۴، ۱۰۵)

یعنی عبیداللہ سندھی کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار گمراہ و بدعقیدہ تو ہیں مگر کافر نہیں ....یہی نہیں بلکہ ابھی اور انکشاف ملاحظہ کریں ابوسلمان دیوبندی لکھتا ہے :

''قادیانی جماعت کے بعض لوگوں کے بارے میں جو خیالات مولانا سندھی کے تھے وہ کوئی عجوبہ نہ تھے بلکہ وقت کے اکثر مشاہیر شبلی، اقبال، محمد علی، ابوالکلام، سلیمان ندوی کے وہی خیالات تھے۔''

(مولانا عبیداللہ سندھی اور ان کے چند معاصرین، ص۱۰۷)

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ اکثر مشاہیر شبلی، اقبال، محمد علی ابوالکلام، سلیمان ندوی کے علاوہ عبیداللہ سندھی اور عبدالماجد دریابادی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار کے مسئلے میں نرم گوشہ رکھتے ہیں اور ان قادیانیوں مرزائیوں کو گمراہ و بدعقیدہ تو تسلیم کرتے ہیں مگر کافر نہیں کہتے جبکہ اوپر آپ نے سمیع الحق دیوبندی کا فتویٰ ملاحظہ کیا کہ

''غلام احمد قادیانی بوجہ اپنے دعاوی باطلہ کے قرآن و سنت کی نصوص قطعیہ اور اجماع امت کے بموجب قطعی کافر ہے اور مرتد ہے اور انہی

وجوہات کی وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی ایسے معتقدات کو اپنانے والے یا اس کا اتباع کرنے والے یا اس کی تصدیق وتائید یا تاویل کرنے والے بھی قطعی کافر مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔''

(فتاویٰ ختم نبوت، جلد دوم، ص ۲۷۳)

اپنے ہی گھر کے اس فتویٰ سے دیوبندی مشاہیر ذبح ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔تو کیا ہے کوئی دیوبندی مائی کا لعل جو اپنے ان مولویوں کو کافر اور فتویٰ کفر دینے والے سمیع الحق دیوبندی کو ''مکفر المسلمین'' کہے؟

(۳۱) عاشق الٰہی دیوبندی ملعون اور کافر

عاشق الٰہی دیوبندی لکھتا ہے:

''حضراتِ انبیاء کرام تو فرمائیں کہ ہم تمہارے جیسے بشر ہیں لیکن بریلوی مشائخ یہ فرماتے ہیں کہ

''اپنی طرح کا بشر نہ کہو، آخر قرآن کے اعلان سے ایسی کیا ناراضگی ہے۔'' (بریلوی علماء ومشائخ کے لیے لمحۂ فکریہ، ص ۵۰)

حالانکہ ''اپنی طرح بشر'' کہنے سے صرف بریلوی ہی نہیں بلکہ دیوبندی بھی منع کرتے ہیں، چنانچہ اکرم اعوان دیوبندی کہتا ہے:

''بشر کہنے والا اپنے طرح بشر نہ کہے جو عام بشریت کے لیے بھی ننگ و عار ہے۔'' (نور وبشر کی حقیقت، ص ۱۰)

تو اب عاشق الٰہی ہی اپنے اعتراض کا جواب دے کہ ''آخر قرآن کے اعلان سے دیوبندیوں کو ایسی کیا ناراضگی ہے؟'' لیکن یہاں تو معاملہ کچھ اور ہی ہے .... وہ یہ کہ عبدالرؤف جگن پوری دیوبندی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

''ہم اور ہمارے حضرات اساتذہ ایسے شخص کو ملعون اور کافر جانتے ہیں جو محبوب رب العالمین کو اپنے جیسا بشر یا بھائی کے برابر سمجھے۔''

(قہرِ آسمانی بر فرقۂ رضا خانی، ص ۷۵)

اوراس طرح اپنے گھر ہی کے فتویٰ سے عاشق الٰہی دیوبندی ملعون اور کافر ہو گیا۔

(۳۲) خلیل واشر فعلی اور خالد محمود کافر ومشرک اور مرتد

متعدد دیوبندی شیخ القرآن والحدیث کی پسند فرمودہ کتاب میں اکبر علی خان دیوبندی لکھتا ہے:

''مخلوق میں سے کسی کو بھی حاضر وناظر سمجھنا کفرِ صریح اور شرکِ جلی ہے، جس کا قائل اسلام کے دائرہ سے خارج اور مرتد ہے........ یہ کہ بوجہ کفر وشرک کے ایسے شخص کا نکاح باطل ہے،........ یہ کہ اگر اس عقیدے کا مولوی یا پیر کسی کا نکاح پڑھوائے تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوگی۔'' (عقیدہ حاضر وناظر مع فرقۂ سیفیہ کا آپریشن، ص ۱۱۵)

عقیدۂ حاضر وناظر پر دیوبندیوں کا اتنا سخت فتویٰ ہونے کے باوجود دیوبندی علماء مخلوق کو حاضر وناظر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ عبدالرؤف جگن پوری دیوبندی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

''حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نے فرمایا کہ ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر وناظر ہونا نص قطعی سے ثابت ہے۔''

(قہرِ آسمانی بر فرقۂ رضا خانی، ص ۵۷)

اور خالد محمود مانچسٹر لکھتا ہے:

''سوال: دعوت کی ۲۳ر نومبر کی اشاعت میں ''کرشن جی مہاراج'' کے بیک وقت کئی جگہوں پر حاضر وناظر ہونے کا مسئلہ باب الاستفسارات میں منقول ہے، اس کا حوالہ مطلوب ہے؟

جواب: دراصل یہ مسئلہ میر عبدالواحد بلگرامی کی کتاب ''سبع سنابل'' کے صفحہ ۱۷۰ سے منقول ہے۔ اصل کتاب فارسی میں ہے، اس میں مخدوم شیخ ابوالفتح جونپوری کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے بیک وقت دس جگہوں کی دعوت منظور فرمالی، اس پر حاضرین نے پوچھا کہ آپ ہر دس جگہ پر پیشی کی نماز کے بعد جانے کی دعوت منظور فرمالی ہے،

یہ کیسے ہوگا۔اس پر حضرت مخدوم نے فرمایا کہ کرشن چندر جو کافر تھا وہ سینکڑوں جگہوں پر بیک وقت حاضر ہوسکتا تھا۔اگرابوالفتح نے ایسا کیا توکون سی تعجب کی بات ہے" (عبقات،ص ۷۲، ۷۳)

نیز خالد محمود لکھتا ہے:

"اس سے معلوم ہوا کہ بیک وقت کئی جگہوں پر حاضروناظر ہونا یہ امر حقیقی کمالات میں سے ہرگز نہیں اگر یہ کوئی حقیقی کمال ہوتا تو رب العزت یہ مقام بعض کافروں کو ہرگز عطانہ فرماتے۔"(عبقات،ص ۷۳)

اس کے علاوہ اشرفعلی اپنی کتاب میں ایک بزرگ "محمد الحضرمی مجذوب" کی کرامات میں لکھتا ہے:

"آپ کی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ نے ایک وفعہ تیس شہروں میں خطبہ اورنماز جمعہ بیک وقت پڑھا ہے،اورکئی شہروں میں ایک ہی شب میں شب باش ہوتے تھے۔" (جمال الاولیاء،ص ۱۸۸)

اسی طرح یوسف متالا دیوبندی خلیفہ زکریا کاندھلوی،اپنی کتاب میں ایک بزرگ شیخ سماءالدین کے متعلق لکھتا ہے:

"ایک باران کی بیس جگہ دعوت تھی لیکن وہ حجرہ سے باہر نہ نکلے اور ہر جگہ موجود بھی تھے، شیخ جمالی کے دل میں شبہ پیدا ہوا چنانچہ حسب معمول جب وہ طشت ومشربہ لے کر شیخ سماءالدین کے کمرہ میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ شیخ اپنی جگہ پر موجود ہیں اور چاروں کونوں میں ان کی چارصورتیں کھڑی ہیں اس کے بعد خود فرمایا کہ درویشوں میں یہ قوت ہوتی ہے کہ ایک ہی وقت میں کئی جگہ حاضر ہوجائیں۔"

(مشائخ احمد آباد،ص ۱۱۳)

قارئین کرام! بات طویل ہوگئی،اتنے صفحات ہو گئے اور پتہ بھی نہیں چلا،حالانکہ علمائے دیوبند کے تکفیری کارناموں پر مشتمل عبارات وحوالہ جات ابھی اوربھی احقر کے پاس

محفوظ ہیں، بالخصوص دیوبندیوں کی جانب سے علمائے اہلسنت (بریلوی) پر لگائے گئے کفر کے فتوے جولوٹ کرخود دیوبندیوں ہی سے جاچکے ہیں۔۔۔اس تعلق سے مجاہد اہلسنت حضرت علامہ ابوحامد رضوی صاحب قبلہ کی کتابیں ''یہ آئینہ انہی کے لیے ہے'' اور ''اعلیٰ حضرت پر چالیس اعتراضات کے جوابات'' قابلِ مطالعہ اور نہایت ہی لاجواب ہیں۔ وقت نکال کر لازمی ان کا مطالعہ فرمائیں۔اور مناظر اہلسنت حضرت علامہ عبدالستار ہمدانی صاحب قبلہ کی کتاب ''مسلمانوں کو کافر کون کہتا ہے؟'' بھی نہایت معلومات افزا اور دیوبندیوں کی جہالت اور بدفہمیوں کی نقاب کشائی پر بہترین کتاب ہے، اس کا بھی مطالعہ فرمالیں۔

محترم قارئین! کتاب کی طوالت اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ مزید حوالے پیش کیے جائیں، تاہم کچھ اہم عبارات آپ کے سامنے پیش کرکے بات ختم کرنے کی کوشش کرتا ہوں، وہ عبارات واقتباسات کہ جن سے ''دینِ دیوبندیت'' کی حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے۔

ناقابلِ تردید حقیقتِ دیوبندیہ

دیوبندیوں کو نصیحت کرتے ہوئے ان کا شیخ محمد یونس کہتا ہے:

''یہ بات یادرکھئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جس قدر محبت ہوگی اتنا ہی آدمی کفر ومعصیت سے دور بھاگے گا، مولوی ہوجانا کوئی کمال نہیں، آدمی مولوی ہوجاتا ہے پھر بھی حرام کھاتا ہے اور کفر بکتا ہے۔''

(ملفوظات مع سوانح شیخ محمد یونس صاحب، ص ۹۸)

آخری جملے پر غور فرمائیں کہ ''آدمی مولوی ہوجاتا ہے پھر بھی حرام کھاتا ہے اور کفر بکتا ہے۔'' اس بات کی تصدیق کے لیے یہ کتاب ہی کافی ہے۔

کہ کس طرح علمائے دیوبند کفریات بکتے ہیں۔اور رہی بات دیوبندیوں کی حرام خوری کی تو یہ بھی ہم ثابت کردیتے ہیں ایک دیوبندی محرر لکھتا ہے:

''آج کے بعض مولوی اور پیروں سے زیادہ حرام خور کوئی نہیں۔''

(ماہنامہ الشریعہ، اگست ۲۰۱۱، ص ۳۳)

اور اشرفعلی اپنے بارے میں لکھتا ہے:

''دعوت اور ہدیہ میں حلال وحرام کو زیادہ نہیں دیکھتا کیونکہ میں متقی نہیں''

(کمالات اشرفیہ، ص ۳۶۹)

ایک بار تو محمود حسن دیوبندی کو ایک صاحب نے اس کے سامنے ہی یہ بات کہہ دی، جس کا ذکر کرتے ہوئے محمود حسن خود کہتا ہے:

''کانپور میں ایک دفعہ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ تم لوگ حرام خور ہو''

(ملفوظات فقیہ الامت، جلد دوم، قسط ثامن، ص ۴۷)

تو ثابت ہو گیا علمائے دیوبند کا کفریات بکنا اور حرام خوری کرنا، جس کی طرف دیوبندی شیخ محمد یونس نے اشارہ کیا تھا۔

اور دیوبندیوں کے نومولود فرقہ ''مماتی'' کا مولوی دیوبندی علماء کی نقاب کشائی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''بیسیوں حضرات کے اسمائے گرامی ہیں کہ باوجود دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے توحید وسنت کا نام لینے کی توفیق نہیں ہوئی، اور ساری زندگی شرکیات وبدعات کی سرپرستی کرتے رہے۔''

(اکابر کا باغی کون؟، ص ۱۰)

سوچیں! غور کریں.... کہ دیوبندیت کہاں جا چکی ہے؟.... اور....... علمائے دیوبند کیا کر رہے ہیں؟ اور آپ کو کس سمت لے جا رہے ہیں؟؟

قارئین! دیوبندیوں کے دل ودماغ پر کفر کا غلبہ ہمہ وقت رہتا ہے، جس کا اثر کیا ہوتا ہے دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی سے ملاحظہ کریں، یہ کہتا ہے:

ایک خط میں تحریر تھا کہ وساوس وخیالات کفریہ کا سخت ہجوم ہے۔ کلام مجید میں اللہ کا لفظ جب آتا ہے تو قلب میں کراہت پیدا ہوتی ہے۔''

(ملفوظات حکیم الامت، جلد ۱۶، ص ۲۰۶)

اسی طرح ایک صاحب نے قرآن مقدس کی تلاوت ترک کردی جانتے ہیں کیوں؟؟ اس کا جواب اشرفعلی دیتے ہوئے کہتا ہے:

''کیونکہ جب وہ قرآن پڑھنے بیٹھتے ساتھ ہی ساتھ دل میں خدا و

رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں گالیوں کے خطرات آتے تھے۔ ایک تفسیر تو جلالین کی تھی ایک تفسیر وبالین کی خودبخود ان کے ذہن میں آتی تھی، آخروہ گھبرا گئے، اور تلاوت چھوڑ بیٹھے۔'' (مواعظ اشرفیہ، جلد ۸، ص ۳۷۸)

نتیجہ یہ ہوا کہ دیوبندیوں میں مسلمان نام کے بھی نہ رہے تبھی تو اشرفعلی تھانوی کو اس کا اعتراف کرتے ہوئے کہنا پڑا کہ

''گنگوہ میں حافظ حسین علی ایک متقی بزرگ تھے گنگوہ کی لال مسجد میں امام اور بچوں کے معلم تھے۔'' (ملفوظات حکیم الامت، جلد ۲۴، ص ۸۶)

اس امام ومعلم کو کسی گاؤں کے لوگ اپنے یہاں لے جانا چاہا اور رشید احمد سے اجازت چاہی تو اس نے کہا کہ

''واہ میاں گنگوہ میں ایک ہی تو مسلمان ہے وہی تمہیں دے دوں یہ کیسے ہوسکتا ہے۔'' (ملفوظاتِ حکیم الامت، جلد ۲۴، ص ۸۶)

جب گنگوہ میں وہی ایک مسلمان تھا.... تو باقی سب.... کیا تھے؟ اور .. کیا... ہیں؟؟ جب بھی کوئی دیوبندی آپ کو نظر آئے تو قارئین! یہ سوال ضرور کیجئے گا۔

اشرفعلی اپنے اعلیٰ حضرت کے متعلق کہتا ہے:

''ہم لوگ جن بعض لوگوں کی ہندوستان میں تکفیر کیا کرتے تھے ان کے لیے بعض اوقات فرمایا کہ نہیں اچھے لوگ ہیں کوئی غلطی ہوگئی ہوگی۔''

(ملفوظات حکیم الامت، جلد ۱۸، ص ۲۵۴)

غور کریں! اگر بعض لوگوں کی تکفیر کی وجہ سے امام اہلسنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو دیوبندی علماء ''مکفر المسلمین'' کہتے ہیں تو اسی اصول سے ذرا اپنے دیوبندی علماء کو بھی مکفر المسلمین کہہ کر دکھائیں؟ دیوبندی بدباطن مرکرمٹی میں تو مل جائیں گے مگر اپنے علماء کو بعض لوگوں کی تکفیر کی بناپر ''مکفر المسلمین'' کہنے کی جسارت نہیں کر پائیں گے........ دیوبندیو! آخر یہ دوہرا معیار کیوں؟ دوغلی پالیسی کیوں؟؟؟

اور جیسا کہ اشرفعلی ورشید احمد کہہ چکا ہے کہ گنگوہ میں ایک ہی مسلمان ہے تو پھر اپنے

مزعومہ مسلمانوں کی تعداد بڑھانے کے لیے انہوں نے کافر ہی کو مسلمان کہنے میں عافیت سمجھی، اور اپنے اعلیٰ حضرت سے منسوب کرکے ان لوگوں کو جن کی تکفیر خود دیوبندی علماء کر چکے کہہ دیا کہ اچھے لوگ ہیں کوئی غلطی ہوگئی ہوگی ..... مگر یہ تو بتایا ہی نہیں کہ غلطی کن سے ہوئی؟ جن کی تکفیر کی گئی ان سے؟.... یا... جنہوں نے تکفیر کی ان سے؟ بات مبہم کر کے نکل گئے ....

اب آپ کو جو سمجھنا ہے سمجھتے رہیے۔ اسی مقصد کے تحت فرقۂ دیوبندیہ میں تکفیر کرنے والوں کو رشید احمد گنگوہی نے ایک عجیب بات کہی... چنانچہ اشرف علی کہتا ہے:

''ایک مرتبہ حضرت مولانا گنگوہی کے یہاں اہلِ باطل کی تکفیر کا ذکر تھا اس روز نہایت جوش میں شان رحیمی کا ظہور ہو رہا تھا۔ یہاں تک فرمایا کیا کافر کافر لیے پھرتے ہو۔ قیامت میں دیکھو گے ایسوں کی مغفرت ہوگی جنہیں تم دنیا میں کافر قطعی کہتے ہو۔'' (ملفوظات حکیم الامت، جلد ۱ ص ۹۰)

''دینِ دیوبندیت'' کے اعلیٰ حضرت اور غوث الاعظم کے کہنے کا کیا مطلب؟؟؟ ... تکفیر کرنے والے علماء و مفتیانِ دیوبند غلط و غیر محتاط ہیں ؟ یا جن کی ان کے علماء نے تکفیر کی ان کے کفر میں ان دونوں کو شک و شبہ تھا؟؟ یا بے جا تاویل کر رہے تھے؟؟

جبکہ انور کشمیری کہتا ہے:

''جو شخص یقینی کافر کے کفر میں تاویل کرے اور اسے کافر قرار نہ دے وہ خود بھی کافر ہے۔'' (تحفۃ المناظر، ص ۶۸)

اور مرتضیٰ در بھنگی لکھتا ہے:

''کافر کو کافر نہ کہنا کفر ہے'' (تفہیم ختم نبوت، ص ۵۶)

محمود ندوی کیرانوی دیوبندی لکھتا ہے:

''اگر کسی مسلمان کے اندر ایک وجہ کفر بھی پائی جا رہی ہے تو اس میں شک کرنے والا خود کافر ہو جائے گا۔'' (بریلویت کی خانہ تلاشی، ص ۱۳۴)

دیوبندیوں کی تکفیر کرنے والے

قارئین کرام! ان دیوبندیوں کی آپسی کفر سازیاں تو آپ نے ملاحظہ کر لیا مگر بعض علمائے دیوبند کی تکفیر کی بنا پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے بغض وعناد رکھنے اور ان پر افترا و بہتان کی برسات کرنے والے دیوبندیوں کی تکفیر صرف امام اہلسنت اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ ہی نے نہیں کی بلکہ اَوروں نے بھی ان کی تکفیر کی ہیں مگر دینِ دیوبند کے علماء وعوام بغض وعناد اور دشمنی صرف اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ہی سے کرتے ہیں؟ آخر کیوں؟؟ جواب تو کوئی دیوبندی ہی بہتر دے سکتا ہے۔ بہر حال! آیئے اب معلوم کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے علاوہ کن کن لوگوں نے دیوبندیوں کی تکفیر کی ہے۔

سب سے پہلے اشرفعلی کیا لکھتا ہے وہ ملاحظہ کریں، لکھتا ہے:

''علماء باطن کہتے ہیں کہ ہر کوئی مومن و کافر ہے کیونکہ سب میں قوی محمودہ و مذمومہ ہوتے ہیں۔'' (امداد المشتاق، ص ۹۸)

اور اس حقیقت کا بھی علی الاعلان اعتراف کرتا ہے:

''ایک بزرگ کا ارشاد ہے کہ صحابہ کا رنگ یہ تھا کہ اگر وہ تمہیں دیکھتے تو کافر کہتے۔'' (ملفوظات حکیم الامت، جلد ۱۸، ص ۲۴۴)

جی !بالکل !!... اس بات کی تو ہم بھی تائید کرتے ہیں کہ دیوبندیوں کو اگر صحابۂ کرام علیہم الرضوان دیکھتے تو ضرور بالضرور کافر کہتے۔ کیونکہ ان کے کارنامے ہی ایسے ہیں جو ہمارے قارئین پر بھی واضح ہو چکے ہیں۔ آیئے اب دیکھتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے علاوہ کن کن لوگوں نے دیوبندیوں کی تکفیر کی ہے۔

''بھاولپور میں مناظرہ ہوا، حضرت سہارنپوری کے مقابلہ میں غلام دستگیر تھے، جنہوں نے علماء دیوبند کی تکفیر کی تھی۔''

(فتاویٰ محمودیہ جلد ۱، ص ۲۹۱، مقدمہ)

اور اشرفعلی کہتا ہے:

''ہم تو قادیانیوں کو بھی کافر نہ کہتے تھے اور وہ ہمیں کہتے تھے۔''

(ملفوظات حکیم الامت، جلد ۲۹، ص ۲۲۶)

اور قاسم نانوتوی اپنے بارے میں لکھتا ہے:

''دہلی کے اکثر علماء نے (مولانا نذیر حسین محدث کے علاوہ) اس ناکارہ کے کفر کا فتویٰ دیا اور فتویٰ پر مہریں کرا کر علاقے میں ادھر ادھر مزید مہریں لگوانے بھیج دیا۔'' (حضرت نانوتوی اور خدمات ختم نبوت، ص ۳۳۲)

قاسم نانوتوی تو وہ بدنصیب ہے جو باوجود ''بانئ دینِ دیوبندیت'' ہونے کے اس کی تکفیر دیوبندی مفتیوں نے ہی کر دی جسے آپ نے اسی کتاب کے گزشتہ صفحات پر ملاحظہ فرمالیا ہے۔

کافروں کے ساتھ کیسا معاملہ کرنا چاہیے؟

دیوبندیوں کے لیے لمحۂ فکریہ

اس تعلق سے ہم اپنی بات کرنے کے بجائے دیوبندی اکابر ہی کی تحریر نقل کرتے ہیں تاکہ دیوبندیوں کو ہم سے کسی قسم کی شکایت نہ رہے۔ چنانچہ دیوبندی مفتی لکھتا ہے:

''ایسے لوگوں کے ساتھ بلاضرورت میل جول سلام کلام محبت کا تعلق رکھنا ناجائز ہے اس لیے کہ ان کے عقائد دوسروں میں بھی سرایت کریں گے لہٰذا ان سے بالکل علیحدہ رہنا چاہیے، جو شخص بلاضرورت شرعیہ ان سے تعلق رکھے گا وہ گنہ گار ہوگا اس کا اسلام خطرے میں ہے۔'' (فتاویٰ محمودیہ، جلد ۴، ص ۴۸۰)

تو اب دیوبندیوں کو فیصلہ کر لینا چاہیے کہ کافروں سے میل جول، سلام کلام اور محبت کا تعلق رکھ کر ناجائز کام کا مرتکب ہونا، اور گنہ گاری کر کے اپنے اسلام کو خطرے میں ڈالنا ہے یا نہیں؟

ادریس کاندھلوی دیوبندی لکھتا ہے:

(۱) ایمان کی پہلی شرط یہ ہے کہ کفر اور کافروں سے تبرّی اور بیزاری ہو، یعنی کافروں کو خدا کا دشمن سمجھے، اور کوئی دوستانہ تعلق ان سے نہ رکھیں۔'' (مسلمان کون ہے اور کافر کون؟ص ۱۶)

نیز لکھتا ہے:

'' قرآن کریم میں بے شمار آیتیں ہیں جس میں کافروں سے موالات یعنی دوستانہ تعلقات کی ممانعت اور حرمۃ صراحۃ مذکور ہے اور علماء نے کافروں سے ترک موالات پر مستقل کتابیں لکھی ہیں'' (ایضاً)

(۲) کافروں سے مناکحت (شادی بیاہ) حرام ہے۔

(۳) کافر، مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں۔

(۴) کافر کی نماز جنازہ میں شریک ہونا یا اس کی قبر پر جانا بھی جائز نہیں۔

(۵) مسلمان کے جنازہ میں کافر کو شرکت کی اجازت نہیں وہ وقت رحمت کا ہے اور کافر سے لعنت آتی ہے۔

(۶) مردہ کافروں کے لیے دعاء مغفرت جائز نہیں اگر چہ قریبی رشتہ دار ہوں۔

(۷) کافروں کا ذبیحہ اور شکار مسلمان کے لیے حلال نہیں۔

(۸) کافروں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں۔

(مسلمان کون ہے اور کافر کون؟ص ۱۶)

کافر کی قبر سے اگر خوشبو آئے تو؟

دیوبندیوں کی زبانی یا ان کی کتب میں کسی دیوبندی کی قبر سے اگر خوشبو آنے کا ذکر ہو تو ایسے میں بعض سادہ لوح لوگ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ دیوبندیوں کی مقبولیت کی علامت ہے۔ دیوبندی مذہب کے لوگ ایسا ہی سمجھتے اور پھیلاتے ہیں۔ چنانچہ عہد حاضر کا سب سے بڑا بدکردار الیاس گھمن، احمد علی لاہوری کے بارے میں لکھتا ہے:

'' وفات کے بعد ان کی قبر سے خوشبو آئی۔ اگر یہ کام (اجتماعی ذکر)

بدعت ہوتا تو بدعتی کی قبر سے خوشبو نہیں آتی، (بد) بو آسکتی ہے۔ خوشبو آئی۔'' (مروجہ مجالس ذکر اکابر اہل سنت دیوبند کی نظر میں، ص ۳۲)

حالانکہ الیاس گھمن کا یہ استدلال اس کی جہالت پر دال ہے اور یہ بات نا قابلِ اعتبار ہے، یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ دیوبندی مفتی کا یہ کہنا ہے۔ چنانچہ دیوبندی مفتی حمید اللہ جان ایک سوال کے جواب میں لکھتا ہے:

''زید کے بھائی جو بقول آپ کے کافر ہے تو اس کی قبر سے چاہے خوشبو آئے اس کا کوئی اعتبار نہیں، یہ شیطانی تصرف ہے۔''

(ارشاد المفتین، اوّل ص ۲۳۶)

معلوم ہوا کہ اگر کسی دیوبندی کی قبر سے خوشبو آئی تو اس کا مطلب ہرگز بھی یہ نہیں ہے کہ وہ مقبولِ بارگاہِ خداوندی ہے بلکہ یہ شیطانی تصرف ہوتا ہے۔ شیطان تو دیوبندیوں کے ساتھ اور بھی بہت کچھ کرتا ہے کیونکہ شیطان اور دیوبندی میں چولی دامن کا رشتہ ہے۔ تفصیلی معلومات کے لیے احقر کے رسالہ ''دیوبندیوں کی شیطان سے محبت'' سے مراجعت فرمائیں۔

کافر صحنِ کعبہ یا روضۂ نبوی کے سامنے مرے تو؟

بعض سیدھے سادے لوگ دیوبندیوں کی تہجد گزاری، روزہ نماز سے بڑے متاثر ہوتے ہیں اور مکہ معظّمہ و مدینہ منورہ میں مرنے کو ان کی مقبولیت سمجھ لیتے ہیں حالانکہ ایسا سمجھنا غلط ہے۔ جیسا کہ شریعتِ دیوبندیہ کا امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری اپنے ایک خطاب میں کہتا ہے:

''بھائیو! عمل تھوڑا اور عقیدہ درست ہو تو نجات مل سکتی ہے عقیدہ غلط ہو، عمل پہاڑوں جیسے ہوں تو نجات نہیں، جہنمی ہے۔ چاہے صائم الدہر کیوں نہ ہو اور قائم اللیل کیوں نہ ہو، چاہے تہجد میں مرے، صحنِ کعبہ میں کیوں نہ مرے، روضہ نبوی کے پاس کیوں نہ مرے مردار ہے مردار۔ جہنمی ہوگا، بہشتی نہیں۔'' (خطبات امیر شریعت، ص ۱۳)

اس موضوع پر مندرج ذیل کتابیں مفید ہیں۔۔۔

✵ اکابر دیوبند کا تکفیری افسانہ....صمصام المناظرین حضرت علامہ محمد حسن علی قادری رضوی

✵ دیوبندی شاطر اپنے منہ کافر....صمصام المناظرین حضرت علامہ محمد حسن علی قادری رضوی

✵ یہ آئینہ انہی کے لیے ہے.....مجاہدِ اہلسنت حضرت علامہ ابوحامد رضوی

✵ اعلیٰ حضرت پر ۴۰ اعتراضات کے جوابات ....مجاہدِ اہلسنت حضرت علامہ ابوحامد رضوی صاحب قبلہ

✵ قہرِ خداوندی برفرقۂ دیوبندی....مناظر اہلسنت حضرت مفتی اختر رضا مصباحی مجددی

✵ مسلمانوں کو کافر کون کہتا ہے؟....مناظر اہلسنت حضرت علامہ عبدالستار ہمدانی

OOOOO